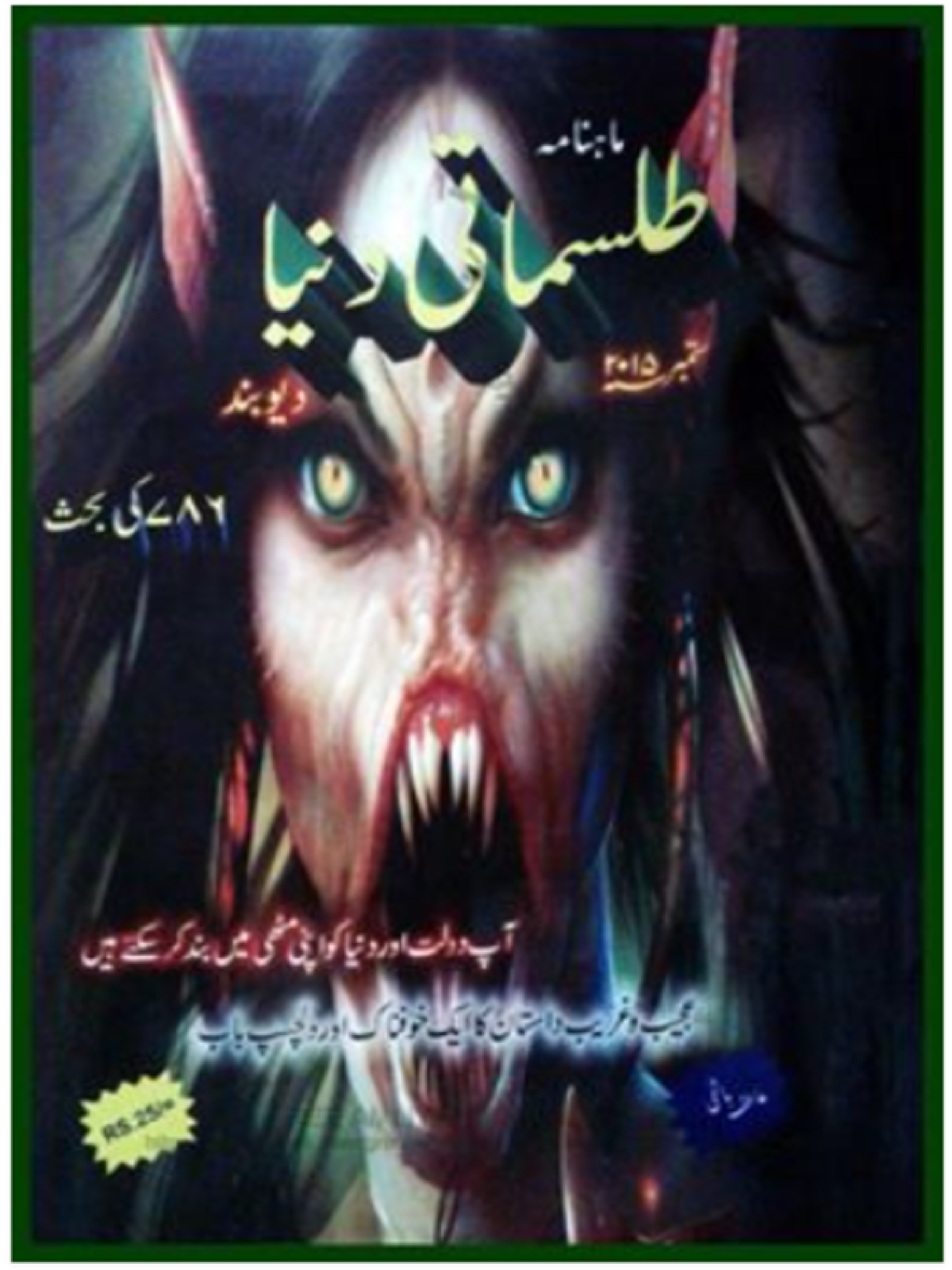

ماہنامہ
طلسماتی دنیا
ستمبر ۲۰۱۵
دیوبند
۷۸۶ کی بحث
آپ دولت اور دنیا کو اپنی مٹھی میں بند کر سکتے ہیں
عجیب و غریب داستان کا ایک خوفناک اور دلچسپ باب
RS. 25/-

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

ستمبر ۲۰۱۵

دیوبند

۷۸۶ کی بحث

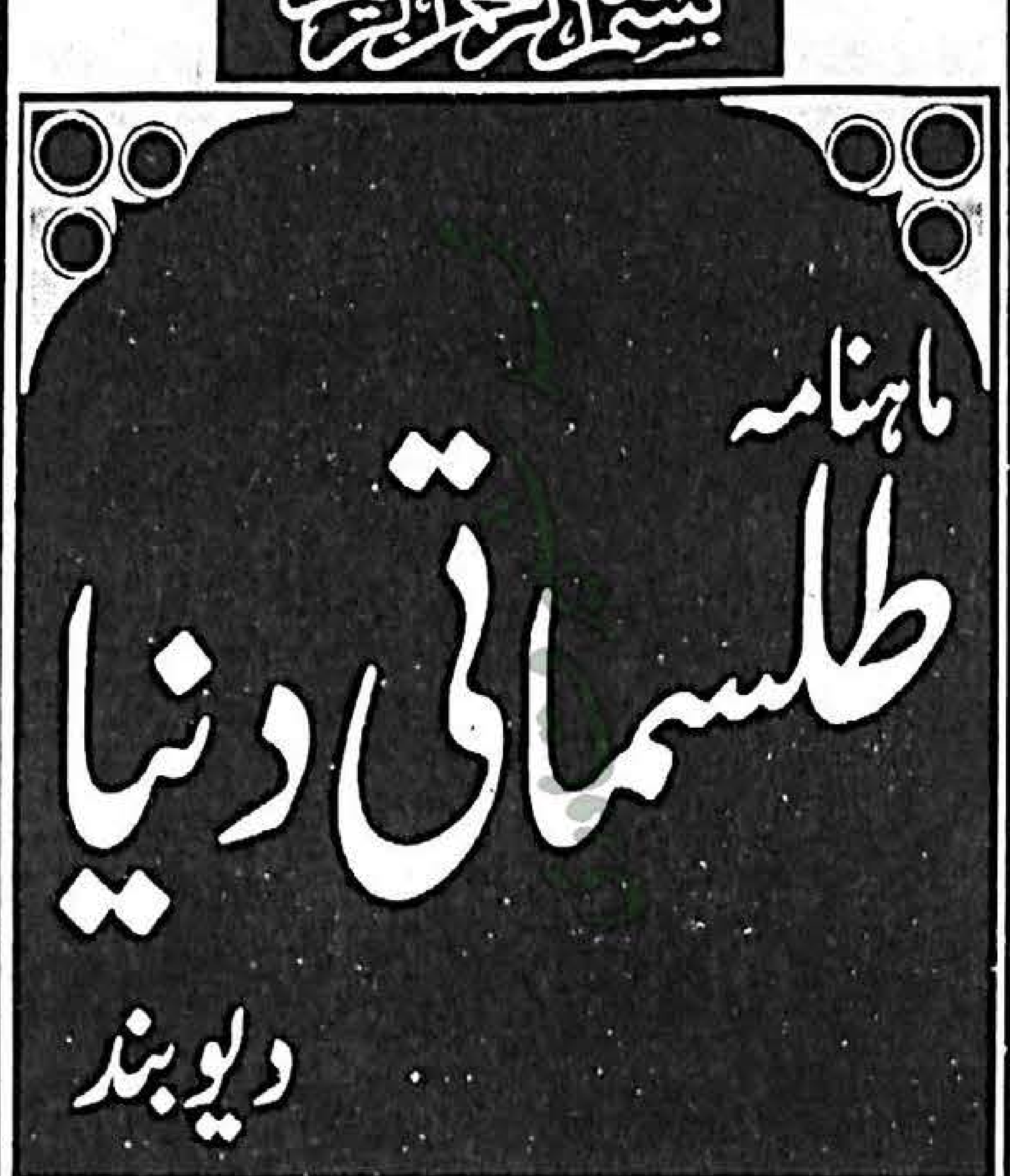
آپ دولت اور دنیا کو اپنی مٹھی میں بند کرسکتے ہیں

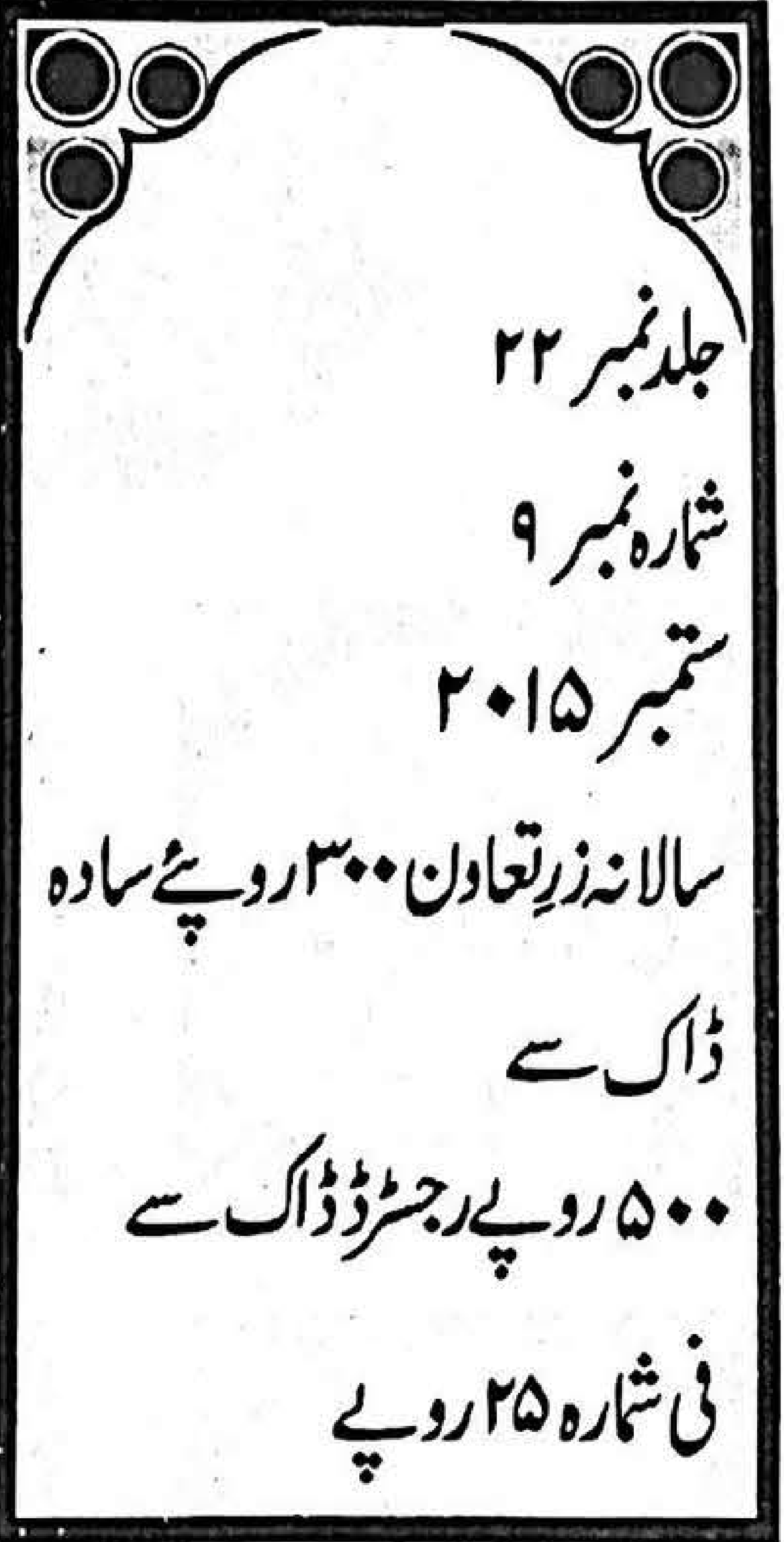
عجیب وغریب داستان کا ایک خوفناک اور دلچسپ باب

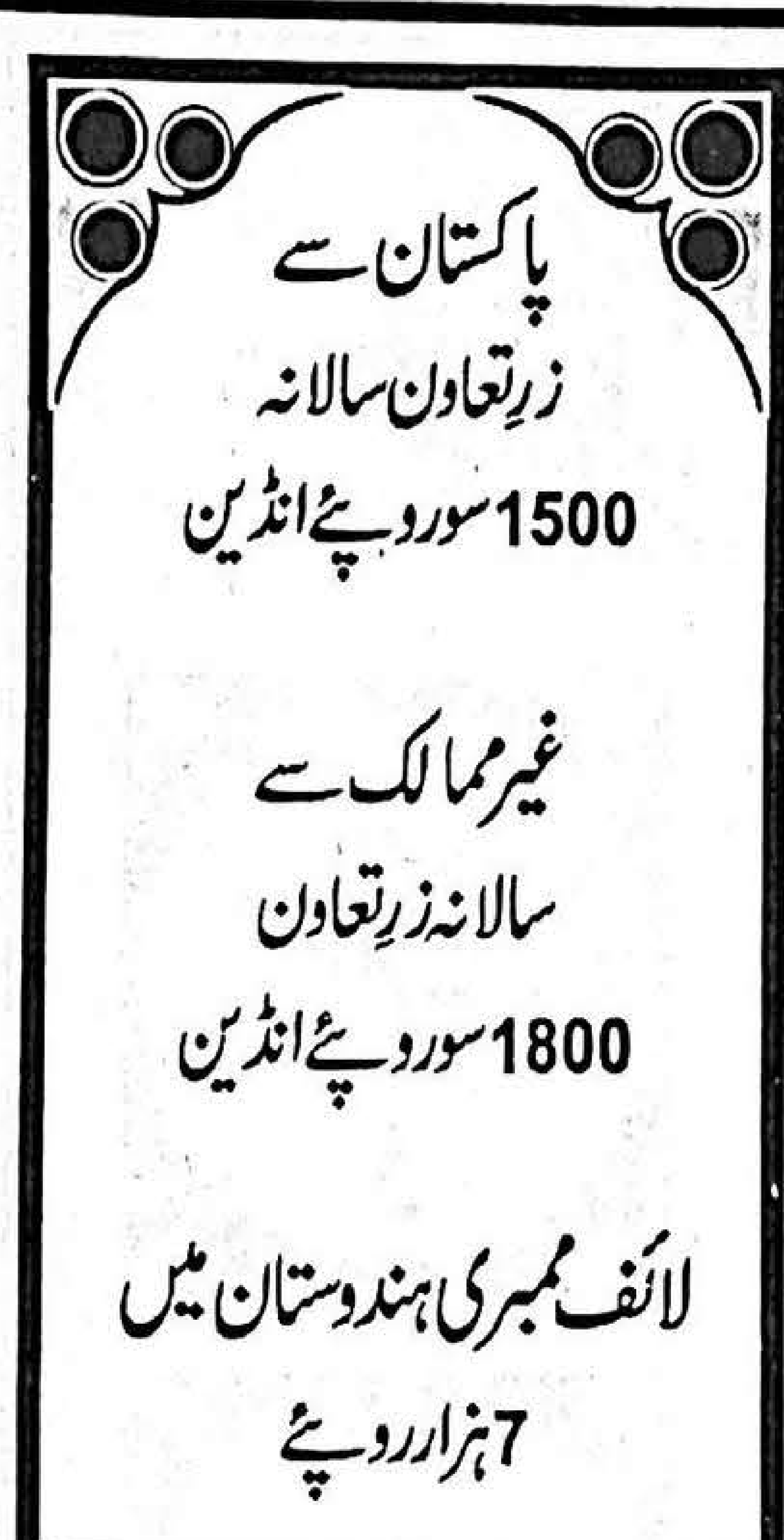
عاطف ہاشمی

RS.25/=

بسم اللہ الرحمن الرحیم







دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786



فون 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر، نصر الٰہی)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

چیک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلانِ بے زاری کرتے ہیں

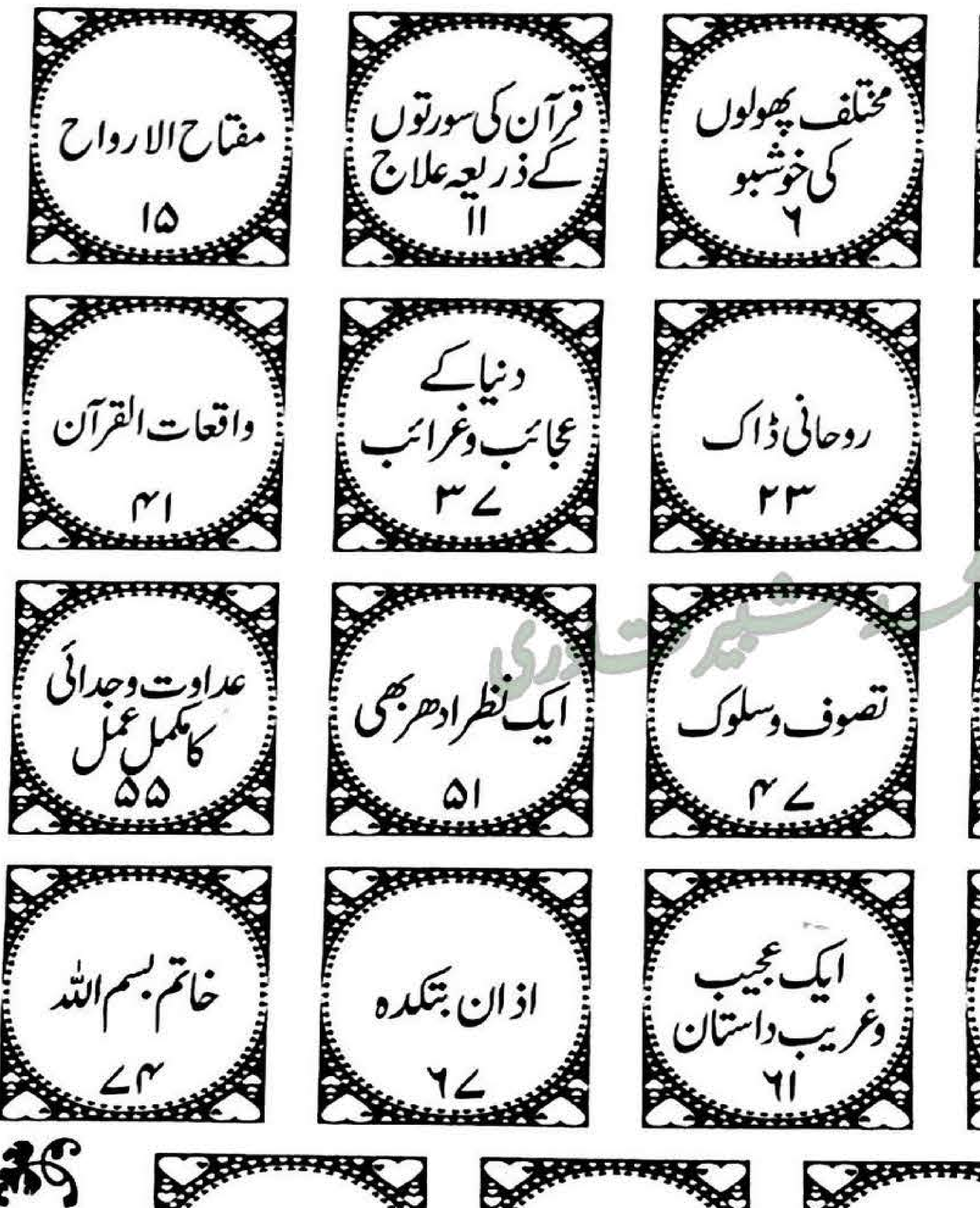
پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI‹DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں





اداریہ



بقلم خاص

مسلم پرسنل لاء بورڈ کو قائم ہوئے ۴۳ رسال ہو چکے ہیں، لیکن آج تک مسلمانوں میں اسلامی قوانین کو جاننے کا شعور پیدا نہ ہو سکا، بیشتر مسلمان ایسے ہیں کہ جنہیں نکاح وطلاق کے مسائل کی خبر نہیں ہے، پھر خوف خدا نہ ہون کی وجہ سے یہ بھی ہو رہا ہے کہ طلاق دینے کے بعد بھی لوگ اپنی بیویوں سے رشتہ جوڑے رکھتے ہیں اور دنیاوی شرم کی وجہ سے اپنی غلطی کو چھپاتے ہیں یا پھر حیلے بازی کر کے معصیت کے جنگل میں عمر بھر بھٹکتے ہیں۔ جب سے عوام کو یہ بھنک پڑی ہے کہ حضرات مفتی سوال کی بنیاد ہی پر فتویٰ دیتے ہیں تو انہوں نے اپنے سوال کو اس طرح توڑ مروڑ کر پیش کرنے کا مزاج بنا لیا ہے کہ بے چارہ مفتی بھی صحیح بات نہ جاننے کی وجہ سے صحیح فیصلہ نہیں کر پاتا اور نہ جانے کتنی طلاقیں پڑ جانے کے باوجود بھی بے اثر رہتی ہیں۔ نکاح وطلاق کے علاوہ دوسرے معاملوں میں بھی مسلمان حدود اللہ سے بے پرواہ نظر آتا ہے۔ تہمت شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے، لیکن مسلم معاشرے میں ایک دوسرے پر ایسی ایسی تہمتیں اچھالی جاتی ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف ایسے ایسے الزامات گھڑے جاتے ہیں کہ الامان والحفیظ۔

ہمارے علاقے میں دیکھتے ہی دیکھتے نہ جانے کتنے قبرستان قبروں پر بے دردی سے پھاوڑے چلا کر اپنی ذاتی پراپرٹی بنا لئے گئے ہیں۔ کئی قبرستانوں میں پلاٹ کاٹ کر اس طرح فروخت کر دیئے گئے جیسے یہ فروخت کرنے والوں کی ذاتی جائیداد تھے۔ وقف کی جائیدادوں کے ساتھ یہ کھلواڑ بھی اسی لئے ہوتا ہے کہ مسلم معاشرہ میں خدا کا خوف عنقا ہوتا جا رہا ہے۔ شرم دنیا میں خال خال باقی رہ گئی ہے۔ گناہ کرنے والوں کا حال یہ ہے کہ وہ نہ اللہ سے ڈر رہے ہیں اور نہ دنیا سے شرما رہے ہیں بلکہ ایسے لوگوں کو سمجھانے والوں کو خود شرمسار ہونا پڑتا ہے۔ جب سے لوگ فضائل کی دنیا میں گم ہوئے ہیں تب سے مسائل سے قیامت خیز قسم کی غفلت ہے اور لوگوں کو دین کے مسائل کی بھی خوبو میسر نہیں ہے۔ تقریباً بیس برس پہلے دیوبند میں لڑکیوں کو شادی کے وقت قرآن کریم اور بہشتی زیور دیا جاتا تھا، اب قرآن اور فضائل اعمال دی جا رہی ہے۔ جو اس بات کی واضح علامت کہ ہم اپنے بچوں کو مسائل سے دور کرنے کی مہم چلا رہے ہیں۔ وراثت کا معاملہ بھی قابل رحم بنا ہوا ہے۔ ماں باپ کے مرنے کے بعد بھائی اپنی بہنوں کو ترکہ دینے کے لئے خوشی سے تیار نہیں ہوتے، وراثت ادا کرتے ہوئے ایسی تنگ نظری اور تنگ دلی کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ بس اللہ کی پناہ۔ جن لوگوں کے ہاتھوں میں تسبیح رہتی ہے، جو لوگ پنج وقتہ نماز سے غفلت نہیں برتتے ان کا بھی حال یہ ہے کہ جب ترکہ کی بات ہوتی ہے تو ان کا دم گھٹنے لگتا ہے اور وہ راہِ فرار اختیار کرنے کے لئے موزوں یا غیر موزوں کوئی راستہ تلاش کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ماں باپ اپنی بیٹیوں کے ساتھ خود برا نہیں کرتے لیکن ان کی سب سے بڑی غلطی یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں انصاف کی ذمہ داری پوری نہیں کر پاتے اور ان کے مرنے کے بعد ان کی بیٹیوں کے ساتھ کھلم کھلا ناانصافی ہوتی ہے۔ آزادی کے بعد لڑکیوں سے صحرائی زمین کا حق چھین لیا گیا تھا اور اب بیٹیوں کو سکنائی زمین میں بھی اپنا حق جتانے کا حق میسر نہیں رہا ہے۔ کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنی بہنوں کو شادی کے موقعہ پر جہیز دیدیا تھا تو اب انہیں ترکہ میں سے کیوں کچھ دیں؟ جہیز شریعت کا تقاضہ نہیں ہے اور جہیز عام طور پر اپنی ناک کی خاطر دیا جاتا ہے، اس میں بہنوں کے ساتھ ہمدردی کا پہلو کم ہوتا ہے اور ترکہ خالصتاً اسلام کا ایک قانون ہے اور ترکہ نہ دینے والا اتنا ہی گناہگار ہے جتنا گناہگار نماز نہ پڑھنے والا اور روزے نہ رکھنے والا ہوتا ہے بلکہ ترکہ سے کسی حق دار کو محروم کرنا ایک ایسی حق تلفی ہے جسے خدا معاف نہیں کرے گا، جب تک وہی معاف نہ کر دے جس کے ساتھ یہ حق تلفی ہوئی ہے۔ یہ صرف گناہ نہیں ہے بلکہ ایک طرح کا ظلم بھی ہے اور اس سے مرحوم ماں باپ کی روح کو بھی صدمات برداشت کرنے پڑتے ہیں اور کبھی کبھی وہ خود بھی اللہ کی نظروں میں سزا کے حق دار بن جاتے ہیں۔

اس طرح کے مسائل پر عمل کرنے کے لئے مسلمانوں کو اکسانا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی بھی ذمہ داری ہے، جب مسلمان ہی حدود اللہ کی حفاظت نہیں کرے گا تو اسلامی قوانی کے خلاف غل غپاڑہ کرنے والوں پر انگلی اٹھانے کا اس کو کیا حق ہوگا۔ بے شک مسلم پرسنل لاء بورڈ اسلامی قوانین کی حفاظت کیلئے انتھک جدوجہد کر رہا ہے لیکن اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مسلمانوں میں حدود اللہ کا احترام اور اس کی حفاظت کرنے کا شعور پیدا کرے اور اس کیلئے کوئی طریقۂ عمل سوچے۔ مسلمانوں میں یہ بے حسی، یہ جمود، یہ تعطل اور یہ بے عملی قابل افسوس ہے اور اس کے خلاف آواز اٹھانا وقت کی اہم ذمہ داری ہے۔

مختلف پھولوں

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سلمان بن عامرؓ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اسے کھجور سے افطار کرنا چاہئے کیوں کہ وہ برکت والی چیز ہے اور اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی کے ساتھ اس لئے کہ وہ پاک اور پاک کرنے والا ہے اور فرمایا مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ، دو صدقے ہیں۔ ایک صدقہ اور دوسرے صلہ رحمی۔

اقوال صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

☆چوری اور خیانت سے بچو افلاس پیدا کرتی ہے۔

☆اس دن آنسو بہاؤ جو تم نے نیکی کے بغیر گزار دیا۔

☆وہ شخص نہایت بدبخت ہے کہ خود تو مرجائے لیکن اس کا گناہ نہ مرے۔

☆جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔

☆زبان کو شکوے سے روک، خوشی کی زندگی عطا ہوگی۔

☆سو درہم میں سے ڈھائی درہم غریبوں اور دنیاداروں کی زکوٰۃ ہے اور صدیقوں کی زکوٰۃ تمام مال کا صدقہ کردینا ہے۔

☆گناہ سے توبہ کرنا واجب مگر گناہ سے بچنا واجب تر ہے۔

☆مجھے نئے کپڑوں میں دفن نہ کیا جائے، نئے کپڑوں کے زیادہ مستحق وہ ہیں جو زندہ اور برہنہ ہیں۔

☆پرہیز کرو، پرہیز نفع دیتا ہے، عمل کرو، عمل قبول کیا جاتا ہے۔

☆میوہ دار درخت کو مت کاٹنا۔

☆جس پر نصیحت اثر نہ کرے، وہ جان لے کہ میرا دل ایمان سے خالی ہے۔

☆توبہ بوڑھے سے خوب اور جوان سے خوب تر ہے۔

☆جسے رونے کی طاقت نہ ہو وہ رونے والوں پر رحم ہی کیا کرے۔

☆ہر چیز کے ثواب کا ایک اندازہ ہے، سوائے صبر کے، کہ صبر کا ثواب بے اندازہ ہے۔

☆شکر گزار مومن عافیت سے قریب تر ہے۔

☆کاش میں کسی مومن کے سینے کا ایک بال ہی ہوتا۔

قیمتی جوہر

☆ہر رات کے بعد دن ضرور طلوع ہوتا ہے اور جو رات صبر سے گزاری جائے اسی کی سحر بہت حسین ہوتی ہے۔

☆انسان کو باد صبا کی طرح ہونا چاہئے کہ ہر کوئی اس کے آنے کا انتظار کرے۔

☆بارش چیتے کی جلد کو بھگو سکتی ہے مگر اس کے دھبے نہیں دھو سکتی۔

☆اتنا اونچا مت اڑو کہ سورج کی گرم شعاعیں تمہیں پگھلادیں اور تم ایک بے جان شئے کی مانند زمین پر آگرو۔

☆ڈیوڑھی پر چراغ اس وقت تک روشن رکھو جب تک گھر کے سارے افراد واپس نہ آجائیں۔

☆اعتماد اس پرندے کا نام ہے جو صبح کاذب میں ہی روشنی کے احساس سے چہچہانے لگتا ہے۔

کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

اقوال زرّیں

☆صابر بنو مگر کمینہ پن اختیار نہ کرو، مستقل مزاج بنو لیکن ضدی نہ بنو۔

☆جب محبت کامل ہو جائے تو ادب کی شرط ختم ہو جاتی ہے۔

☆مسکراہٹ ایسا پھول ہے، جس پر ہر موسم میں بہار رہتی ہے۔

☆اساتذہ کا ادب، طالب علم کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

☆کسی کا برا چاہنے والا کبھی خوش نہیں رہتا۔

☆تقویٰ یہ ہے کہ روز محشر کوئی تمہارا گریبان نہ پکڑے۔

☆محنت ہمارے ہاتھ میں ہے، نصیب خدا کے ہاتھ میں۔

☆جس کے پاس ہمت نہیں اس کے پاس کامیابی نہیں۔

☆عمدہ چیز کو حاصل کرنا کوئی خوبی نہیں بلکہ اس کو عمدہ طریقے سے استعمال کرنا خوبی ہے۔

☆قرض لینے اور دینے سے پیسے اور دوست دونوں ضائع ہو جاتے ہیں۔

☆مستقل مزاجی کانٹوں کو پھول بنادیتی ہے۔

☆طوفان کے آگے چٹان بن کر کھڑے ہو جاؤ تاکہ طوفان اپنا راستہ بدل لے۔

☆اچھا دوست جتنی بار روٹھے اس کو منالو اس لئے کہ مالا جتنی بار ٹوٹے جوڑلیا جاتا ہے۔

روشن باتیں

☆انسان خود عظیم نہیں ہوتا بلکہ اسے اس کا کردار عظیم بنادیتا ہے۔

☆زندگی کا سب سے بڑا فن خوش رہنا ہے۔

☆اگر تم خوش رہو گے تو زندگی تمہارے ساتھ خوش رہے گی۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

☆آخرت کے لئے بہترین چیزیں نیکی اور تقویٰ ہیں۔

☆جو بدلہ لے سکتا ہے لیکن معاف کردے تو وہی اعلیٰ درجہ کا معاف کرنے والا ہے۔

☆بے آسرا اور مایوس لوگوں کی مدد کرنے والا ہی اعلیٰ درجہ کا فیاض ہے۔

☆تم جو کام نہیں کرسکتے اس کی ذمہ داری ہرگز قبول نہ کرو۔

☆نیک لوگ اپنے انجام سے خوف زدہ نہیں ہوا کرتے۔

☆مسلسل جدوجہد سے ہی سرداری ملتی ہے۔

☆ظالموں کے ساتھ رہنا بھی جرم ہے۔

☆جب کسی سے وعدہ کرلو تو ضرور پورا کرو۔

☆عزت وآبرو کی حفاظت کے لئے مال ضرور خرچ کرو۔

☆مسلمانوں اپنا سب کچھ اللہ کریم کے لئے قربان کرنا سیکھو۔

☆بخل کرنے والا ذلیل ہوا کرتا ہے۔

☆جو چیز تم حاصل نہیں کرسکتے اس کے لئے اپنے آپ کو پریشانیوں میں مبتلا نہ کرو۔

فرمایا حضرت سفیان ثوریؒ نے

☆جو اپنے کو دوسروں پر فضیلت دیتا ہے متکبر ہے۔

☆یقین کامل وہ ہے کہ جب تجھ پر کوئی آفت آئے تو، تو اللہ کریم

پرالزام نہ لگائے بلکہ راحت تصور کرکے اس کا شکر گزار رہے۔

☆ اسراف کے کاموں کی طرف نظر حسرت سے بچوں کیوں کہ اس سے مسرفوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

☆ کسی کی مزاج پرسی نہ کرو جب تک حقیقی ہمدردی کا جذبہ وارادہ نہ ہو۔

☆ بہترین حاکم وہ ہے جو اہل علم کے ساتھ نشست و برخواست بھی رکھے اور اسے علم بھی سکھائے۔

☆ پہلی عبادت خلوت اور طلب علم ہے، اس کے بعد علم اور اس کی اشاعت۔

☆ دنیا کو صرف جسم کی خاطر اختیار کرو اور آخرت کو دل کی خاطر۔

☆ اگر کسی مجمع میں یہ کہا جائے کہ جسے آج شام تک زندہ رہنے کی امید ہو وہ کھڑا ہو جائے تو کوئی بھی کھڑا نہ ہوگا۔

باتیں صاف ستھری

☆ دوسروں کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنے سے بڑی بڑی الجھنیں جنم لیتی ہیں۔

☆ آپ کا ایک لفظ زخم بھی لگا سکتا ہے اور مرہم بھی بن سکتا ہے، اختیار آپ کے پاس ہے۔

☆ زندگی کا ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ وہ ہم سے صرف ایک بار روٹھتی ہے۔

☆ کچھ لوگ دلچسپ خطوں کی طرح ہوتے ہیں کہ جنہیں بار بار پڑھ کر بھی دل نہیں بھرتا۔

☆ سنجیدہ بنو، لیکن بدمزاج نہیں، حلیم بنو، مگر غلامی کی حد تک نہ پہنچو۔

☆ پرانا تجربہ نئی تعمیر کی بنیاد ہوتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں

(۱) حسد، حاسد کو مرنے سے پہلے مار دیتا ہے۔

(۲) جس چیز کی ضرورت نہیں اس کی جستجو مت کرو۔

(۳) جو ٹھوکر لگنے سے پہلے ہوشیار ہو جائے وہ کامیاب ہوتا ہے۔

(۴) ساکھ بنانے میں بیس سال لگتے ہیں اور وہ ساکھ پانچ منٹ میں برباد ہو جاتی ہے۔

(۵) اگر تم خود ترقی نہیں کر سکتے تو دوسروں کو ترقی کرتے ہوئے دیکھ کر اپنی آنکھیں بند مت کیا کرو۔

(۶) سوتے ہوئے کتے کو سویا رہنے دو، بیدار ہو کر وہ تم پر یقیناً بھونکے گا۔

(۷) کامیابی وہ سیڑھی ہے جس پر جیبوں میں ہاتھ ڈال کر نہیں چڑھا کرتے۔

(۸) روتی ہوئی عورت اور بیمہ ایجنٹ کی باتوں پر کبھی اعتبار مت کرو۔

سنہری کرنیں

☆ کامیابی کا صرف یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کتنے بلند خیالات کے مالک تھے، بلکہ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ آپ کیا کچھ کر سکتے ہیں۔

☆ انسان اپنی غلطیوں کا بہترین وکیل اور دوسروں کی غلطیوں کا بہترین جج ہوتا ہے۔

ایک بات

☆ جب تم عزیزوں، رشتے داروں اولاد اور دوستوں سے چڑنے لگو تو جان لو اللہ تم سے ناراض ہے اور جب تم اپنے دل میں دشمنوں کے لئے رحم محسوس کرنے لگو تو سمجھ لو تمہارا خالق تم سے راضی ہے۔

اصول زندگی

☆ آپ کی بات اگر متعلقہ شخص تک کسی تیسرے فریق کے ذریعہ پہنچتی ہے تو شاید الفاظ نہ بدلیں لیکن لہجہ ضرور بدل جائے گا۔ الفاظ آپ کے ہوں گے مگر لہجہ اس تیسرے فریق کے نقطۂ نظر کا عکاس ہوگا۔

☆ بات محبت کی ہو یا نفرت کی، موقعہ محل دیکھ کر کیجئے۔

☆ غصہ تھوڑی دیر کی اور غرور ہمیشہ کی دیوانگی ہے۔

☆ کسی سے نفرت یا محبت کرنے کے لئے پہلے اس کے وجود کو ماننا ضروری ہے۔

☆ نفرت دل کا پاگل پن ہے۔

☆ اپنے آپ کے ساتھ زبردستی مت کیجئے ورنہ ٹوٹ جائیں گے۔

☆ خواہش ضرورت بن جائے تو تکمیل کے کئی ناجائز راستے کھل جاتے ہیں۔

☆ ہر آدمی اپنے گزشتہ کل کو کھو چکا ہے، کامیاب وہ ہے جو اپنے آج کو نہ کھوئے۔

☆ ناکامی اور نادانی کے کام سے بہتر ہے وہ کام کیا ہی نہ جائے جس میں نادانی جھلکنے لگے۔

☆ اپنے آپ پر اعتماد کرنے والے فتح حاصل کرتے ہیں۔

سنئے

☆ برے آدمی اچھی باتوں میں بھی برائی تلاش کرتے ہیں جس طرح مکھی سارے خوبصورت جسم کو چھوڑ کر زخم پر بیٹھتی ہے۔

☆ جھوٹ سچ سے مشکل ہے، کیوں کہ سچ کو یاد نہیں رکھنا پڑتا کہ ہم نے کیا کہا۔

☆ اگر پانی کے اوپر لہر نہیں تو یہ مت سمجھو کہ اس کی تہہ میں مگرمچھ نہیں۔

☆ خوشیاں وہیں پروان چڑھتی ہیں جہاں اعتماد کی آبیاری ہوتی ہے۔

موتی

☆ صندل اپنی آری کو بھی خوشبودار بنا دیتا ہے۔

☆ موت ایک سیاہ اونٹ ہے جو ہر دروازے پر گھٹنے ٹیکتا ہے۔

☆ بچوں کی سواری میں باگ شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

☆ فقیر کی صدا سخی کے لئے نغمہ ہے۔

☆ ترازو اپنے کام میں سونے اور لوہے کا امتیاز نہیں کرتی۔

☆ امید بیداری کا خواب اور ناامیدی نفس کی راحت ہے۔

سنہری باتیں

☆ جن لوگوں کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔

☆ اگر پانی کی سطح پر کوئی لہر نہ ہو تو یہ نہ سمجھو کہ اس کی تہہ میں مگرمچھ نہیں۔

☆ تمنا کو دل میں جگہ مت دو یہ گہرا زخم بن جاتی ہے۔

☆ دوسروں کے آنسوؤں کو زمین پر گرنے سے قبل اپنے دامن میں جذب کر لینا انسانیت کی معراج ہے۔

☆ ہر مسکراتا چہرہ اندر سے خوش نہیں ہوتا۔

☆ مایوسی کے تاریک بادلوں میں مسکراہٹ ایک امید کی کرن ہے۔

☆ خوش اخلاقی پر کچھ خرچ نہیں ہوتا بلکہ وہ آپ کا وقار بڑھاتی ہے۔

☆ زندگی ایک آئینہ ہے اور آئینہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔

☆ محبت نفرت کے تپتے صحرا میں ٹھنڈی چھاؤں ہے۔

☆ محنت ایک تتلی ہوتی ہے جو ہمیشہ کامیابی سے پھولوں پر بیٹھتی ہے۔

منتخب اشعار

اپنے بالوں کی سفیدی سے سہم جاتا ہوں
زندگی اب تری رفتار سے ڈر لگتا ہے

☆

جب غزل پڑھتا ہوں کہرام مچا دیتا ہوں
آج بھی ماں کی دعاؤں کا اثر باقی ہے

☆

وقت بھائی سب کو آئینہ دکھاتا ہے
کوئی یاد رکھتا ہے کوئی بھول جاتا ہے

☆

مری مصروفیت کے غار سے بھاگے ہوئے لمحے
تیری یادوں کی ٹھنڈی بستیوں میں قید رہتے ہیں

☆

احساس ندامت ایک سجدہ اور چشم تر
اے خدا کتنا آساں ہے منانا تجھ کو

☆

میں پربتوں سے لڑتا رہا اور کچھ لوگ
گیلی زمین کھود کر فرہاد بن گئے

قرآن حکیم کی سورتوں کے ذریعہ مصیبتوں کا علاج

فوائد اعمال سورۃ المزمل

☆ اگر کسی شخص کو کوئی مشکل پیش آگئی ہو تو چاہئے کہ سات روز تک یا ستائیس روز تک باوضو اکیس مرتبہ روزانہ سورۃ المزمل پڑھے اور اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھے ان دونوں میں گوشت کھانا ترک کردے انشاء اللہ تعالیٰ مشکل حل ہوگی۔

☆ اگر فائدہ نمبر ایک درج شرائط کے مطابق پڑھے گا تو انشاء اللہ مالدار ہوجائے۔

☆ اگر دردزہ والی عورت کو گیارہ مرتبہ باوضو سورۃ المزمل پڑھ کر شکر پردم کر کے کھلائے تو انشاء اللہ تعالیٰ فوراً خیریت کے ساتھ بچہ پیدا ہوگا۔

☆ اگر کوئی شخص قید میں ہو یا کسی کا کوئی مقدمہ ہو تو وہ سورۃ المزمل مشک وزعفران سے باوضو لکھے اور موم جامہ کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے تو انشاء اللہ تعالیٰ قیدی فوراً رہا ہوگا۔

☆ اگر کسی معصوم بچہ پر برا سایہ یا جن وپری کا اثر ہو تو فولاد کے چاقو پر اکتالیس بار باوضو سورۃ المزمل پڑھ کر اس بچہ کو کھڑا کر کے اس کے سایہ پر چاقو زمین میں گاڑ دے تو انشاء اللہ تعالیٰ بچہ اس تکلیف اور مصیبت سے نجات پائے گا۔

☆ اگر مرد، عورت میں باہم موافقت نہ ہو تو سورۃ المزمل کو باوضو اکیس مرتبہ پڑھ کر دونوں میں جو خلاف ہو اس پر دم کر کے یا کسی چیزی پردم کر کے اسے کھلادے انشاء اللہ تعالیٰ دونوں میں محبت پیدا ہوجائے گی۔ سورۃ المزمل کے خواص بے شمار ہیں پڑھنے کا سہل طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز فجر چھ بار اور بعد نماز ظہر سات بار اور بعد نماز عصر آٹھ بار اور بعد نماز مغرب نو بار اور بعد نماز عشاء گیارہ بار ہمیشہ پڑھیں اس سورۃ معظم کی برکت سے ہر مشکل آسان ہوجائے گی۔

اگر اکتالیس بار اول وآخر درود شریف تین تین بار پڑھا کرے تو مالا مال ہوگا اور جن وانس پر اس کی دہشت طاری ہوگی اور اگر گیارہ بار روزانہ پڑھتا رہے تو مصیبت سے امن میں رہے گا اور کسی بیمار پر دم کرتا رہے اس کو شفا ہوگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

سورۃ المدثر (پارہ ۲۹ سورۃ ۷۴)

محتاج گی دور کرنے کے لئے:

☆ اگر کوئی شخص محتاج ہو اور چاہتا ہو کہ محتاجی دور ہوجائے تو روزانہ سورۃ المدثر کو روزانہ ایک مرتبہ باوضو پڑھ لیا کرے، انشاء اللہ محتاجی ختم ہوجائے گی اور مالدار ہوجائے گا۔

سورۃ القیامۃ (پارہ ۲۹ سورۃ ۷۵

لوگوں کو قابو میں کرنے کے لئے:

تسخیر خلائق کے لئے سورۃ القیامہ کو روزانہ سات بار باوضو پڑھ لیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ لوگ مطیع ہوں گے۔ اور خوب عزت وخدمت ہوگی۔

(سورۃ الدھر (پارہ ۲۹ سورۃ ۷۶)

دشمن کے دفع ہونے کے لئے:

سات بار روزانہ باوضو سورۃ الدھر کی تلاوت دفع دشمن کی نیت سے پڑھنا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سات روز میں دشمن کو دفع کرتا ہے۔

سورۃ المرسلات (پارہ ۲۹ سورۃ ۷۷)

سانس پھولنے کے لئے:

اگر کسی کا سانس بہت پھولتا ہو اور اسے ضعف نفس کی شکایت ہو

تو اسے چاہئے کہ باوضو سورۃ المرسلات پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ سانس پھولنا بند ہوگا اور دل کی تیز دھڑکن ختم ہوگی۔

برے برے خواب سے نجات:

اگر کوئی شخص برے برے اور ڈراؤنے خواب دیکھتا ہو تو روزانہ نماز مغرب کے بعد ایک مرتبہ باوضو سورۃ المرسلات پڑھ لیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ بدخوابی سے نجات حاصل ہوگی۔

سورۃ النبا (پارہ ۳۰ سورۃ ۷۸)

دل میں یقین اور نور ایمان پیدا کرنا:

سورۃ النبا کا ایک مرتبہ باوضو بعد نماز عصر پڑھنا دل میں یقین اور نور ایمان پیدا کرتا ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے اس سورۃ پڑھنے والے کا ایمان پر خاتمہ ہوگا۔

آنکھوں کی روشنی کے لئے:

سورۃ النبا کا بعد نماز عصر باوضو تین مرتبہ پڑھنا آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا ہے اور آنکھوں کی روشنی قائم رہتی ہے، انتہائی مفید ہے آنکھوں کے کی روشنی آخری عمر تک ضائع نہ ہوگی۔

سورۃ النّزعٰت (پارہ ۳۰ سورۃ ۷۹)

سلامتی ایمان کے لئے:

جو شخص باوضو ہر روز اکیس مرتبہ سورۃ النّزعٰت پڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ موت کی تکلیف سے محفوظ رہے گا اور مرتے وقت اپنا ایمان سلامت لے جائے گا۔

قیامت کے ہول اور ڈر سے حفاظت کے لئے:

جو شخص قیامت کے ہول اور سختی سے ڈرتا ہو تو اسے چاہئے کہ روزانہ باوضو سورۃ النّزعٰت پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ قیامت کے ہول اور ڈر سے محفوظ رہے گا۔

سورۃ عبس (پارہ ۳۰ سورۃ ۸۰)

دشمن سے حفاظت اور حاکم پر رعب:

اگر کسی کو دشمنوں سے واسطہ پڑ جائے یا ظالم اور بے رحم حاکم کے پاس حاضری ہو تو چاہئے کہ باوضو تین بار سورۃ عبس پڑھے انشاء اللہ دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا اور حاکم کے سامنے جائے گا تو وہ ہیبت کی وجہ سے خاموش رہے گا۔

سورۃ التکویر (پارہ ۳۰ سورۃ ۸۱)

کام باآسانی ہونے کے لئے:

کسی بھی کام کا باآسانی ہونے کے لئے اور جملہ رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے سورۃ التکویر کو باوضو اکیس مرتبہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ کام میں آسانی ہوگی اور جملہ رکاوٹیں دور ہوں گی۔

آتشک بیماری کے لئے:

جس کسی کو آتشک کی بیماری ہو تو باوضو سورۃ التکویر کو سات مرتبہ پڑھے اور آب زمزم پر دم کر کے اکیس روز تک پلائے انشاء اللہ تعالیٰ صحت کامل حاصل ہوگی۔

سورۃ الانفطار (پارہ ۳۰ سورۃ ۸۲)

جادو مدفون کا پتہ چلانا:

سحر اور جادو کسی مکان میں دفن ہو لیکن اس کا پتہ نہ چلتا ہو تو سورۃ الانفطار کو ایک مرتبہ باوضو پڑھ کر تازہ پانی پر دم کر کے اور پورے مکان کی دیواروں پر چھڑکے انشاء اللہ تعالیٰ خواب کے ذریعے معلوم ہو جائے گا کہ فلاں جگہ جادو دفن ہے اور کوئی جادو اس کا نقصان نہ پہنچائے گا۔

حاجت روائی کے لئے:

جب کوئی حاجت ہو تو سورۃ الانفطار کو باوضو ستر مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہوگی۔

قیدی کی رہائی کے لئے:

اگر کوئی شخص قید ہو گیا ہو اور رہائی چاہتا ہو تو سورۃ الانفطار باوضو ستر بار پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ جلد رہا ہوگا۔

سورۃ المطفّفین (پارہ ۳۰ سورۃ ۸۳)

بچہ کی باآسانی پیدائش:

جو شخص ستر بار باوضو سورۃ المطففین پڑھے تو بچہ باآسانی پیدا ہوگا اور انشاء اللہ تعالیٰ زچہ ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہے گی۔

سورۃ الانشقاق (پارہ ۳۰ سورۃ ۸۴)

بچھو کے زہر سے آرام:

اگر کسی کو بچھو ڈنک مار دے اور زہر کے سبب بہت تکلیف ہو تو باوضو سورۃ الانشقاق پڑھ کر مریض پر دم کر دے انشاء اللہ تعالیٰ بچھو کا زہر زائل ہوگا اور مریض کو آرام آجائے گا۔

بدہضمی سے شفاء:

اگر کسی کو بدہضمی ہوگئی ہو یا کھانا ہضم نہ ہوتا ہو تو عرق گلاب پر باوضو سورۃ الانشقاق پڑھ کر دم کر دے اور مریض کو تھوڑا تھوڑا کر کے پلائے انشاء اللہ تعالیٰ بدہضمی سے شفا ہوگی۔

سورۃ البروج (پارہ ۳۰ سورۃ ۸۵)

بدگوئیوں کے دفع ہونے کے لئے:

بدگو لوگوں کے دفع ہونے کے لئے روزانہ باوضو سورۃ البروج پانچ مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ بدگو دفع ہوں گے۔

دشمنوں کی قید سے رہائی:

جو شخص دشمنوں کی قید سے رہائی چاہے یا دشمن کی قید سے بچنا چاہے وہ سورۃ البروج کو ستر بار باوضو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ قید سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر قید ہو گیا ہو تو جلد رہا ہوگا۔

سورۃ الطارق (پارہ ۳۰ سورۃ ۸۶)

سانپ بچھو سے حفاظت:

جس گھر میں سانپ بچھو نکلتے ہوں وہاں سورۃ الطارق کو باوضو ایک کاغذ پر لکھ کر دیوار پر لگا دیں۔ نہایت مجرب ہے، انشاء اللہ تعالیٰ اس کے لگانے کے بعد کوئی سانپ یا بچھو نظر نہ آئے گا اور اگر باہر نکل بھی آئے گا تو کسی نقصان نہ پہنچائے گا۔

دانت کے درد کا علاج:

جس شخص کے دانت میں درد ہو اس کے لئے باوضو دو کاغذ پر لکھے اور ایک کاغذ موم جامہ کر کے گلے میں ڈالے اور دوسرا کاغذ پیٹ کر درد والے دانت کے نیچے دبا دے، انشاء اللہ تعالیٰ درد ختم ہو جائے گا۔

ضروری اطلاع

برائے قربانی

کچھ لوگ اپنی مصروفیات کی وجہ سے یا اپنے علاقے میں کوئی خاص نظم نہ ہونے کی وجہ سے عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر اپنی قربانی خود نہیں کر پاتے۔ ایسے لوگوں کے لئے ہر سال ادارہ خدمت خلق دیوبند کی طرف سے قربانی کا نظم ہوتا ہے۔ اچھا جانور قربان کرنے لے لئے ایک حصے کی قیمت تقریباً ۱۵۰۰ روپے بیٹھتی ہے۔

مکمل جانور (یعنی سات حصوں کی قیمت) تقریباً ۱۰ ہزار پانچ سو بیٹھتی ہے۔ (اس رقم میں جانور کی کھلائی اور کٹائی سب شامل ہے) خواہش مند حضرات اسی حساب سے برائے قربانی رقم روانہ کریں قربانی کے لئے رقم ۲۱ ستمبر ۲۰۱۵ء تک مل جانی ضروری ہے واضح رہے کہ چرم قربانی کی رقم ملی مفادات میں خرچ کی جاتی ہے اپنی رقومات منی آڈر سے بھجوائیں یا اس اکاؤنٹ میں ڈالیں

IDARA KHIDMT E KHALQ
AC.NO.019101001186.
ICIC.BANK SAHARANPUR.
IFSC CODE. NO. ICIC 0000191

چیک یا ڈرافٹ پر صرف یہ لکھیں:
IDARA KHIDMT E KHALQ

اعلان کنندہ:

انتظامیہ ادارہ خدمت خلق دیوبند

فون نمبر: 9897916786
ای میل: idarakhidmatekhalq979@gmail.com

قسط نمبر: ۴۷

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

سحر اور سفلی جادو کا علاج

اگر کسی شخص پر جادو کردیا گیا ہو تو اسے جادو کو ختم کرنے کے لئے باوضو ہوکر سو مرتبہ سورۂ فلق اور سو مرتبہ سورۂ ناس پڑھے اور جادو زدہ پر دم کیا جائے۔ اس عمل کو لگاتار چالیس دن تک جاری رکھیں۔

یہ دونوں سورتیں قرآن کریم کی آخری سورتیں ہیں اور یہ اس وقت نازل ہوئی تھیں جب ایک یہودی نے فخر دو عالم محمد مصطفیٰ ﷺ پر جادو کردیا تھا اور آپ اُس جادو سے متاثر ہوکر بیمار ہوگئے تھے، اس وقت فرشتوں نے آکر صحیح رہنمائی کی تھی اور باذن اللہ جادو کا توڑ بتایا تھا اور یہ بھی بتایا کہ جادو کی چیزیں کس کنوئیں میں ڈالی تھیں۔ اگر ان سورتوں کا روزانہ پڑھنا مشکل ہو تو پھر ان دونوں سورتوں کو تین سو تین مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کرکے رکھ لیں اور چالیس دن تک یہ پانی صبح شام جادو زدہ کو پلائیں۔ ان دونوں سورتوں کے نقش اکابرین سے لفظی اور عددی نقل ہوتے چلے آرہے ہیں۔ لفظی نقش یہ ہے۔ اس نقش کو لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

نقش سورۂ فلق

۷۸۶

قل اعوذ	برب الفلق	من شر ما خلق	و من
شرغاسق	اذا	وقب	ومن
شر	النّفٰثٰت	فی العقد	ومن
شر	حاسدٍ	اذا	حسد

نقش سورۂ ناس

قل اعوذ برب الناس	ملک الناس	الٰہ الناس	من شرالوسواس الخناس
ملک الناس	الٰہ الناس	من شرالوسواس الخناس	الذی یوسوس
الٰہ الناس	من شرالوسواس الخناس	الذی یوسوس	فی صدور الناس
من شرالوسواس الخناس	الذی یوسوس	فی صدور الناس	من الجنۃ والناس

عددی نقش یہ ہیں۔ نقش سورۂ فلق

۷۸۶

٢١٦٩	٢١٧٢	٢١٧٥	٢١٦١
٢١٧٤	٢١٦٢	٢١٦٨	٢١٧٣
٢١٦٣	٢١٧٧	٢١٧٠	٢١٦٧
٢١٧١	٢١٦٦	٢١٦٤	٢١٧٦

نقش ناس

۷۸۶

١٣٢٣	١٣٢٧	١٣٣٠	١٣١٦
١٣٢٩	١٣١٧	١٣٢٢	١٣٢٨
١٣١٨	١٣٣٢	١٣٢٥	١٣٢١
١٣٢٦	١٣٢٠	١٣١٩	١٣٣١

ان دونوں نقش کو حرفی یا عددی مریض کے دائیں اور بائیں بازو پر باندھ دیں، دائیں بازو پر سورۂ فلق کا نقش باندھیں اور بائیں بازو پر سورۂ ناس کا نقش باندھیں، ان دونوں سورتوں کا مجموعی نقش جو نقش معوذتین کہلاتا ہے مریض کے گلے میں ڈال دیں، نقوش کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کریں اور ڈورا بھی کالا ہی لیں۔ ان شاء اللہ چالیس دن میں جادو سے نجات حاصل ہوگی، چالیس دن تک مذکورہ پانی صبح شام پابندی کے ساتھ مریض کو پلاتے رہیں۔

دونوں سورتوں کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٣٤٩٣	٣٤٩٦	٣٤٩٩	٣٤٨٥
٣٤٩٨	٣٤٨٦	٣٤٩٢	٣٤٩٧
٣٤٨٧	٣٥٠١	٣٤٩٤	٣٤٩١
٣٤٩٥	٣٤٩٠	٣٤٨٨	٣٥٠٠

جادو سے نجات

قرآن کریم کی آخری دونوں سورتیں گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ دیں، یہ تیل روزانہ صبح کو جادو زدہ انسان کی آنکھوں کے پپوٹوں، دونوں کان، ناک کے دونوں سوراخوں اور بیسوں ناخنوں پر لگائیں، تھوڑا سا تیل پیشانی پر بھی مل دیں، ان شاء اللہ گیارہ دن میں جادو سے نجات مل جائے گی۔

اگر عامل ان دونوں سورتوں کی زکوٰۃ ادا کر دے تو پھر زبردست فائدہ ہوگا، زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں سورتوں کو بہ نیت زکوٰۃ چالیس دن تک روزانہ عشاء کے بعد چالیس مرتبہ پڑھیں، اول و آخر تین بار درود شریف پڑھیں۔ پہلے دن روزہ رکھیں اور آخری دن تین غریبوں کو کھانا کھلائیں یا کھانا دیں۔ ان شاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور جادو سے نجات دلانے میں مذکورہ عمل موثر ثابت ہوگا۔

جادو اتارنے کا عمل

جادو اتارنے کا یہ طریقہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے منقول ہے اور یہ طریقہ بے حد موثر اور تیر بہدف ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک کورے گھڑے میں سات کنوؤں کا پانی بھر کر اس پر قرآن حکیم کی یہ آیت گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے مریض کو اس سے گیارہ دن تک غسل کرائیں۔ ان شاء اللہ جادو زائل ہوگا۔ اگر سات کنوؤں کا پانی جمع کرنا ممکن نہ ہو تو سات مسجدوں کا پانی لے لیں، بشرطیکہ مسجدیں حوض والی ہوں یا پھر ان میں برمہ لگا ہوا ہو۔

آیات قرآنی یہ ہیں: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ. وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ. (سورۂ یونس آیت ۸۱، ۸۲، پارہ: ۱۱)

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ. فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ. وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ. قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ. (سورۂ اعراف، آیت: ۱۱۸ تا ۱۲۲، پارہ ۹)

اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ. وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰی. (سورۂ طٰہٰ، ۶۹، پارہ ۱۶)

مریض کو غسل کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ پانی نالی میں نہ جائے ورنہ ریت پھیلا کر اس پر غسل دیں۔ پھر اس ریت کو کنوئیں میں پھینک دیں یا پھر کسی دریا میں ڈال دیں۔

سحر باطل کرنے کے لئے

سحر کو باطل کرنے کے لئے مذکورہ آیات کا ایک اور عمل اکابرین سے یہ بھی منقول ہے۔ یہ طریقہ بھی بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک گھڑا بارش کے پانی کا ایسی جگہ سے لیں جہاں بارش ہوتے ہوئے کسی انسان کی نظر نہ پڑی ہو۔ ایک گھڑا پانی کا ایسے کنوئیں سے لیں جس کا پانی کوئی ڈول سے نہ نکالتا ہو۔ جمعہ کے دن ایسے سات درختوں کے پتے توڑ کر لائیں جن پر کھانے والے پھل نہ آتے ہوں، ہر درخت کے اکیس پتے توڑیں۔

دونوں پانیوں کو ملا کر ان میں پتے ڈال دیں، پھر مذکورہ آیات کو کالی روشنائی سے لکھ کر اس پانی میں تحلیل کر کے اس پانی کو اسی پانی میں ڈال دیں۔ جس وقت پانی میں دالیں مذکورہ آیات کو تین مرتبہ پڑھ لیں۔ اگر ضرورت سمجھیں تو اس پانی کو گرم کر لیں، پھر مریض کو کسی تالاب کے کنارے لے جا کر اس پانی سے غسل کرا دیں، غسل کراتے وقت مریض کے پاس تین آدمیوں سے زیادہ نہ ہوں، غسل کے بعد مریض کا ستر ڈھانکے رکھیں، مریض کو دورانِ غسل کھڑا رکھیں، لگاتار سات دن تک اس طرح مریض کو غسل دیں، ان شاء اللہ کیسا بھی جادو ہوگا ختم ہو جائے گا اور مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

قرآن کریم کی مذکورہ آیات کی زکوٰۃ ادا کر کے اگر یہ عمل کریں گے تو تیر کی طرح عمل کام کرے گا، زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ایک آیت کو تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ روزانہ چالیس دن تک بہ نیت زکوٰۃ پڑھیں۔ ان شاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سحر اور سفلی جادو اتارنے کا عمل

اگر کسی پر سفلی جادو کرایا گیا ہو تو ہفتے کے دن بعد نمازِ عصر قرآن حکیم کی وہ تین سورتیں جن میں "ک" نہیں ہے باوضو ہو کر لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ وہ تین سورتیں یہ ہیں: سورۂ عصر، سورۂ قریش، سورۂ فلق۔ ان ہی سورتوں کو سات دن تک اکیس اکیس مرتبہ پڑھ کر ایک کٹورہ پانی پر دم کر کے مریض کو پلاتے رہیں، ان شاء اللہ سات دن میں کیسا بھی جادو ہوگا اتر جائے گا۔

جادو کرنا اور بندش کاٹنا

اگر کوئی شخص جادو ٹونے اور بندش وغیرہ میں مبتلا ہو اور گندے علم کی وجہ سے اس کا ناک میں دم آچکا ہو تو اس شخص کو زمین پر چت لٹائیں اور اگر مریض ہو تو تین کپڑوں کے علاوہ اوپر نیچے کوئی کپڑا نہ رکھیں، اگر مریض عورت ہو تو اس کے نیچے کوئی کپڑا نہ بچھائیں، البتہ اس کے اوپر کوئی چادر ڈال سکتے ہیں، جس جگہ مریض کو لٹائیں تو وہ جگہ پاک صاف ہونی ضروری ہے، اس کے بعد عامل ایک چاقو لے، چاقو لوہے کا ہو، اس میں لکڑی وغیرہ کا دستہ نہ ہو یا لوہے کی پوری چھری لے اور اس چھری پر باوضو قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کر دے، اس کے بعد مریض کے سر سے پیروں کی طرف چھری اتارتے جائیں اور دائیں طرف لکیر کھینچ دے۔ کل سات لکیریں کھینچیں اس عمل کے بعد مذکورہ عمل کو دہرا کر لکیر اوپر سے نیچے کی طرف کھینچ دیں۔ کل تین لکیریں کھینچیں۔ اس طرح لگاتار سات دن تک یہ اتار کرنا ہے۔ اس اتار کو اگر عصر اور مغرب کے درمیان کریں تو بہتر ہے، ان شاء اللہ کیسا بھی سخت جادو ہوگا اتر جائے گا اور مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

نمونہ

شروع

ختم

شروع

ختم

سحر اور سفلی جادو سے نجات کے لئے

جادو علوی ہو یا سفلی، شیطانی ہو یا جناتی اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس طریقے کو اختیار کریں۔ مندرجہ ذیل عزیمت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اسی عزیمت کو کنوئیں کے پانی پر اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے مریض کو اکیس دن تک پلاتے رہیں اور

اسی عزیمت کو اکیس مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کر کے مریض کے پورے جسم پر اس کی مالش کرتے رہیں اور اسی عزیمت کو اکیس مرتبہ پڑھ کر سارے پانی پر دم کر کے اس سے مریض کو روزانہ غسل کراتے رہیں۔ پہلے تیل کی مالش کر دیں، پھر اس کو غسل کرا دیں، غسل گرم یا نیم گرم پانی سے کرائیں۔ ان شاء اللہ اکیس دن میں مکمل آرام ملے گا۔

عزیمت یہ ہے:

موسیٰ وہارون کی لاٹھی ٹوٹکا کرنے والے کی ٹوٹے پائی

ساحر پر موت کی کھٹائی کعبہ کی نظر بیکار ہوا جادو کا اثر بسم اللہ اللہ اکبر

لاحو ل ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم

جادو کے اثرات سے نجات

کیسا بھی جادو ہو اس سے چھٹکارا پانے کے لئے اس عمل کو اختیار کریں۔ یہ عمل جادو کو ختم کرنے میں تیر کی طرح کام کرتا ہے اور اکیس دن میں جادو سے چھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔

اکیس چھوارے لیں، ہر ایک چھوارے پر اکیس مرتبہ "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْم" پڑھ کر دم کر لیں، پھر ایک بوتل میں پانی بھر لیں، اس پانی پر دو سو مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر دم کریں، عصر کے بعد روزانہ ایک چھوارہ کھالیں اور بوتل کا پانی پی لیں۔ ایک بوتل کا پانی سات دن میں ختم کریں۔ اس عمل کو جمعرات سے شروع کریں اور جمعرات کو یہ نقش نمازِ فجر کے بعد آدھے گھنٹے پانی میں گھول کر پی لیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۴	۲۷۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۷	۲۸۲

بعد میں جو دو جمعرات آئیں گی ان میں بھی اسی طرح کریں، نقش صبح کو پانی میں گھول کر پی لیں، اکیس دن میں اکیس چھوارے اور پڑھے ہوئے پانی کی تین بوتلیں استعمال میں لائیں۔

یہ نقش پہلے ہی دن مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

جادو کے ذریعہ پیدا کردہ میاں بیوی کی نفرت دور کرنا

اگر جادو کے ذریعہ میاں بیوی کے درمیان نفرت ڈال دی گئی ہو تو اس کو دو کرنے کے لئے سورۂ یوسف کا عمل تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ دونوں میں سے جو زیادہ متاثر اور اپنے شریک سے بیزار ہو اس کا علاج کرنا چاہئے۔ یہ علاج دونوں کا بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی بھی فرد اتنا بیزار ہو کہ علاج کے لئے بھی راضی نہ ہو تو دوسرا فریق نقش اپنے گلے میں ڈالے، البتہ پانی مطلوب کو پلائے۔

سورۂ یوسف ایک بار پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور رات کو سوتے وقت دونوں میاں بیوی تین گھونٹ کے بقدر اس کا پانی پی لیں یا پھر تین گھونٹ صرف اس کو پلائیں جو نفرت کر رہا ہو، یہ پانی صرف سات راتوں تک پلانا ہے۔

سورۂ یوسف کا نقش دونوں میاں بیوی اپنے گلے میں ڈال لیں، ورنہ طالب اپنے گلے میں ڈال لے۔ یاد رکھیں اس صورت میں مطلوب وہ ہے جو بیزار ہو اور طالب وہ ہے جو اپنے شریک حیات کی بیزاری دور کرنے کا خواش مند ہو۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۵۹۹۴	۱۲۵۹۹۸	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۸۷
۱۲۶۰۰۰	۱۲۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۹
۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۹۶	۱۲۵۹۹۲
۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۹۹۱	۱۲۵۹۹۰	۱۲۶۰۰۲

الحب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں

اگر شوہر بیزار ہو تو بیوی اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالے۔ اگر بیوی بیزار ہو تو شوہر اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالے۔ اگر شوہر بیزار ہو تو بیوی کے لئے یہ نقش لکھتے وقت فلاں ابن فلاں کی جگہ سے پہلے شوہر کا نام لکھیں اور اگر بیوی بیزار ہو تو پہلے بیوی کا نام لکھیں، پھر شوہر کا نام لکھیں۔ الحب کے بعد مطلوب کا نام لکھیں۔ علیٰ حب کے بعد طالب کا نام لکھنا ہے۔

سحر کا موثر علاج

قرآن کریم کی آیت وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ (سورہ مومن آیت ۴۴، پارہ ۲۴) کے ذریعہ بھی سحر کا علاج موثر ثابت ہوتا ہے۔ اور صرف گیارہ دن میں سحر سے نجات مل جاتی ہے۔ باوضو ہو کر اس آیت کا نقش مربع لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ نقش موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کر لیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۸۹	۳۹۲	۳۹۶	۳۸۲
۳۹۵	۳۸۳	۳۸۸	۳۹۳
۳۸۴	۳۹۸	۳۹۰	۳۸۷
۳۹۱	۳۸۶	۳۸۵	۳۹۷

اس آیت کا نقش مثلث ۱۱ر عدد لکھیں اور روزانہ ایک نقش آدھے گھنٹے پانی میں گھول کر عصر کے بعد اس کا پانی پی لیں، لگاتار گیارہ دن تک، ان شاء اللہ جادو سے نجات ملے گی۔

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۵۱۱	۵۰۵	۵۱۳
۵۱۲	۵۱۰	۵۰۷
۵۰۶	۵۱۴	۵۰۹

کافر کو سحر سے نجات دلانے کے لئے

اگر کسی کافر پر کسی نے جادو کر دیا ہو اور اسکا علاج کرنا مقصود ہو تو اس نقش کو باوضو لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۲	۱۶۵	۱۶۸	۱۵۵
۱۶۷	۱۵۶	۱۶۱	۱۶۶
۱۵۷	۱۷۰	۱۶۳	۱۶۰
۱۶۴	۱۵۹	۱۵۸	۱۶۹

مثلث کے ۵ نقش تیار کئے جائیں۔ روزانہ ایک نقش کا پانی دن میں دو بار صبح و شام پلایا جائے، ان شاء اللہ پندرہ دنوں میں سحر سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۸	۲۱۲	۲۲۰
۲۱۹	۲۱۷	۲۱۴
۲۱۳	۲۲۱	۲۱۶

☆☆☆

قسط نمبر:۶

مصباح الاعداد

حسن الہاشمی

علم الاعداد سے متعلق ایک ایسا سلسلہ جو آپ کے لئے حیرتناک ثابت ہوگا اور آپ اعداد کی مضبوط گرفت کے قائل ہوجائیں گے

تین عدد والے لوگ متوجہ ہوں

تین عدد کے لوگ بروقت عقل اور دانائی کا ثبوت نہیں دیتے، یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر مختلف قسم کی تکالیف میں گھرے رہتے ہیں اور مصیبتیں ان کا پیچھا نہیں چھوڑتیں، صاحب عدد ہمدرد قسم کا انسان ہوتا ہے، دوسروں کی مدد کرکے اپنے دل میں خوشی محسوس کرتا ہے، لیکن جب دوسرے اس کے لئے اپنا تعاون کا ہاتھ بڑھاتے ہیں تو یہ ایک طرح کے زعم میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ یہ بات غلط ہے، کسی کی مدد سے خود کو اتنا بڑا سمجھ لینا کہ غرور وتکبر کی حد سے آگے گزر جائے، یقیناً نامناسب ہے۔

۳ عدد کے لوگ عام طور پر جھگڑالو قسم کے ہوتے ہیں اور اپنے مزاج کی وجہ سے یہ کئی بار اپنا بنایا کام بگاڑ لیتے ہیں

۳ عدد کے لوگوں کو تند مزاجی اور بدکلامی سے مجتنب رہنا چاہئے۔

۳ عدد کے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے اندر صبر وضبط کا مادہ پیدا کرکے اور بہت جلدی سے مشتعل نہ ہو، کیوں کہ مشتعل ہونے سے کام بگڑتے ہیں اور تعلقات میں ناگواری پیدا ہوتی ہیں، لوگ بدظن ہوجاتے ہیں اور صاحب عدد سے منحرف ہوجاتے ہیں۔ اگر آپ کا عدد ۳ ہے تو آپ کو اپنی مشکلات کو کشادہ دل اور غور وفکر کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کریں، خواہ مخواہ کی الجھنوں سے اور مخالفتوں سے خود کو بچائیں، صلح پسندی کی راہ اپنائیں اور اخلاق وادب کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ دوسروں کی دولت سے خود دولت مند بن جانا اتنا برا نہیں ہے لیکن آپ کے لئے ضروری ہے کہ جس شخص کے پیسے کو آپ استعمال کریں یا جس شخص کے نام کا آپ فائدہ اٹھائیں اس کو ہمیشہ عزت دیں اور اس کے خلاف بھول کر بھی بے ادبی کا مظاہرہ نہ کریں۔

کامیابی کی چابی

یاد رکھیں آپ کی کامیابی کا راز آپ کے نظم وضبط میں مضمر ہے۔

چار عدد کے لوگ متوجہ ہوں

چار عدد والے لوگوں کو چاہئے کہ وہ جن عادات وخصائل میں مبتلا ہیں ان کو خیر آباد کردیں اور نئی سوچ وفکر کے ساتھ نئے اقدامات کریں، پرانی لکیروں کو پیٹنے سے بات بننے والی نہیں ہے۔

چار عدد کے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اپنی بات کی اُنچ رکھیں اور دوسروں پر زبان درازی کے ذریعہ اپنا تسلط قائم کریں، حالانکہ یہ ممکن نہیں ہے۔ لسانی اور زبان زوری کی بنیاد پر کسی کو اپنا بنانا ممکن نہیں ہوتا بلکہ بحث ومباحثہ اور زبان درازی کی وجہ سے اکثر تعلقات میں دراڑ پڑ جاتی ہے اور انسان اچھے دوستوں سے ہاتھ دھولیتا ہے۔

اگر آپ کا عدد ۴ ہے تو آپ کو غفلت سے پرہیز کرنا چاہئے، محنت اور بروقت اقدام ہی آپ کو کامرانیوں سے وابستہ کرسکتا ہے، آپ کو ہر حال میں اعتدال پسند بننا چاہئے، آپ محبت کے معاملات میں بھی اعتدال پر نہیں رہتے، دوستی ہو یا دشمنی اعتدال کی راہ انسان کو سرخرو رکھتی ہے۔ بہتر ہوگا کہ آپ اپنے معاملات پر نظر ثانی کریں اور کسی بھی معاملے میں حد اعتدال سے اِدھر اُدھر نہ ہوں۔

آپ کے لئے یہ بھی ضروری ہوگا کہ اپنا مدعا ہمیشہ نرم لہجہ کے ساتھ بیان کریں اور ہر ہر معاملے میں چوکنا رہیں۔ صرف باتیں بنانے سے کامیابی نہیں ملتی، کامیابی حاصل کرنے کے لئے سوجھ بوجھ، حکمت عملی اور بروقت اقدام کرنا ضروری ہوتا ہے۔

کامیابی کی کنجی

آپ کی کامیابی کا راز اس میں ہے کہ آپ ہمیشہ حقیقت پسند بنے رہیں، خیالوں اور خوابوں سے اپنا پیچھا چھڑالیں۔

⌘⌘⌘

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند



روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

طالب علمانہ سوالات

سوال از: میاں یاسر شاہ ——— (پاکستان)

میں آپ کے مختلف تصانیف اور ماہنامہ طلسماتی دنیا کا قاری ہوں۔ میرے چند مسائل ہیں اور آپ سے رہنمائی کا طلب گار ہوں۔

(۱) میرے پاس آپ کی تصنیف روحانی ڈاک ہے، کیا روحانی ڈاک کا دوسرا یا تیسرا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔

(۲) میرا نام یاسر شاہ بن رضیہ سلطان ہے تو میرا اسم اعظم اور تعداد کیا ہے۔

(۳) کسی کا ستارہ معلوم کرنا ہو تو سر اسم سے، نام کے پہلے حرف سے یا تاریخ پیدائش سے معلوم کیا جائے یا طالب کا نام بمع والدہ کا نام جمع کرکے ۱۲ پر تقسیم کرنے سے حاصل کیا جائے، ان تینوں طریقوں میں سے کونسا طریقہ بہتر ہے۔

(۴) جب صحیح تاریخ پیدائش یاد نہ ہو تو کیا علم کے ذریعہ صحیح تاریخ پیدائش معلوم کرسکتے ہیں؟

(۵) میں رات کو بہت تیز آواز میں خراٹے لیتا ہوں جس سے گھر کے دوسرے افراد پریشان ہیں تو کوئی وظیفہ یادم بتادیں تاکہ خراٹے ختم ہوجائیں۔

(۶) ہم صرف نام سے کیا معلوم کرسکتے ہیں۔

مثال یاسر شاہ

ی بادی

ہ،ش،ا آتشی

س آبی

ر خاکی

تو جناب ان حروف کو معلوم کرکے ہم کیا باتیں معلوم کرسکتے ہیں۔

(۷) ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹

ان ہندسوں میں کونسا ہندسہ کونسے ہندسے کا دوست ہے اور کونسا ہندسہ کس ہندسہ کا دشمن ہے۔

(۸) جب طالب کہے کہ میں فلاں لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں، مثال۔

علی ۱۱۰ ندا ۵۵

۲ ۱

تو ۲ اور ایک کا ملاپ ممکن ہے؟ یا دوسرا طریقہ۔

علی اور ندا۔ طالب اور مطلوب کے نام کا پہلا اور آخری ہندسہ لیں گے تو

علی اور ندا

ع+ی=۱۷=۸ ۶=۱+۵

تو یہاں ۸ اور ۶ سے حساب لگاسکتے ہیں؟ ان دونوں طریقوں میں سے طریقہ ایک افضل ہے یا طریقہ دوسرا افضل ہے۔

(۹) اپنی کتابوں کی لسٹ بھیج دیں۔

(۱۰) کیا میں انڈیا سے کتابیں منگوا سکتا ہوں، کیا طریقہ ہے؟

(۱۱) کیا ہم طالب یا مطلوب کے نام کے پہلے حرف سے

معلومات لے سکتے ہیں؟

(۱۲) میرے سوالات بہت ہیں آپ برا نہ مانیں مجھے امید ہے کہ آپ مجھے ناامید نہیں کریں گے اور رہنمائی فرمائیں گے، اللہ آپ کو جزائے خیر دے اور آپ کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

جواب

روحانی ڈاک کے نمبر کے بعد ماہنامہ طلسماتی دنیا کا روحانی مسائل نمبر شائع ہوا تھا۔ اس نمبر میں کافی سوالوں کے جوابات دیئے گئے تھے، یہ نمبر بھی اللہ کے فضل وکرم سے توقع سے زیادہ مقبول ہوا تھا، اس کے بعد اس موضوع پر مزید کوئی اور نمبر چھاپنے کا موقعہ نہیں ملا۔ اگر زندگی رہی تو اس طرح کے موضوع پر ایک اور نمبر انشاء اللہ شائع کریں گے اور اس نمبر میں بھی ہم سیکڑوں خطوں کے جوابات دینے کی کوشش کریں گے۔

اسم اعظم نکالنے کے متعدد طریقے ماہرین سے منقول ہیں۔ نام کے مفرد عدد سے اللہ کا جو بھی صفاتی نام مشابہت رکھتا ہے وہ بھی اسم اعظم کی حیثیت رکھتا ہے۔ مثلاً آپ کا نام "یاسر شاہ" ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ایک ہے تو آپ کا اسم اعظم "یامجیب" ہوا۔ یا اللہ کا ہر وہ صفاتی نام آپ کے لئے اسم اعظم ثابت ہوگا جس کا مفرد عدد ایک بنتا ہو۔ "یاجلیل" کا مفرد عدد بھی ایک ہی ہے۔ ان ناموں میں سے آپ جس نام کو بھی اپنے لئے بہتر سمجھیں اس کے مجموعی اعداد کے مطابق عشاء کے بعد پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ اسم اعظم کی پابندی سے آپ کی زندگی میں سنہرے انقلابات آئیں گے۔

"یامجیب" کے مجموعی اعداد ۵۵ ہیں اور یاجلیل کے مجموعی اعداد ۷۳ ہیں۔ اگر یامجیب پڑھیں تو روزانہ ۵۵ مرتبہ ہی پڑھیں اور اگر یاجلیل پڑھیں تو روزانہ ۷۳ مرتبہ پڑھیں۔

نام کے پہلے حرف سے مزاج کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ اگر نام کا پہلا حرف آتشی ہے تو مزاج آتشی ہوگا۔ اگر نام کا پہلا حرف خاکی ہے تو مزاج خاکی ہوگا۔

نام کے پہلے حرف سے یا نام کے مجموعی اعداد یا حروف سے ستارے کا استخراج نہیں ہوتا۔ ستارہ کا استخراج تاریخ پیدائش سے ہوتا ہے، جس وقت کوئی شخص پیدا ہوتا ہے اس وقت کو نوٹ کرلینا چاہئے، پھر یہ دیکھنا چاہئے کہ پیدائش کے وقت کس ستارے کی حکمرانی تھی اور پیدائش کس دن ہوئی۔ اگر کوئی شخص جمعہ کے دن سورج نکلنے کے بعد پہلی ساعت میں پیدا ہوا تو اس کا ستارہ زہرہ ہوگا۔ یہ ستارہ عمر بھر باذن اللہ اس شخص کے حالات پر اثرانداز ہوگا۔ ایک ستارہ وہ بھی اہم ہوتا ہے جو برج سے تعلق رکھتا ہے۔ مثلاً کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۱۵؍جون ہو تو اس کا برج جوزا اور ستارہ عطارد ہوا، یہ ستارہ بھی عمر بھر تمام حالات پر اثر انداز ہوتا ہے اور اسی کو عام اصطلاح میں قسمت کا ستارہ بولتے ہیں۔

برج اور ستارہ نکالنے کے اور بھی طریقے رائج ہیں۔ مثلاً کسی شخص کی تاریخ پیدائش یاد نہیں ہے تو ماہرین نے یہ طریقہ برج اور ستارہ نکالنے کا بتایا ہے کہ نام اور والدہ کے نام کے اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کردیں۔ تقسیم کے بعد دیکھیں کہ کیا باقی رہا۔ تقسیم کے بعد ایک بچتا ہے تو برج حمل ہے اور ستارہ ہے مریخ۔ اگر ۲ بچتے ہیں تو برج ہے ثور اور ستارہ ہے زہرہ۔ اگر ۳ بچتے ہیں تو برج ہے جوزا اور ستارہ ہے عطارد۔ اگر ۴ بچتے ہیں تو برج ہے سرطان اور ستارہ ہے قمر۔ اگر ۵ بچتے ہیں تو برج ہے اسد اور ستارہ ہے شمس۔ اگر ۶ بچتے ہیں تو برج ہے سنبلہ اور ستارہ ہے عطارد۔ اگر ۷ بچتے ہیں تو برج ہے میزان اور ستارہ ہے زہرہ۔ اگر ۸ بچتے ہیں تو برج ہے عقرب اور ستارہ ہے حمل۔ اگر ۹ بچتے ہیں تو برج ہے قوس اور ستارہ ہے مشتری۔ اگر ۱۰ بچتے ہیں تو برج ہے جدی اور ستارہ ہے زحل۔ اگر ۱۱ بچتے ہیں تو برج ہے دلو اور ستارہ ہے زحل۔ اگر ۱۲ سے تقسیم کے بعد صفر بچتا ہے تو برج ہے حوت اور ستارہ ہے مشتری۔

لیکن اس طرح کے جو بھی طریقے رائج ہیں وہ سب قیاسی ہیں۔

برج اور ستارہ حقیقت میں تاریخ پیدائش ہی سے نکلتا ہے اور وہی سب سے زیادہ معتبر ہوتا ہے۔ پیدائش کے وقت جس طرح کی حکمرانی ہو تو وہ ستارہ انسان کے مزاج پر اثرانداز ہوتا ہے اور پیدائش وقت جس برج کی حکمرانی ہوتی ہے اس برج سے متعلق ستارہ انسان کے حالات پر اثرانداز ہوتا ہے۔

یہ رب العالمین کا قائم کردہ ایک نظام ہے، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ برج ہوں یا ستارے، گھنٹے ہوں یا لمحے سب اللہ کے حکم کے محتاج ہیں، کسی بھی چیز کو اپنی مرضی چلانے کا کوئی حق نہیں ہے۔

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ۔ اللہ نے آسمان پر بارہ برج اور سات سیارے پیدا کئے ہیں۔ یہ ستارے بے شک انسانوں کی تقدیروں پر باذن اللہ اثر

انداز ہوتے ہیں اور دنیا میں اچھی بری تقدیر کے نظارے بار بار دیکھنے کو ملتے ہیں، جب انسان کی تقدیر کا ستارہ عروج پر ہوتا ہے تو وہ اگر مٹی پر بھی ہاتھ ڈالتا ہے تو وہ سونا بن جاتی ہے اور جب انسان کی قسمت کا ستارہ زوال پذیر ہوتا ہے تو وہ اگر سونے پر ہاتھ ڈالتا ہے تو وہ مٹی بن جاتا ہے اور ہر انسان کی تقدیر اور تقدیر سے وابستہ ہر ستارہ حکم الٰہی کا پابند ہے اور یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں۔

جب کسی اُجڑے ہوئے انسان پر کسی ایسے مرد مومن کی نگاہیں پڑ جاتی ہے جو اللہ کا نیک بندہ ہو تو اس کی نظر کرم سے ایک برباد انسان بھی آباد ہوجاتا ہے اور اس کی خزائیں بہاروں میں بدل جاتی ہے، لیکن یہ جب ہی ہوتا ہے کہ جب کوئی بھی اللہ کا ولی اپنی خودی کو ختم کردے اور خدا کے سامنے اپنی ہستی کو مٹادے اور اپنے ایمان ویقین کو اس درجہ قوی کرلے کہ اللہ کی نظر کرم کا وہ پوری طرح حق دار ہوجائے اور جب ایسا ہوتا ہے تو اللہ اپنے فیصلوں میں بھی تبدیلی پیدا کردیتا ہے۔ یہ بات اپنی جگہ بالکل سچ ہے کہ من کان للہ کان اللہ لہ۔ جو اللہ کا ہوجاتا ہے تو اللہ اس کا ہوجاتا ہے اور اللہ کسی بندے پر اپنے رحم وکرم کی بارشیں برساتا ہے اور صرف اسی پر مہربان نہیں ہوتا بلکہ اس کے چاہنے والوں پر بھی مہربان ہوجاتا ہے۔ اسی لئے اہل دنیا اللہ کے نیک بندوں سے دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں، کیوں کہ ان کی دعاؤں کو ایک طرح کی سند حاصل ہوتی ہے۔ تاہم چاند ستاروں کی ایک حقیقت ہے اور اللہ کا بنایا ہوا یہ ایک مستحکم نظام ہے، جس کا انکار کرنا اللہ کے قائم کردہ نظام الاوقات کی توہین کے مترادف ہے۔

کوئی بھی ایک تاریخ اگر یاد ہو تو دوسری تاریخ اس کے ذریعہ نکالی جاسکتی ہے۔ مثلاً اگر کسی کو انگریزی تاریخ پیدائش یاد ہے لیکن عربی تاریخ یاد نہیں ہے تو انگریزی تاریخ کی مدد سے عربی تاریخ نکالی جاسکتی ہے، لیکن اگر ایک بھی تاریخ یاد نہیں ہے تو پھر تاریخ پیدائش کا اخراج کرنا مستحیل ہے۔

عام طور پر اس معاملے میں مسلمان بہت لاپرواہی برتتے ہیں جس کا بہت نقصان ہوتا ہے، کسی گھر میں جب بچہ پیدا ہوتا ہو تو اس کی تاریخ پیدائش اور اس کا یوم پیدائش اور وقت پیدائش باقاعدہ کسی ڈائری میں نوٹ کرنا چاہئے اور ذمہ داری کے ساتھ میونسپل بورڈ میں اس کا اندراج کرانا چاہئے تا کہ جب تک یہ بچہ زندہ رہے اس کو اپنی صحیح عمر کا اندازہ بھی رہے اور اس کی تاریخ پیدائش مختلف ضرورتوں میں اس کی مددگار ثابت ہوتی رہے۔

آج صورت حال یہ ہے کہ بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی تاریخ پیدائش کا کوئی صحیح ریکارڈ نہیں رکھا جاتا۔ گھر والوں کو کوئی تاریخ یاد ہوتی ہے، مگر پالیکا میں دوسری تاریخ درج ہوتی ہے، اسکول میں پڑھنے بٹھاتے ہیں تو اور تاریخ بتادیتے ہیں۔ ان سب فرضی تاریخوں کے شور میں اصل تاریخ گم ہوکر رہ جاتی ہے اور انسان کو زندگی بھر یہ اندازہ نہیں ہو پاتا کہ اس کا برج کیا ہے اور کونسا ستارہ اس کی زندگی پر اثرانداز ہے۔

چونکہ آپ کو اپنی صحیح تاریخ پیدائش یاد نہیں ہے تو آپ اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد صحیح کرکے ۱۲ سے تقسیم کردیں اس کے بعد اوپر بیان کی گئی تفصیل پر غور کرلیں۔

لیکن اپنے بچوں کی تاریخ پیدائش بروقت نوٹ کرلیں تا کہ آپ کے بچے اس شش وپنج کا شکار نہ ہوں جس شش وپنج میں آج آپ مبتلا ہیں۔

برائے شادی یا برائے دوستی کن لوگوں میں نباہ ہوسکتا ہے اور کن میں نہیں یہ ماننے کے لئے ہماری مرتب کردہ تعلقات اعداد کا مطالعہ کریں۔ انشاء اللہ یہ کتاب اس بارے میں آپ کی مکمل رہنمائی کرے گی۔

مختصراً یہ سمجھئے کہ لڑکا اور لڑکی کے ناموں کے اعداد نکال کر دیکھیں کہ دونوں کا مفرد عدد کیا ہے۔ مزاج کی کیفیت معلوم کرنے کے لئے دونوں کے نام کے پہلے حرف پر غور کریں۔

مثلاً لڑکے کا نام علی ہے۔ اس کا مفرد عدد ہے ۲۔

لڑکی کا نام ندا ہے اور اس کے نام کا مفرد عدد ہے ایک۔

ایک اور دو میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ اس لئے اگر ان کی شادی ہوجاتی ہے تو اس میں نباہ ہونے کی طرف اشارہ ہے، لیکن ان دونوں کے نام کا حرف اول یہ ثابت کرتا ہے کہ ان دونوں کے مزاج میں قدرے اختلاف ہے۔ علی کے شروع میں ع ہے اور ع خاکی ہے۔ ندا کے شروع میں ن ہے اور ن بادی ہے۔ ان دونوں کے مزاج میں بڑا اختلاف نہیں ہے، لیکن کچھ نہ کچھ اختلاف دونوں کے مزاجوں میں موجود ہے۔ ایک ہی نام میں اگر مختلف عنصر کے حروف موجود ہوں تو صاحب نام کے مزاج

میں اُتار چڑھاؤ رہتا ہے۔ آپ کے نام میں بھی ہر عنصر کا حرف موجود ہے اس لئے یہی کیفیت آپ کی بھی ہوتی ہوگی۔

اعداد کی دوستی اور دشمنی کی تفصیل یہ ہے۔

عدد	موافق اعداد	معاون اعداد	نہ دشمن نہ دوست	دشمن اعداد
۱	۹	۴	۲،۳،۵،۸	۶،۷
۲	۸	۷،۹	۱،۳،۴،۶	۵
۳	۷	۵،۶،۹	۱،۲	۴،۸
۴	۶	۱،۸	۲،۷،۹	۳،۵
۵	۵	۳،۹	۱،۶،۷،۸	۲،۴
۶	۴	۳،۹	۲،۵،۷	۱،۸
۷	۳	۲،۶	۴،۵،۸	۱،۹
۸	۲	۴	۱،۵،۷،۹	۳،۶
۹	۱	۲،۳،۶	۴،۵،۸	۷

اسم اعظم نکالنے کا ایک اور طریقہ بڑوں سے منقول ہوتا چلا آرہا ہے، لگے ہاتھوں اس کو بھی بیان کردیں تاکہ آپ اور دوسرے قارئین اس سے بھی استفادہ کرلیں۔

علماء جفر کا کہنا یہ ہے کہ اپنا اسم اعظم دریافت کرنے کے لئے اپنے نام کے تین حروف معلوم کریں۔ حرف مستوی، حرف دلیل اور حرف سری۔ نام کا پہلا حرف، حرف مستوی کہلاتا ہے۔ مثلاً حسن احمد میں حرف ح، حرف مستوی ہے، حرف دلیل حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نام کے کل اعداد کو ۲۸ سے تقسیم کرو۔ مثلاً حسن احمد کے اعداد ۱۷۱ ہیں، انہیں ۲۸ سے تقسیم کیا تو ۳ باقی رہے۔ دیکھئے

۲۸)۱۷۱(۶
۱۶۸
۳

ابجد قمری کا تیسرا حرف ج ہے۔ یہ حرف ج حسن احمد کا حرف دلیل ہے۔ اگر تقسیم کے بعد کچھ بھی نہ بچے تو حاصل قسمت کا جو بھی عدد ہو اس کو حرف دلیل سمجھیں۔ مثلاً کسی کے نام کے ۱۱۲ اعداد ہیں۔ ان کو ۲۸ سے تقسیم کیا۔

۲۸)۱۱۲(۴
۱۱۲

تقسیم کے بعد صفر بچا لیکن حاصل قسمت ۴ آیا۔ ایسی صورت میں حاصل قسمت ہی کو حرف دلیل مانیں گے۔ اس مثال میں حرف دلیل د ہے۔

سری حرف معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر حرف دلیل ۲۸ سے زیادہ ہے تو ان کو ۲۸ سے تقسیم کرنے کے بعد جو بچے گا وہ حرف سری ہوگا اور اگر ۲۸ سے کم ہے تو پھر جو بھی عدد حرف دلیل ہوگا وہی حروف سری ہوگا۔

اس مثال میں حاصل یہ نکلا حسن احمد کا حرف مستوی ح، حرف دلیلی، ج اور حرف سری ج ہے۔ تینوں کے مجموعی اعداد ۱۴ ہوئے۔ اسماء صفاتی میں ۱۴ عدد کا نام "یاوہاب" ہے۔ بس یہی حسن احمد کا اسم اعظم ہوا۔ اس اسم الٰہی کو حسن احمد کو چاہئے کہ روزانہ ۱۷۱ مرتبہ یعنی اپنے نام کے مجموعی اعداد کے برابر پڑھے۔ انشاء اللہ اس سے زبردست فائدہ ہوگا۔

آپ نے اپنے خط کے آخر میں لکھا ہے کہ ہم آپ کے سوالات کا برا نہ مانیں۔ ہمارا جواب پڑھ کر آپ کو خود ہی اندازہ ہوجائے گا کہ ہم نے آپ کی کسی بھی بات کا برا نہیں مانا۔ آپ طلسماتی دنیا پڑھتے ہیں تو آپ کو خود ہی اس بات کا اندازہ ہوگا کہ کسی بھی سوال کا جواب دیتے وقت جب تک ہمیں بجائے خود تشفی نہیں ہوجاتی ہم اپنے قلم کو نہیں روکتے۔ ہمارا جواب کبھی کبھی سوال سے بہت بڑا ہوجاتا ہے۔ آپ اسے بری عادت سمجھیں یا اچھی جب تک اپنے جواب سے خود ہمیں تسلی نہیں ہوجاتی ہم اپنے قلم کو حرکت ہی میں رکھتے ہیں۔

وہی ۷۸۶ کا غم

سوال از: جمشید خاں ______ مرادآباد

آج کل ہمارے علاقے میں یہ بحث چل رہی ہے کہ علم الاعداد کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ علم الاعداد کی مخالفت کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ لوگ اس بات پر بھی اعتراض کرتے ہیں کہ بسم اللہ کی بجائے ۷۸۶ لکھنا شرعاً ناجائز ہے، ان کا دعویٰ یہ بھی ہے کہ ۷۸۶ بسم اللہ کے اعداد نہیں ہیں بلکہ ہری کرشنا کے اعداد ہیں۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

بے شمار لوگوں کو آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

جواب

اس موضوع پر ہم کئی بار لکھ چکے ہیں۔ جن لوگوں کا مزاج ترچھا ہوتا ہے وہ کچھ بھی ہو حقیقت کو تسلیم نہیں کریں گے، ان سے بحث کرنا یا انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کرنا زندگی کے قیمتی وقت کو ضائع کرنے کے مترادف ہے لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں حق کی تلاش ہوتی ہے، ان ہی لوگوں کو گمراہی سے بچانے کے لئے اور انہیں صراط مستقیم دکھانے کے لئے ہم اپنا قلم اٹھاتے رہے ہیں۔

کچھ عرصہ پہلے اسی طرح کا ایک سوال ایک پمفلیٹ کے ساتھ ہمیں موصول ہوا تھا۔ اس سوال و جواب کو ہم دوبارہ نقل کررہے ہیں۔ آپ ناہید ایڈوکیٹ کا سوال بھی پڑھ لیں اور ہمارا جواب بھی دیکھ لیں۔ انشاء اللہ اسے پڑھ کر آپ کو تشفی ہوجائے گی۔

سوال از: ناہید ایڈوکیٹ ______ سہارنپور

ایک مولوی صاحب کی طرف سے ایک پمفلیٹ شائع کیا گیا ہے جو برائے ایصال ثواب تقسیم کیا جارہا ہے۔ اس پمفلیٹ میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ۷۸۶ بسم اللہ کا بدل نہیں ہوسکتے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ۷۸۶ ہری کرشنا کے اعداد ہیں اور بسم اللہ کے اعداد ۱۲۱۸ ہوتے ہیں۔ انہوں نے اعداد کو یونانیوں، یہودیوں اور رافضیوں کی سازش بتایا ہے اور اس کو کفر تک قرار دیدیا جاتا ہے۔ یہ پمفلیٹ میں آپ کو بھجوارہی ہوں۔

پمفلیٹ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یا ۷۸۶

برادران اسلام!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن مجید کی ایک مستقل آیت ہے اور سورۂ نمل پارہ ۱۹، آیت ۳۰ میں آیت کا جزء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ۱۱۳ سورتوں (سورہ توبہ کے علاوہ) کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے فرمایا ہے۔ اس کی فضیلت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر وہ کام جو اہمیت والا ہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے برکتوں سے خالی ہوتا ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مراسلات (خط وپیغام) میں بسم اللہ لکھوایا۔ بسم اللہ کی اہمیت اس لئے ہے کہ یہ آیت کریمہ اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف اور ذکر وثنا پر بڑے بلیغ اور جامع طریقے پر دلالت کرتی ہے۔ بسم اللہ کی دینی اہمیت اور شرعی حیثیت کے باوجود ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے اکثر وبیشتر مسلمان اپنی لاعلمی کی وجہ سے بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ کا عدد لکھتے ہیں۔ کیا عدد کے نکالنے کا ثبوت قرآن اور حدیث سے ثابت ہے؟ اگر نہیں ہے تو پھر اس کی ضرورت کیا ہے؟ حالانکہ قرآن مجید اپنے الفاظ ومعانی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کو ہندسوں میں تبدیل کرنا یقیناً اللہ کے مقدس کلام کی توہین ہے اور ان من گھڑت اعداد کو آیتوں کا بدل تصور کرنا قرآن شریف میں تحریف (ردو بدل) کرنا ہے، بلکہ کفر کے مترادف ہے۔ حروف تہجی کے اعداد، یونانی، یہودی اور شیعی (رافضیوں کی) سازشوں کا نتیجہ ہے۔ جنہیں کاروباری ملاؤں نے فروغ دیا۔

۷۸۶ بسم اللہ کا بدل نہیں، بلکہ ہندوؤں کے بھگوان "ہری کرشنا" کا نمبر ۷۸۶ ہے۔ مسلمانوں! دشمنان اسلام کی ہر قسم کی سازشوں سے اپنے ایمان کو بچاؤ۔

خبردار!!

بسم اللہ یا قرآن کی کسی آیت کو نمبر میں لکھنا قرآن میں تحریف ہے اور یہ صریح گمراہی ہے۔

ہری کرشنا	ھ	ر	ی	ک	ر	ش	ن	ا
۷۸۶	۵	۲۰۰	۱۰	۲۰	۲۰۰	۳۰۰	۵۰	۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ھ	ر	ی	ک	ر	ش	ن	ا
۷۸۶	۵	۲۰۰	۱۰	۲۰	۲۰۰	۳۰۰	۵۰	۱

۱۲۱۸=	ر	ر	ح	م	ا	ن	ال	ر	ر	ح	ی	م
	۲۰۰	۲۰۰	۸	۴۰	۱	۵۰	۳۱	۲۰۰.	۲۰۰	۸	۱۰	۴۰

ابجد کے نمبرات قاعدہ بغدادی سے لئے گئے ہیں۔

ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر
۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰
	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ	
	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰	

چلو آج سے ہم یہ عہد کریں کہ آئندہ انشاءاللہ کبھی بھی ہم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ ۷۸۶ نہیں لکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مرتے دم تک صحیح اسلامی تعلیمات سے پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حافظ ومولوی خورشید عالم

برائے ایصال ثواب

شیخ محی الدین علیہ الرحمہ ودلشاد بیگم علیہما الرحمہ

اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ کیا ان کا دعویٰ درست ہے؟ اور کیا اعداد قرآن حکیم میں تحریف کرنے کے مترادف ہیں۔ یہ کیا بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں؟ ماہنامہ طلسماتی میں مفصل جواب سے ہماری تشفی فرمائیں، نوازش ہوگی۔

جواب

۷۸۶ پر گفتگو کرنے سے پہلے ہم علم الاعداد کے تعلق سے کچھ عرض کریں گے تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہوجائے کہ اس علم کی حقیقت کیا ہے اور اس علم کے ذریعہ ہم کتنے مسائل حل کرسکتے ہیں۔ جب کہ اس علم کو بھی دوسرے علوم کی طرح ان علماء نے جو اپنے علم میں وسعت تو رکھتے ہیں لیکن گہرائی سے محروم ہیں، کوئی اہمیت نہیں دی ہے بلکہ بعض عاقبت نااندیش قسم کے علماء نے اسے ناجائز بھی قرار دیا ہے۔

واضح رہے کہ علم اعداد ایک سے لے کر ۹ اعداد تک اپنی وسعت رکھتا ہے، گویا کہ علم اعداد میں سب سے پہلا مفرد عدد ایک ہے اور سب سے آخری مفرد عدد ۹ ہے۔ باقی دوسرے اعداد جو بھی بنتے ہیں ان سے مرکب ہوکر بنتے ہیں، لیکن مفرد اعداد صرف ایک سے ۹ تک ہیں۔

ہم اسے اتفاق نہیں کہہ سکتے کہ اسماء حسنیٰ میں حق تعالیٰ کا ایک نام "اول" بھی ہے اور حق تعالیٰ کا ایک صفاتی نام "آخر" بھی ہے۔ یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ اسماء حسنیٰ سے حق تعالیٰ کے وہ صفاتی نام مراد ہیں جن کا ذکر قرآن حکیم میں آیا ہے، جیسے مذکورہ یہ دو نام بھی قرآن حکیم میں مذکور ہیں۔ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم. اب آپ غور کریں کہ حق تعالیٰ کا وہ نام جو یہ ثابت کرتا ہے کہ حق تعالیٰ ازل سے ہے، وہ اول ہے۔ اس کے کل اعداد ۳۷ ہیں اور اس کا مفرد عدد ایک ہے۔ جو اعداد میں سب سے پہلا عدد ہے اور حق تعالیٰ کا وہ نام جو یہ ثابت کرتا ہے کہ حق تعالیٰ کی ذات گرامی ابد تک رہے گی، وہ آخر ہے اور اس کے کل اعداد ۸۰۱ ہیں اور اس کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ اندازہ کیجئے کہ حق تعالیٰ کے دو ناموں سے علم اعداد کی حقانیت کس طرح ثابت ہوتی ہے۔ اس کے اسم اول سے ایک اور اس کے اسم آخر سے ۹ بنتا ہے۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح حق تعالیٰ کی ذات گرامی ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی۔ اسی طرح اس کائنات کے اختتام تک ایک سے لے کر ۹ تک تمام چیزوں کا احاطہ کئے رکھیں گے اور ان کے مطالعے سے بعض ایسی چیزوں کا انکشاف ہوگا جو کسی علم ظاہر سے ممکن نہیں ہے اور یہی بات قرآن حکیم میں بایں الفاظ فرمائی گئی ہے۔ وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اور تمام چیزوں کا احاطہ اعداد کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ حق تعالیٰ کی حکمت عملی دیکھئے کہ قرآن حکیم کی جس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ وہی ذات اول ہے وہی آخر ہے، وہیں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ وہی ذات ظاہر بھی ہے اور وہی باطن بھی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح علم اعداد میں ایک سے لے کر ۹ تک ۹ اعداد اپنی ابتدا اور انتہا کو ثابت کرتے ہیں اسی طرح دوسرے علوم سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس دنیا میں کچھ علوم ظاہری ہیں اور کچھ علوم باطنی۔ اس دنیا میں انسان کو حق تعالیٰ نے اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔ تقریباً وہ تمام صفات جو حق تعالیٰ کی ہیں کم وبیش وہ صفات انسان کی بھی ہیں اور اگر انسان میں حق تعالیٰ کی صفات پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہوتی تو حدیث پاک میں یہ نہ فرمایا جاتا کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ. تم سب اللہ کے اخلاق اپناؤ اور اپنے اندر وہی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرو جو صفات حق تعالیٰ کی ذات گرامی میں موجود ہیں۔ اس وقت چونکہ ہم ایک خاص موضوع سے متعلق بات کررہے ہیں اس لئے تفصیل میں نہ جاتے ہوئے اجمالاً یہ عرض کریں گے کہ اس دنیا میں ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ مخفی علوم کا بھی ایک سلسلہ ہے اور اس سلسلے کی بھی مخالفت علم اعداد ہی کی طرح کی گئی ہے۔ جب کہ دین وشریعت کسی بھی علم کی بہ حیثیت علم مخالفت نہیں کرتے صرف اس کے جائز وناجائز پر گفتگو کرتے ہیں، لیکن ہمارے علماء کی اکثریت ایسے تمام علوم کو مسترد کردیتی ہے جو باقاعدہ اپنا وجود رکھتے ہیں اور اہل دنیا ان علوم سے باقاعدہ استفادہ بھی کررہے ہیں اور علم اعداد کی حقانیت قرآن حکیم سے بھی ثابت ہوتی ہے لیکن ہم نے گہرائی کے ساتھ کبھی غور وفکر

کرنے کی زحمت ہی نہیں کی۔ دیکھئے علم اعداد کی ابتدا عدد ایک سے ہوتی ہے اور اس کی انتہا عدد ۹ پر ہوتی ہے اور ان دونوں کا مجموعہ ۱۹ بنتا ہے۔ قرآن حکیم میں یہی مرکب عدد ایک جگہ سورۂ مدثر میں استعمال ہوا ہے۔ فرمایا گیا ہے۔ عَلَیْھَا تِسْعَۃَ عَشَرْ اور دوزخ پر ۱۹ نگہبان مقرر ہیں۔ ماہرین علم الاعداد نے جب اس انیس کے عدد پر غور کیا تو یہ بات واضح ہوئی کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے وہ حروف جو لکھنے میں آتے ہیں ان کی تعداد بھی ۱۹ ہی ہے۔ ماہرین علم اعداد نے یہ بات سمجھ لی ہے کہ وہ بسم اللہ جو قرآن حکیم کی ہر سورت میں پڑھی جاتی ہے وہی قرآن حکیم کو پرکھنے کا ایک پیمانہ ہے۔ اس کے بعد ماہرین علم اعداد نے قرآن حکیم کی مختلف سورتوں اور مختلف آیتوں کو پرکھنے کا کام کیا تو ان پر روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ قرآن بے شک اللہ کی کتاب ہے، یہ کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ نہیں ہے۔ جب ہم قرآن حکیم کو علم الاعداد کی روشنی میں پرکھتے ہیں تو ایسے ایسے حقائق کھلتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔

دیکھئے قرآن حکیم میں کل سورتیں ۱۱۴ ہیں۔ ۱۱۴ کے اعداد ۱۹ کے عدد سے جو ایک کسوٹی کی حیثیت رکھتا ہے برابر تقسیم ہوجاتے ہیں۔

۱۹)۱۱۴(۶
۱۱۴
×

یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ قرآن حکیم میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا استعمال بھی ۱۱۴ ہی ہوا ہے۔ حالانکہ سورۂ توبہ کے ساتھ بسم اللہ نازل نہیں ہوئی تھی۔ اسی لئے سورۂ توبہ قرآن حکیم میں بغیر بسم اللہ کے نقل کی گئی ہے۔ اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۳ بنتی ہے جب کہ سورتیں ۱۱۴ ہیں لیکن قرآن حکیم کی ایک سورت سورۂ نمل میں بسم اللہ الگ سے نازل کی گئی اور فرمایا گیا کہ وَاِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمَانَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۴ ہی ہوگئی اور حیرتناک بات یہ ہے کہ جس سورت میں یہ بسم اللہ الگ سے نازل ہوئی وہ قرآن حکیم کی انیسویں سورت ہے۔ جو قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کی حقانیت پر دلالت کرتی ہے۔

مزید دیکھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ۴ کلمات کا استعمال ہوا ہے۔ نمبر: ایک، بسم، نمبر: ۲ اللہ، نمبر: ۳ الرحمٰن، نمبر: ۴ الرحیم۔ یہ تمام کلمات بھی قرآن حکیم میں اتنی بار استعمال ہوئے ہیں کہ یہ سب ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوجاتے ہیں۔

مثلاً لفظ بسم پورے قرآن میں ۱۹ بار استعمال ہوا ہے اور یہ ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ اسم ذات اللہ پورے قرآن میں ۲۶۹۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے اور یہ بھی ۱۹ کی تقسیم سے برابر کٹ جاتا ہے، دیکھیں۔

۱۹)۲۶۹۸(۱۴۲
۱۹
۷۹
۷۶
۳۸
۳۸
×

اسم الرحمٰن قرآن حکیم میں ۵۷ مرتبہ آیا ہے۔ یہ بھی ۱۹ پر برابر تقسیم ہوجاتا ہے۔

۱۹)۵۷(۳
۵۷
×

اسم الرحیم قرآن حکیم میں ۱۱۴ مرتبہ آیا ہے اور یہ بھی ۱۹ پر برابر تقسیم ہوجاتا ہے۔

۱۹)۱۱۴(۶
۱۱۴
×

مزید دیکھئے قرآن حکیم کی سب سے پہلی وحی جو غار حراء میں نازل ہوئی تھی۔ اس وحی میں صرف آیات لے کر حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے، وہ پانچ آیات ہیں۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَق ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَق ○ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ○ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَم ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَم○

اس کے بعد سورۂ مدثر نازل ہوئی اور اس کی ۳۰ آیات نازل ہوئیں۔ اس سورت کی تیسویں آیت میں فرمایا گیا۔ عَلَیْھَا تِسْعَۃَ عَشَرْ یعنی دوزخ پر مقرر ہیں ۱۹ فرشتے۔

اس کے بعد جب تیسری مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر تشریف لائے تو بجائے اس کے کہ سورۂ مدثر کی بقیہ ۲۶ آیات لے کر آتے وہ سورۂ علق کی بقیہ ۱۴ آیات لے کر تشریف لائے اور اس طرح

سورۂ علق کی کل آیات کی تعداد ۱۹ ہوگئی۔

قرآن حکیم کی پہلی سورت سورۂ علق ہے جو قرآن حکیم کی پہلی سورت ہے، یعنی جو بسم اللہ کے طور پر نازل ہوئی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف ۱۹ ہیں۔ قرآن حکیم کی پہلی سورت سورۂ علق کی کل آیات کی تعداد ۱۹ ہے۔ قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ نبا سے جو ۳۰ ویں سپارہ کی پہلی سورت ہے، سورۂ علق ۱۹ ویں نمبر پر ہے۔ اس سورت میں کل کلمات ۷۶ ہیں جو انیس کی تقسیم پر پورے اترتے ہیں۔ اگر قرآن حکیم کی آخری سورت سورۂ ناس سے الٹی گنتی شروع کریں یعنی ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲ تو جب سورۂ علق تک پہنچیں گے جو قرآن حکیم کی ۹۶ ویں سورت ہے تو یہ سورت الٹی گنتی کے اعتبار سے ۱۹ ویں نمبر پر آتی ہے۔

قرآن حکیم کی پہلی سورت فاتحہ ہے اور سورۂ نمل جو ۱۹ ویں سپارے میں ہے وہ قرآن حکیم کی ۲۷ ویں سورت ہے۔ ۲۷ کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ پہلی سورت ۲۷ ویں سورت کے مفرد عدد ۹ کو جب برابر برابر رکھتے ہیں تو ۱۹ بنتا ہے، کیا یہ سب محض اتفاق ہے؟ ان باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علم الاعداد کی ایک حقیقت ہے اور علم الاعداد سے قرآن حکیم کی حقانیت اور موزونیت ثابت ہوتی ہے۔ حیرتناک بات یہ ہے کہ قرآن حکیم کی متعدد سورتوں میں جو حروف مقطعات استعمال ہوتے ہیں وہ سب بھی مختلف انداز سے ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوجاتے ہیں۔

سورۂ شوریٰ میں حروف مقطعات حٰمٓ عٓسٓقٓ کل ۵ حروف ہیں۔ ح، م، ع، س، ق۔ اگر سورۂ شوریٰ میں ان پانچوں حروف کا شمار کریں تو ان کی تعداد اس طرح ہے۔

حرف	ح	۵۳ بار
حرف	م	۳۰۸ بار
حرف	ع	۹۹ بار
حرف	س	۵۳ بار
حرف	ق	۵۳ بار

ان حروف کی کل تعداد ۵۷۰ بنتی ہے جو ۱۹ پر برابر تقسیم ہورہے ہیں۔ اسی طرح حرف صٓ قرآن حکیم کی تین سورتوں کے حروف مقطعات میں آیا ہے۔ سورۂ اعراف، سورۂ مریم، سورۂ ص۔ ان تینوں میں حرف صاد کی تعداد یہ ہے۔

سورۂ اعراف میں حرف ص ۹۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
سورۂ مریم میں حرف ص ۲۶ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
سورۂ ص میں حرف ص ۲۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

ان کی مجموعی تعداد ۱۵۲ بنتی ہے۔ دیکھئے ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہورہے ہیں۔

۱۹)۱۵۲(۲
۱۵۲
۹

سورۂ ص اور سورۂ ق میں ایک اور حیرتناک حقیقت سامنے آتی ہے وہ یہ کہ سورۂ ص میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے۔ بَصۜطَۃً اس کے معانی پھیلاؤ کے ہیں۔ یہ حرف سورۂ بقرہ میں بھی استعمال ہوا ہے اور قرآن حکیم کی دوسری آیات میں بھی استعمال ہوا ہے، لیکن اس کا صحیح تلفظ حرف ص نہیں، حرف س ہے۔ لیکن سورۂ اعراف میں جب یہ لفظ استعمال ہوا ہے تو اس کو حرف ص سے لکھا گیا ہے لیکن چونکہ اس کا صحیح تلفظ س ہی سے ہے تو حرف صٓ کے اوپر سٓ بنا دیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والوں کو غلط فہمی نہ ہو۔ یہاں غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اگر بسطۃ کو حرف س ہی سے لکھ دیتے تو سورۂ اعراف میں ایک صٓ کم ہوجاتا اور پھر اس کی مجموعی تعداد ۱۹ سے برابر تقسیم نہ ہوتی۔

اسی طرح سورۂ ق کی تلاوت کریں، اس سورت میں حق تعالیٰ نے قوم لوط کا ذکر اخوان لوط کے ساتھ کیا ہے۔ جب کہ قرآن حکیم میں تقریباً ۱۲ جگہوں پر یہ ذکر قوم لوط کے ساتھ ہی ہے اور تاریخ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کا کوئی بھائی نہیں تھا اور سورۂ ق میں اخوان لوط بول کر حق تعالیٰ نے قوم لوط ہی مراد لی ہے، لیکن اگر سورۂ ق میں اخوان لوط کے بجائے قوم لوط کا لفظ استعمال ہوتا تو ایک ق کی تعداد بڑھ جاتی اور پھر ۱۹ کی تقسیم پر برابر نہ ہوتی۔ بے شک یہ موزونیت حیرتناک ہے اور اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ یہ کلام بے شک کلام الٰہی ہے۔ کسی انسان کے کلام میں یہ موزونیت ممکن ہی نہیں ہے۔

سورۂ اعراف حروف مقطعات الٓمٓصٓ سے شروع ہوتی ہے۔ ان چاروں حروف مقطعات الف، ل، م، ص، کی اس سورت میں تعداد اس طرح ہے۔

الف	۱۱۶۵
ل	۱۵۲۳
م	۲۵۷۲
ص	۹۸
ٹوٹل	۵۳۵۸

اور یہ تعداد ۱۹ سے برابر تقسیم ہوجاتی ہے، دیکھئے۔

۱۹)۵۳۵۸(۲۸۹
۳۸
۱۵۵
۱۵۲
۳۸
۳۸
×

سورۂ یٰسین میں حروف مقطعات یٓ اور سٓ کی مجموعی تعداد ۲۸۵ ہے اور یہ ۱۹ سے برابر تقسیم ہوجاتی ہے۔

سورۂ طٰہٰ میں حرف طٓ اور ہٓ کی مجموعی تعداد ۳۴۲ ہے اور ۱۹ سے برابر تقسیم ہوتی ہے۔ اس طرح اور بھی بے شمار شواہد ایسے ہیں جن سے قرآن حکیم کی حقانیت کے ساتھ ساتھ علم الاعداد کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے اور کھل کر یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ علم الاعداد بھی ایک باقاعدہ علم ہے اور اس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا اگر ہم علم الاعداد کی روشنی میں مطالعہ کریں تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عدد ۹ کی آپ کی زندگی پر چھاپ رہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو آپ کی سب سے چہیتی بیوی تھیں ان سے آپ کا نکاح اس وقت ہوا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۹ سال تھی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد مدینہ منورہ ۹ سال ۹ مہینے ۹ دن ۹ گھنٹے مقیم رہے اس کے بعد فتح مکہ کا واقعہ پیش آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ سال ہوئی۔ ۶۳ کے ۳ اور ۶ کو باہم جوڑیں تو ۹ ہی بنتے ہیں وغیرہ۔

اگر بے جا مخالفت سے کام نہ لے کر تحقیق اور ریسرچ کی بات کی جائے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ علم الاعداد کی بھی ایک حقیقت ہے اور اس کی گرفت بہت مضبوط ہے۔ اسی طرح جب ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ علم الاعداد کی روشنی میں کرتے ہیں تو ہمیں ان کی زندگی آئینے کی طرح صاف شفاف نظر آتی ہے اور اس میں کسی بھی طرح کا کوئی جھول نظر نہیں آتا۔ جو لوگ آنکھیں بند کر کے اس علم کی مخالفت کرتے ہیں دراصل وہ اس علم کی حقیقت سے نابلد ہیں اور انسانی فطرت کا یہ خاصہ ہے کہ جس چیز سے یہ انسان نابلد ہوتا ہے اس کی مخالفت شروع کردیتا ہے۔

قدیم عربی اور فارسی کی کتابوں میں جو حاشیہ ہوتا ہے وہاں حاشیہ کے ختم پر ۱۲ تحریر کردیا جاتا ہے۔ یعنی کہ حاشیہ یہاں ختم ہے، یہ حاشیئے کی حد ہے۔ ارباب قلم حد لکھنے کے بجائے ۱۲ لکھ دیا کرتے تھے۔ علم الاعداد میں ح کے آٹھ ہوتے ہیں اور د کے ۴، دونوں کا ٹوٹل ۱۲ ہوتا ہے۔ مراد ہوتی تھی حد۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قدیم حاشیہ نگار علم الاعداد کے قائل تھے۔ اب کسی کا یہ کہنا کہ یہ اعداد رافضیوں، یہودیوں اور دیگر کافروں اور مشرکوں کی سازش کی بنا پر رائج کئے جارہے ہیں، محض ایک کوری جہالت اور محض ایک حماقت فاحشہ ہے اور اس بات کی کھلی علامت ہے کہ بولنے والا تاریخ اور حقائق سے بالکل نابلد ہے۔

ہرے کرشنا ہندی زبان میں हरे कृष्णा ہرے کرشنا لکھا جاتا ہے۔ ہرے کرشنا हरय कृष्णा نہیں لکھا جاتا۔ لیکن انہوں نے ہرے کرشنا کو ہرے کرشنا اس لئے لکھا ہے کہ اس کے اعداد ۷۷۶ کے بجائے ۷۸۶ ہوجائیں۔ صاحب پمفلیٹ نے یہ لکھ کر کہ انہوں نے حروف کے اعداد قاعدۂ بغدادی سے نقل کئے ہیں، اپنے علم کی حقیقت کھول دی ہے۔ اگر وہ دیانت دار ہوتے تو اس بارے میں قلم اٹھانے سے پہلے اس فن کی کتابوں کو ٹٹولتے، امت کے کروڑوں لوگوں پر الزام تراشی کرنے کے لئے قاعدہ بغدادی پر قناعت کرلینا اس بات کی علامت ہے کہ ان کے علم کا جغرافیہ اس سے زیادہ ہے ہی نہیں۔ اگر انہوں نے تفسیر جلالین کا مطالعہ کیا ہوتا تو انہیں یہ پڑھنے کو ملتا، مشہور مفسر اور کئی ضخیم کتابوں کے مصنف علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے تفسیر جلالین میں بسم اللہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے میں بے ادبی کا احتمال ہو تو علماء سلف کی نقل کی وجہ سے اس کے اعداد ۷۸۶ پر اکتفا کرنا باعث برکت ہے۔ اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علامہ سیوطیؒ جیسے حضرات ہی نے نہیں بلکہ علماء سلف بھی بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنے کو جائز سمجھتے تھے۔ اب کسی کا یہ کہنا کہ ۷۸۶ کی بیماری کافروں، مشرکوں یا قرآن حکیم میں تحریف کرنے والوں کی پھیلائی ہوئی ہے محض ایک تہمت تراشی ہے اور تہمت

شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ہرے کرشنا کے اعداد ۷۷۶ ہوتے ہیں ۷۸۶ نہیں۔ ہر زیر کے ساتھ ہندی زبان میں ماترا کے ساتھ لکھا جاتا ہے، یے کے ساتھ نہیں۔ جن لوگوں کو ۷۸۶ کی مخالفت کرنی تھی یہ ان کی کاریگری ہے کہ انہوں نے زیر کو یٓ میں اس لئے بدل دیا تا کہ ۱۰ اعدد کا فائدہ اٹھایا جا سکے، تاہم اگر زور زبردستی سے یہ ثابت بھی کر دیا جائے کہ ہرے کرشنا کے اعداد بھی ۷۸۶ ہی ہیں تو بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ۷۸۶ تو ذبیح اللہ کے اعداد بھی ہوتے ہیں جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کا لقب تھا، لیکن ۷۸۶ لکھنے والے کی نیت نہ ہرے کرشنا کی ہوتی ہے اور نہ ہی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بلکہ ان کی نیت تو بسم اللہ کی ہوتی ہے اور اسلام میں عمل سے زیادہ نیت کا دارومدار ہے۔ صاحب پمفلیٹ کو یہ بھی خبر نہیں کہ دنیا کی تمام تحریریں، تمام اقتباسات اور تمام نام ۲۸ حروف پر مشتمل ہوتے ہیں۔ الف، الف ہی ہے لیکن یہ الف جب اللہ کے شروع میں آتا ہے تو قابل احترام ہوتا ہے اور یہی الف جب ابلیس کے شروع میں آتا ہے تو قابل احترام نہیں ہوتا۔ ب، بِرّ کے شروع میں بھی ہے اور بدی کے شروع میں بھی لیکن بِرّ اور بدی ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اسی طرح دین اسلام میں نسبت کی بھی ایک حقیقت ہے، کسی مسلمان کے بھٹے سے اینٹ لا کر اگر شراب خانہ کی دیوار میں نصب ہو جائے تو وہ مسلمان کے بھٹے کی ہونے کے باوجود مردود ہو کر رہ جاتی ہے اور اگر کسی ہندو کے بھٹے سے اینٹ لا کر کسی مسجد کی دیوار میں لگ جائے تو وہ مسجد کی نسبت کی وجہ سے قابل احترام ہو جاتی ہے۔ جب کوئی شخص ۷۸۶ لکھ کر اس کی نسبت بسم اللہ کی طرف کرتا ہے تو اس کو گناہ گار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ۷۸۶ کی نسبت اگر کسی برے کلمے کی طرف ہو تو اس کو قابل احترام نہیں مانیں گے لیکن ۷۸۶ کی نیت اگر کسی اچھے کلمے کی طرف ہو تو اس نسبت کو باعث برکت سمجھنا ہرگز گناہ نہیں ہے۔

صاحب پمفلیٹ نے اعداد کو بالکل ہی ناجائز قرار دے کر لاکھوں علماء کی توہین کی ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، علامہ انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا میاں صاحبؒ دیو بندی جیسے اکابرین نے تعویذوں میں اعداد کا استعمال کیا ہے۔ یہ لوگ صاحب پمفلیٹ سے زیادہ متقی، پرہیزگار اور علوم شریعت کے ماننے والے تھے۔ اگر انہوں نے اعداد کو قرآن حکیم میں تحریف کا درجہ دیا ہوتا تو یہ لوگ اپنے قلم سے کوئی تعویذ عددی لکھنے کے مرتکب نہ ہوتے۔ سچ یہ ہے کہ آج کے چھٹ بھیئے اپنی بساط سے زیادہ زبان چلا رہے ہیں اور کچھ بھی لکھتے وقت اپنی اوقات کو بھول جاتے ہیں۔ صاحب پمفلیٹ سے ہم پوچھتے ہیں کہ جب اعداد کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے تو انہوں نے قاعدہ بغدادی ہی سے اعداد نکال کر بسم اللہ کے اعداد کیوں نکالے ہیں؟ جب یہ ایک طرح کی تحریف ہے تو اس تحریف کو انہوں نے خود شجر ممنوعہ کیوں نہیں سمجھا؟ جو علم وہ دوسروں کے لئے غلط سمجھتے ہیں اس کا استعمال ان کے لئے کیوں کر جائز ہو سکتا ہے۔

صاحب پمفلیٹ نے اپنے پمفلیٹ کے شروع میں یہ لکھ کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ ہر وہ کام جو اہمیت والا ہو اس کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے تو وہ برکتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ صاحب پمفلیٹ کو معلوم ہونا چاہئے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں مراد بسم اللہ پڑھنے سے ہے، بسم اللہ لکھنے سے نہیں ہے۔ کسی بھی کام کی ابتدا بسم اللہ سے کرنی چاہئے اور لکھنے کی اگر نوبت آئے تو ۷۸۶ پر قناعت کرنا کسی بھی طرح ناجائز نہیں ہے، لکھنے اور پڑھنے میں واضح فرق ہوتا ہے، اس فرق کو نظر انداز کرنا قطعاً غلط ہے۔

آیئے اب بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ کا جائزہ لیں جس کے بارے میں آپ نے معترضین کا یہ اعتراض لکھا ہے کہ ۷۸۶ اعداد ہرے کرشنا کے ہیں اسی لئے ان کا استعمال بجائے بسم اللہ کے ناجائز ہے۔

اس موضوع پر اگرچہ ہم متعدد مرتبہ روشنی ڈال چکے ہیں لیکن قارئین کی تسلی اور آپ کے اطمینان کی خاطر ایک بار پھر ہم اس موضوع پر مفصل گفتگو کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اس گفتگو کے بعد آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ معترضین کے اعتراض کی کیا حقیقت ہے اور ان کی سوچ وفکر قطعاً غیر اسلامی ہے۔ ہمارے دور کی ایک مشکل یہ ہے کہ داڑھی منڈے لوگ گھنٹوں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بحث کرتے ہیں اور سنت رسولؐ کی اہمیت پر صبح سے شام تک دلائل پیش کرتے ہیں، حالانکہ ان کا ایک بالشت کا چہرہ سنت رسولؐ سے محروم ہوتا ہے۔ اسی طرح ہم نے سیکڑوں ایسے مسلمانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ توحید پر اظہار خیال فرما رہے ہیں اور توحید کے معاملات میں وہ اتنے ذکی الحس ہیں کہ

انہیں سورۂ فاتحہ کے نقش سے بھی اور دیگر تعویذات سے بھی شرک کی بو آتی ہے، لیکن ان ہی کی زبان سے ایسے کلمات بھی بارہا سننے کو ملتے ہیں کہ مجھے تو فائدہ فلاں ڈاکٹر کے علاج ہی سے ہوتا ہے اور مجھے تو فلاں غذا ہی راس آتی ہے وغیرہ۔ کیا اس طرح کی باتیں خلاف توحید نہیں ہیں، جب کہ غذا اور دوا دونوں ہی انسان کو فائدہ اس وقت پہنچاتی ہیں جب اللہ کی مرضی ہو، اللہ کی مرضی کے بغیر دوا انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے اور نہ نقصان۔ جو لوگ تعویذوں پر یقین نہیں رکھتے وہ آسانی سے جشوندے پر، خمیرہ مروارید پر، ڈیکسا اور رایول پر ایمان لے آتے ہیں اور ان چیزوں کی افادیت کے شدت سے قائل ہوتے ہیں حالانکہ ان چیزوں میں افادیت بھی اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو۔ اگر کوئی بھی شخص اس دنیا میں تعویذ کا استعمال یہ سوچ کر کرے کہ اللہ چاہے گا تو مجھے اس تعویذ کی برکت سے شفا ہوگی تو اس میں خلاف توحید کیا بات ہے؟ دنیا کی دوسری چیزیں جب اس نیت کے ساتھ استعمال کی جا سکتی ہیں اور ان کا استعمال کرنا جائز ہوتا ہے تو تعویذوں کو اسی نیت کے ساتھ استعمال کرنے میں کیا حرج ہے؟ وہ تعویذات جن میں غیر اللہ سے مدد مانگی گئی ہو، بے شک حرام ہیں لیکن وہ تعویذات جن میں کلام الٰہی یا اسماء حسنٰی کے ذریعہ مدد طلب کی گئی ہو ان کو بھی شرک سمجھنا ان ہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے جو بے چارے توحید کی حقیقت سے نابلد ہیں اور جن کو اتنی بھی خبر نہیں ہے کہ کلام الٰہی سے استمداد کرنا بجائے خود اللہ سے استعانت طلب کرنے کے برابر ہے۔

بسم اللہ کے اعداد کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اعداد اور ہندسوں کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے انہیں ایک بار چار سو بیس کہہ کر دیکھئے پھر دیکھئے کہ وہ کس طرح آپے سے باہر ہوتے ہیں۔ حالانکہ ۴۲۰ کے اعداد کوئی گالی نہیں ہے، لیکن وہ جس مفہوم میں بولے جاتے ہیں وہ مفہوم اس قدر معروف ہو چکا ہے کہ ان اعداد کو اگر کسی کے لئے استعمال کریں گے تو وہ یہ سمجھے گا کہ اسے گالی دی جا رہی ہے۔

کسی کا یہ کہنا کہ اعداد کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے صرف ناسمجھی اور کم علمی کی بات ہے۔

آج کے دور میں جب کہ اخبارات ورسائل میں اور ٹی وی پر اعداد اور ہندسوں کے بارے میں آئے دن مضامین اور پروگرام نشر ہو رہے ہیں اور دنیا ان کی افادیت کی بھی قائل ہو گئی ہے، اس علم کی مخالفت کرنا اور اس کو شرعاً ناجائز بتانا ایسے ہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے جو دور اندیشی سے محروم ہوں اور حکمت عملی سے بھی کوسوں دور ہوں اور اگر علم الاعداد کی حقیقت کو مان لیا جائے تو پھر بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ کو تسلیم نہ کرنا خواہ مخواہ کی ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔ بعض حضرات کا یہ کہنا کہ ۷۸۶ ہرے کرشنا کے اعداد ہیں قابل غور ہو سکتا ہے لیکن اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ اگر ہرے کرشنا کے اعداد ۷۸۶ ہیں تو بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔

دیکھئے بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہی ہیں۔

ب	۲
س	۶۰
م	۴۰
اللہ	۶۶
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
م	۴۰
ن	۵۰
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
ی	۱۰
م	۴۰
ٹوٹل	۷۸۶

اگر ہرے کرشنا کے اعداد بھی ۷۸۶ ہی ہوں تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ ۷۸۶ لکھنے والوں کی نیت ہرے کرشنا لکھنے کی ہے۔ دین اسلام میں جب تمام اعمال کا دارومدار نیت ہی پر ہے تو پھر ۷۸۶ لکھنے والوں کو یہ سمجھنا کہ وہ ۷۸۶ لکھ کر ہرے کرشنا مراد لے رہے ہیں محض ایک حماقت ہے اور یہ جہالت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔

بلال نام کا اگر کوئی شخص برائیوں میں اور جرائم میں مبتلا ہو اور کوئی شخص حضرت بلال حبشیؓ کی وجہ سے اسم بلال کا احترام کرتا ہو تو اس وقت کسی کا یہ کہنا کہ ہم اس بلال کو تقویت پہنچا رہے ہیں جو جرائم میں مبتلا

ہے۔ یقیناً نادانی کہلائے گا، کسی بھی اچھی چیز کی مناسبت حروف اور اعداد کی وجہ سے اگر بری چیز سے ہوجائے تو اچھی چیز کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔

ہندوستان میں جتنے بھی مندر بنے ہوئے ہیں ان کا رخ خانہ کعبہ کی طرف ہی ہے۔ جب کہ تمام مساجد کا رخ بھی خانہ کعبہ ہی کی طرف ہوتا ہے۔ مندروں کے رخ کو دیکھ کر جو مغرب کی طرف ہوتے ہیں مساجد کے رخ کی مخالفت کرنا کیا درست ہوگا؟ ظاہر ہے کہ نہیں تو پھر ۷۸۶ کی مناسبت اگر ہرے کرشنا سے ہوجاتی ہے تو اس میں ہرج ہی کیا ہے۔ آپ دنیا بھر میں کوئی ایک مسلمان ایسا دکھائیں کاغذ پر ۷۸۶ لکھتے وقت اس سے مراد ہرے کرشنا لیتا ہو۔ جہاں تک لکھنے اور پڑھنے کا تعلق ہے تو یہ بات بھی مسلم ہے کہ اگر کسی بھی کام کی شروعات میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا جائے تو افضل ہے۔ پڑھنے کی صورت میں ۷۸۶ کہنا درست نہیں ہوگا۔ یہ بالکل ایسا ہی جیسے حضرات انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے ان اسماء گرامی پر ؑ صرف بنادی جاتی ہے اور اس سے مراد علیہ السلام ہوتا ہے۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ کا ذکر کرتے ہوئے رضؓ بنادیا جاتا ہے اور اس سے مراد رضی اللہ عنہ ہوتا ہے اور اسی طرح اولیاء کا ذکر کرتے ہوئے بنادیا جاتا ہے رحؒ اور اس سے مراد رحمۃ اللہ علیہ ہوا کرتا ہے، لیکن پڑھنے والا ؑ کو علیہ السلام اور رضؓ کو رضی اللہ عنہ اور رحؒ کو رحمۃ اللہ علیہ ہی پڑھتا ہے۔ پڑھنے کی صورت میں مخفف پڑھنا درست نہیں ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پڑھنے اور لکھنے میں فرق ہے۔ ہم لکھ چکے ہیں کہ عربی کی قدیم کتابوں میں حاشیہ ہوتا ہے اس کے ختم پر ۱۲ لکھا ہوتا ہے اور ۱۲ سے مراد ہوتا ہے حاشیہ کی حد۔ حد کے اعداد ۱۲ ہی ہوتے ہیں، لیکن اگر کوئی حاشیہ پڑھ کر کسی کو سنا رہا ہو تو وہ ۱۲ نہیں پڑھے گا بلکہ وہ پڑھے گا حاشیہ ختم، کیوں کہ پڑھنے اور لکھنے میں فرق ہوتا ہے۔

جو لوگ ۷۸۶ کو لے کر یوں فرماتے ہیں کہ اس سے تو لوگ بسم اللہ پڑھنے کے بجائے ۷۸۶ کہنے پر قناعت کرنے لگیں گے اور قرآنی سورتوں کی تلاوت کے بجائے ان کے اعداد بولنے پر اکتفا کرنے لگیں گے وہ عقل مند نہیں عقل زدہ لوگ ہیں اور ایسے ہی لوگ درحقیقت فتنے پھیلاتے ہیں۔

آج اہل مذہب علم الاعداد کے ذریعہ اپنے اپنے مذہب اور اپنے اپنے دھرم کی سچائی ثابت کرنے کی فکر میں تگ و دو کر رہے ہیں اور ہم مسلمان اس مسئلے کو لے کر ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مصروف ہیں۔ یہ بات کسی لطیفے سے کم نہیں ہے کہ بیشتر ہندو بھائی ۷۸۶ کا احترام اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اس کو بسم اللہ کے قائم مقام ہی سمجھتے ہیں، لیکن بعض مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ انہیں ۷۸۶ کا غم نڈھال کئے دے رہا ہے کیوں کہ وہ اس فاسد خیال کا شکار ہیں کہ ۷۸۶ کا مطلب صرف ہرے کرشنا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت یہ جانتی ہے سمجھتی ہے اور اس بات کی دعویدار بھی ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔ ایک ہی عمل مختلف نیتوں کی وجہ سے مختلف بن جاتا ہے اور مختلف اعمال ایک ہی نیت کی وجہ سے ایک جیسے ہوجاتے ہیں۔

ایک صحابی نے اپنا گھر مسجد کے قریب بنایا تھا اور ان کی نیت یہ تھی کہ جب بھی اذان ہو ان کے گھر تک آواز آئے کیوں کہ پہلے اذانیں لاؤڈ اسپیکر پر نہیں ہوتی تھیں اور اذان بلالی سننے کے لئے ضروری تھا کہ گھر مسجد نبویؐ کے قریب ہو۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی کے طرز عمل کی تعریف کی اور ایک دوسرے صحابی کے طرز عمل کی بھی تحسین فرمائی جب کہ ان کا طرز عمل اس سے بالکل مختلف تھا اور انہوں نے اپنا گھر مسجد نبویؐ سے کافی فاصلے پر بنایا تھا، ان سے جب کسی نے پوچھا کہ آپ نے اپنا گھر مسجد سے اتنی دور کیوں تعمیر کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ محض اس لئے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جب کوئی مسلمان نماز باجماعت پڑھنے کے لئے اپنے گھر سے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کو ہر ہر قدم پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور ہر ہر قدم پر اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں تو میں نے سوچا جب میرا گھر مسجد سے فاصلے پر ہوگا اور دن میں پانچ مرتبہ قدم مسجد کی طرف اٹھیں گے تو میں بے شمار نیکیوں کا حق دار ہوجاؤں گا، بے شمار گناہ میرے معاف ہوجائیں گے۔ دیکھئے عمل ایک دوسرے سے مختلف تھے، لیکن سوچ وفکر ایک جیسی ہے اور حسن نیت دونوں عمل میں موجود ہے۔ اس لئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی تعریف کی اور دونوں کو جنتی قرار دیا۔

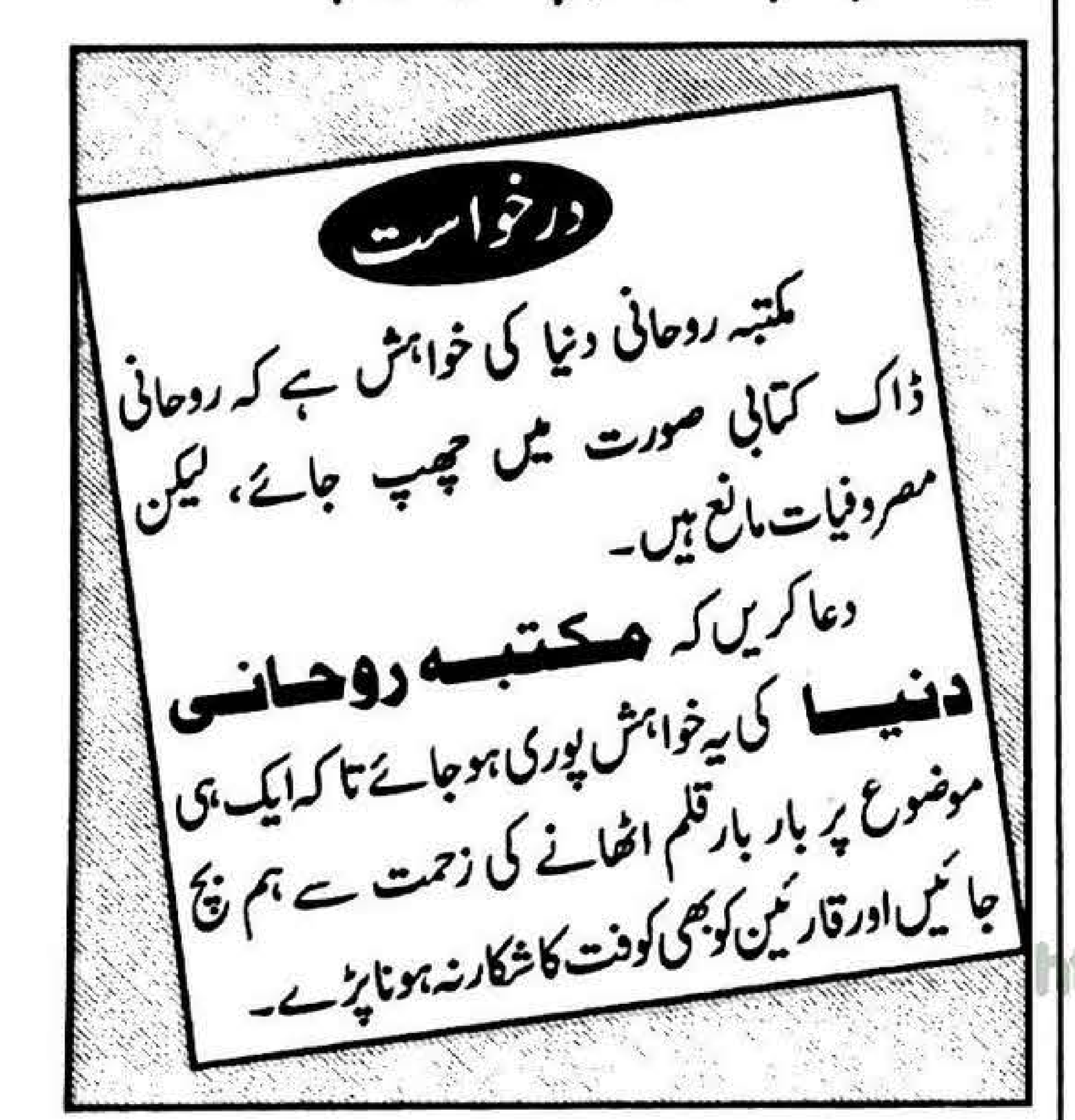
اسی طرح کا ایک واقعہ اور بھی ہے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی نے مسجد نبویؐ کے دروازے پر لکڑی کا ایک کھونٹا گاڑ دیا تھا۔ دوسرے صحابی نے اس کھونٹے کو اکھاڑ کر پھینک دیا۔ جب ان دونوں صحابیوں کے ایک دوسرے سے مختلف عمل کے بارے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو

بتایا گیا تو آپؐ نے دونوں کے عمل کی تعریف کی اور دونوں کو اجر کا مستحق قرار دیا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ جن صحابی نے مسجد نبوی کے دروازے کے پاس کھونٹا گاڑا تھا ان کی نیت یہ تھی کہ لوگ نماز پڑھنے آتے ہیں تو بعض لوگوں کے پاس اونٹ یا بکری بھی ہوتی ہے اگر وہ اس کھونٹے سے اپنا جانور باندھ دیں گے تو انہیں اطمینان رہے گا اور وہ سکون وطمانیت کے ساتھ نماز ادا کریں گے۔ دوسرے صحابی نے اس کھونٹے کو محض اس وجہ سے اکھاڑ کر پھینک دیا کہ کسی نمازی کو اس سے ٹھوکر نہ لگ جائے اور خواہ مخواہ ان کا پیر زخمی ہوجائے۔ ان دونوں صحابہ کا عمل ایک دوسرے سے مختلف تھا، لیکن حسن نیت کی وجہ سے دونوں صحابہ اجر وثواب کے حق دار قرار پائے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ نیت ہی پر اعمال کا دارومدار ہے۔ چنانچہ ایک حدیث پاک میں واضح انداز میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جس شخص نے ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ ہی کے لئے ہے اور جس نے ہجرت کی کسی دنیاوی مقصد کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے تو اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لئے ہے اور اس کو مہاجر سمجھ لینا غلط ہے۔ جو اسلام نیت کو اعمال میں روح قرار دیتا ہو اس کے ماننے والے ۷۸۶ جیسے مسائل میں آنکھیں بند کر کے الجھے ہوئے ہیں کون بدبخت مسلمان ایسا ہوگا جو ۷۸۶ لکھ کر بسم اللہ کے بجائے کسی اور چیز کی نیت یا تصور کرتا ہو اور جہاں تک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کا معاملہ ہے تو اس کی افضلیت میں کوئی کلام نہیں ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ افضل تو یہی ہے کہ کسی بھی تحریر کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا باسمہٖ تعالیٰ لکھنا چاہئے، لیکن ہم ۷۸۶ کو ناجائز یا بدعت نہیں مانتے اور اس غلط فہمی کا شکار نہیں ہیں کہ ۷۸۶ لکھنے والے بسم اللہ کے بجائے ہرے کرشنا یا کسی اور کلمے کا تصور کرتے ہیں یا بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔ بے شک بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہیں اور بسم اللہ کا تصور کر کے ۷۸۶ لکھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ جب کہ کسی بھی اہم کام کو کرتے وقت بسم اللہ کا پڑھنا واجب ہے لکھنا واجب نہیں ہے۔ صاحب پمفلیٹ نے بسم اللہ کے جو حروف لکھے ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔ ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں، لیکن صاحب پمفلیٹ نے بسم اللہ کے حروف ۲۴ لکھے ہیں جو سراسر بے ایمانی ہے۔ انہوں نے حروف کی تعداد اس لئے بڑھائی ہے تاکہ اعداد ۷۸۶ سے بڑھ کر ۱۲۱۸ ہوجائیں اور انہیں تالیاں پیٹنے کا موقعہ مل جائے۔ جہاں جہاں تشدید ہے وہاں وہاں انہوں نے ایک حرف کو مکرر لکھا ہے جو اصول علم الاعداد کے منافی ہے۔

علم الاعداد میں زیر زبر اور پیش کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی، لیکن انہوں نے ہرِ کرشنا کو ہرے کرشنا لکھ کر دھاندلی بازی کا ثبوت دیا ہے اور اس طرح ۷۷۶ کے ۶۷۵ بن گئے ہیں۔

صاحب پمفلیٹ نے بسم اللہ کے حروف ۲۴ ثابت کئے ہیں جو قطعاً بددیانتی ہے۔ ساری دنیا اس بات سے باخبر ہے کہ بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں، لیکن صاحب پمفلیٹ نے بسم اللہ کے اعداد بڑھانے کے لئے بسم اللہ کے حروف ۲۴ لکھے ہیں اور انہوں نے مشدد حروف کو ڈبل تسلیم کیا ہے جو نا علمی اور کم فہمی کی کھلی دلیل ہے۔ صاحب پمفلیٹ کو ایصال ثواب کے لئے کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ ایک اختلافی مسئلہ کو "عبادت" سمجھ کر کسی کو ایصال ثواب کرنا ایک بدعت کی ایجاد ہے اور کوئی بدعت ایصال ثواب کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔

اللہ ہم مسلمانوں کو عقل سلیم دے۔ خود کو طرّم خاں ثابت کرنے کے لئے ہم ایسی چھلانگیں بھی لگا دیتے ہیں جنہیں دیکھ کر بندروں کو بھی شرمسار ہونا پڑتا ہے، انسان تو بے چارہ پھر انسان ہے۔



ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہوجاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

قسط نمبر۲

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

فرمانِ الٰہی ہے:

وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا. (سورۂ نوح) حق تعالیٰ نے سورج کو ایک چراغ بنایا۔

سورج کی پیدائش کے سارے حکم ومصالح تو خداوند قدوس ہی جانے لیکن جس حد تک ہم سمجھ سکتے ہیں وہ یہ ہیں کہ دنیا بھر میں رات دن کا یہ حیرت کن انقلاب اسی سورج کے باعث ہے۔ اگر یہ آفتاب نہ ہوتا تو دین کا نظام درہم برہم ہوجاتا اور اس میں زبردست خلل پڑ جاتا۔ اگر آفتاب نہ ہوتا تو دنیا تاریک ہوتی، اندھیرا سب طرف چھایا ہوا ہوتا۔ لوگ اپنے اپنے روزگار کی تلاش میں کیسے دوڑتے بھاگتے، اپنے کام کاج کیسے چلاتے؟ جب لوگ روشنی کی لذت ومنفعت سے محروم ہوتے تو زندگی ان کو کیسے بھاتی؟ جینے کا لطف ان کو کہاں ملتا؟ اگر آفتاب کی روشنی نہ ہوتی تو آنکھوں کا نفع ختم ہوجاتا اور پھر یہ کس کام آتیں؟ نیز رنگوں کا پتہ چلانا بھی بغیر روشنی کے محال تھا۔

اب سورج کے غروب ہونے کے منافع پر ذرا نظر ڈالئے، اگر آفتاب غروب ہونے کے منافع پر ذرا نظر ڈالئے۔ اگر آفتاب غروب نہ ہوتا بلکہ نکلتا ہی رہتا تو مخلوق کو راحت وآرام کب ملتا۔ حالانکہ وہ آرام کے بہت حاجت مند ہیں، ان کے بدن راحت چاہتے ہیں، ان کے حواس سکون کے خواہاں ہیں۔ قوت ہاضمہ کھانے کو ہضم کرنے کے لئے آرام کا تقاضا کرتی ہے کہ کھانا بھی ہضم کرے اور ایک غذا کو فنا کر کے دوسری غذا کے لئے بدن کو تیار کرے۔

سورج غروب نہ ہوتا تو لوگ نفع کے لالچ وحرص میں لگاتار کام کئے ہی جاتے اور اس کا ان کے بدنوں پر ناخوشگوار اثر پڑتا۔ اکثر حیوانات ایسے ہیں کہ اگر رات نہ آتی تو وہ کبھی دم نہ لیتے اور نفع کا لالچ ان کو ہرگز سکون سے نہ بیٹھنے دیتا۔

آفتاب چوبیس گھنٹے نکلا ہی رہتا تو زمین آفتاب کی حرارت سے سخت تپ جاتی اور اس تپش سے زمین پر بسنے والے حیوانات اور اُگنے والے نباتات جل جلا کر ختم ہوجاتے، گویا آفتاب اس حیثیت سے کہ کبھی نکلتا ہے اور کبھی ڈوبتا ہے بالکل ایک چراغ کی طرح ہے جس کو گھر والے ضرورت کے وقت جلاتے ہیں اور پھر بجھا دیتے ہیں اور آرام کرتے ہیں۔ یا یوں سمجھئے کہ آفتاب ایک آگ کے مانند ہے کہ ایک گھر کے لوگ اس سے اپنے کھانے پکاتے ہیں، جب ان کے کھانے پک چکتے ہیں تو وہ یہی آگ اپنے پڑوسیوں کو دیدیتے ہیں اور وہ اس سے نفع اندوز ہوتے ہیں، جب وہ بھی اپنی حاجت روائی کر لیتے ہیں تو دوسروں کو یہی آگ سنبھال دیتے ہیں۔ بس اسی طرح آفتاب آگ کے مانند دنیا کے اردگرد زمین کے مختلف طبقوں پر رات دن چکر لگاتا رہتا ہے اور باری باری سے ہر ایک حصہ زمین کو نور اور ظلمت سے نفع اندوز ہونے کا موقع دیتا ہے۔ عالم کی صلاح وبہبود اسی نور وظلمت کے دور اور چکر میں ہے اور اسی پراسرار دور کی طرف اس آیت قرآنی میں اشارہ ہے۔

قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ. الخ (سورۂ قصص: آیت ۷۱)

"بھلا بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت تک رات ہی رہنے دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے کیا تم سنتے نہیں۔"

سورج کے آگے پیچھے ہونے سے فصلیں بنتی ہیں اور فصلوں سے نباتات اور حیوانات کا نظام درست اور ٹھیک ہوتا ہے۔ اس کی ایک رفتار تو وہ ہے جس سے یہ اپنے آسمان پر سال بھر میں ایک چکر لگا لیتا ہے، دوسری بار وہ جس سے یہ رات اور دن طلوع وغروب ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اس کی ہر رفتار کا ایک اٹل نظام بنا رکھا ہے۔ اگر سورج اپنی روزانہ حرکت سے طلوع اور غروب نہ ہوتا تو دن رات یکے بعد دیگرے کیسے آتے جاتے اور پھر وقتوں کا نظام کیسے قائم رہتا؟ نیز اگر

تاریکی عالم میں ہمیشہ کے لئے ٹھہر جاتی تو تمام مخلوق ہلاکت کی نذر ہوتی۔

غور کیجئے اللہ تعالیٰ نے رات کو کیسے سکون کا سبب بنایا اور مثل لباس سب کو اوڑھایا اور دن کو معاش اور روزگار کا ذریعہ بنایا۔ ساتھ ساتھ قدرت کے اس کرشمہ پر بھی نظر کیجئے کہ رات دن کس طرح ایک مخصوص نظام کے ماتحت گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں کہ کبھی دن لمبا ہے، رات چھوٹی، کبھی رات لمبی ہے تو دن چھوٹا۔ آفتاب ہی کی حرکت سے سردی گرمی کی موسمی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ جب یہ اپنی ذاتی حرکت سے آسمان کی بلندی سے نیچے کی جانب جنوب یا شمال میں جھکتا ہے تو ہوا ٹھنڈی ہو جاتی ہے، سردی کا موسم شروع ہو جاتا ہے اور جب آسمان کی بلندی پر پہنچتا ہے تو گرمی کی شدت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب آفتاب آسمان کے وسطی حصہ میں آتا ہے تو موسم اعتدال پر آجاتا ہے، نباتات اور حیوانات کا نظام موسم کی انہی تبدیلیوں سے درست رہتا ہے۔

اب ذرا موسموں کی حکمتوں کو ملاحظہ کیجئے، سردی میں درختوں میں حرارت لوٹ آتی ہے اور اس سے پھلوں کا مادہ پیدا ہوتا ہے، ہوا کثیف ہو جاتی ہے اور اسی سے بادل پیدا ہوتے ہیں، بارش بنتی ہے، حیوانات کے بدن قوت حاصل کرتے ہیں، طبیعت کے کاموں میں طاقت آجاتی ہے۔ موسم بہار میں طبیعتوں میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور مادّہ نمو کا آغاز ہوتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کے حکم سے نباتات پھوٹ پڑتی ہے، درختوں میں پھول نکل آتے ہیں۔

اکثر حیوانات میں تولید کا مادّہ جوش میں آتا ہے، گرمی میں ہوا میں خمیر پیدا ہوتا ہے، پھل پکتے ہیں، بدنوں کے فضول اور بے کار مادّے چھنتے ہیں۔ سطح زمین خشک ہو جاتی ہے اور زمین میں روئیدگی کی صلاحیت رونما ہوتی ہے، موسم خزاں میں ہوا صاف ہو جاتی ہے، بیماریاں مٹتی ہیں، رات لمبی ہو جاتی ہے اور اس میں بہت کچھ کام ہو سکتا ہے، ان دنوں میں کاشت کا کام اچھا ہوتا ہے، پھر موسموں کی یہ مذکورہ تبدیلیاں رفتہ رفتہ ایک خاص اندازہ سے ہوتی ہیں، دفعتاً پیدا نہیں ہوتی، ان کے سوا اور بہت سی حکمتیں ہیں جن کے ذکر میں درازیٔ کلام کا خطرہ ہے۔ بہر حال اس قدر بیان سے اتنا علم ضرور ہو جاتا ہے کہ ان سب کائنات کا خالق حکیم اور علیم ہے اور اس کا علم بے اندازہ اور بے پناہ وسیع ہے۔

نیز غور کیجئے کہ آفتاب اپنا سالانہ دورہ پورا کرنے کے لئے کس نظام سے برجوں میں منتقل ہوتا رہتا ہے اور اسی دورہ اور چکر سے چار موسم سردی، گرمی، بہار و خزاں کے پیدا ہوتے ہیں۔ جوں جوں آفتاب اپنے برج بدلتا جاتا ہے، عالم پر مختلف اثرات رونما ہوتے جاتے ہیں، غلے اپنی مراد کو پہنچتے ہیں، پھل پکتے ہیں، بس اسی طرح سورج عالم میں انقلاب پیدا کرتا ہوا سال بھر میں سارے عالم پر گھوم جاتا ہے اور پھر اسی نقطہ پر آجاتا ہے جہاں سے اس نے اپنا دورہ شروع کیا تھا اور یوں سال ختم ہو جاتا ہے۔ سال کی ابتدائی تاریخ پھر لوٹ آتی ہے، یہ حق سبحانہ کی حکمت و علم کا تقاضہ ہے کہ ہر چیز اپنے اندازہ سے اپنا کام پورا کر لیتی ہے اور دنیا کے نظام میں سر مو فرق نہیں آتا۔

اسی سلسلہ میں وہ وقت بھی قابل عبرت ہے جب کہ سورج مشرق سے نمودار ہوتا ہے اور عالم پر اپنی روشنی ڈالتا ہے کہ بحکم خالق کیسے نظام سے چلتا ہے، زمین کے ہر حصے اور ہر طبقے کو رفتہ رفتہ روشن کرتا جاتا ہے۔ اگر وہ ایک مقام کو روشن کر کے ٹھہر جاتا اور آگے نہ بڑھتا تو اس کی شعاع ایک سمت میں پڑتی اور اس کی روشنی سے تمام سمتیں محروم رہتیں، کیوں کہ ایک جگہ برقرار رہنے میں پہاڑ اور دیواریں اس کی شعاعوں کو اکثر حصہ ہائے زمین سے روک لیتیں اور اب صورت یہ ہے کہ شروع دن میں مشرق سے سر نکالتا ہے اور دھیرے دھیرے اوپر اٹھتا ہے۔

اول مغرب کی سمت کو اپنی شعاعوں سے روشن کرتا ہے اور جوں جوں بلند ہوتا ہے مختلف جہات و اطراف اس کی روشنی سے فیض یاب ہوتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ مغربی سمت میں آکر ساری مشرقی سمت کو روشن کر دیتا ہے۔ اسی طرح پورے دن میں زمین کا ہر رخ اپنے اپنے وقت میں روشنی کا اپنا حصہ حاصل کر لیتا ہے۔

پھر رات دن کے نظام پر نظر ڈالئے کہ خلاق عالم نے اس کا کچھ ایسا نظام باندھا ہے کہ اگر اس میں ذرا سی تبدیلی ہو جائے تو پوری زمین کے حالات میں زبردست خلل اور بگاڑ پیدا ہو جائے اور حیوانات و نباتات دونوں اس کے برے اثرات سے بچ نہ سکیں۔ انسانوں کا تو یہ حال ہے کہ سورج کی روشنی کے باعث وہ آرام نہ کر سکیں، ادھر چوپائے اور مویشی چرتے ہی رہیں اور اس طرح ہلاکت کا لقمہ بنیں۔ نباتات کا بھی برا حال ہو کہ سورج کی روشنی کے باعث وہ آرام نہ کر سکیں، ادھر چوپائے اور مویشی چرتے ہی رہیں اور اس طرح ہلاکت کا لقمہ بنیں۔

نباتات کا بھی برا حال ہو کہ سورج کی لگاتار گرمی پا کر وہ جل کر جلا کر خاک ہو جائیں۔

یہی حال رات کا ہے کہ اگر وہ ٹھہر جائے اور ختم نہ ہو تو سارے حیوانات حرکت نہ کر سکیں اور طلب معاش میں دوڑ دھوپ سے عاجز و قاصر رہیں۔ نباتات میں طبعی حرارت ٹھنڈی پڑ جائے اور ان میں عفونت پیدا ہو کر یہ تلف ہو جائیں۔ جس طرح نباتات کا وہ حصہ گل سڑ جاتا ہے جس پر دھوپ نہ پڑ سکے اور وہ سورج کی روشنی سے دور رہے۔

ف:۔ آسمان کے بعد سورج کا سب سے بڑا فضائی کرہ ایسا ہے جو ہر انسان کی نظر کو پہلے خیرہ اور عقل کو حیران کرتا ہے اور خداوند قدوس کی بے پناہ قدرت کو آنکھوں سے دکھاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب کائنات عالم میں معبود حقیقی کا سراغ لگانے لگے اور عالم کی حیرت انگیز کائناتی اشیاء کو عقل کی کسوٹی پر کسنے بیٹھے تو نظر کے سامنے ستارے بھی آئے چاند بھی، مگر کوئی بھی معبود کی حیثیت سے نگاہ میں نہیں جچا اور اس لئے سب کو نظر تحقیق سے گراتے گئے۔ بعد میں سورج پر نظر پڑی تو اس کی بڑائی اور عظمت کو دیکھ کر نظر کو تھوڑی دیر کے لئے دھوکہ لگا۔ دل ٹھٹکا کہ شاید یہی معبود ہو اور خود فرمایا۔ ھٰذا اکبر کہ یہ تو سب سے بڑا ہے، لیکن جب زمین کے دامن میں اس نے بھی اپنا منہ چھپایا تو آپ نے اس سے بھی بیزاری ظاہر فرمائی۔

حضرت امام نے سورج کی حکمتوں کو کئی پہلو سے کھولا ہے۔ اول یہ کہ اس سے رات دن کا وجود ہوتا ہے، اس کی موجودگی سے دن اور اس کی غیر موجودگی سے رات پیدا ہوتی ہے اور پھر رات و دن کے منافع شمار کئے۔ رات اگر نہ آئے تو انسان کی معاشی جد و جہد کب بند ہو؟ نفع کا لالچ اس کو چین سے کب بیٹھنے دے، ادھر سورج کی حرارت اس میں ایک گونا چستی کو نہ مٹنے دے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلسل تگ و دو اس کی صحت کو برباد کر دے۔ تندرستی کو خاک میں ملا دے۔ پورا نظام بدنی ابتری کی نذر ہو جائے۔

انسان گوشت پوست سے بنا ہے، کام کے بعد آرام چاہتا ہے، حرکت کے بعد سکون کا متلاشی ہوتا ہے۔ اس میں پے در پے حرکت کی تاب کہاں؟ یہ کمزوری اپنی سرشت میں لایا ہے اس لئے اس کے حق میں وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا. (سورۃ النساء: آیت ۲۸) کہا گیا ہے۔ لہٰذا خداوند قدوس نے اس کے آرام کے لئے رات بنائی۔ فرمایا وَجَعَلَ اللَّیْلَ سَکَنًا کہ اس نے رات کو راحت کی چیز بنایا۔ دن کو اس نے معاش کے لئے دوڑایا بھگایا چلایا پھرایا، پھر رات کو لا کر اپنے تھکے ہارے بندے کو راحت و آرام سے لٹایا سلایا تا کہ وہ اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو پھر حاصل کرے اور آنے والے دن کے لئے پھر چست و چالاک چاق و چوبند ہو جائے۔ نیند انسان کے لئے بڑی نعمت ہے، کام سے چور ہونے والے بدن کو پھر تازہ کر دیتی ہے، ساری تھکان دور کرتی ہے، خود فرمایا:

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ اللَّیْلَ لِبَاسًا وَّ النَّوْمَ سُبَاتًا.

(سورۂ فرقان: ۴۷)

"اللہ کی وہ ذات ہے جس نے رات کو لباس اور نیند کو راحت کی چیز بنایا۔"

پھر اگر رات آتی لیکن ٹھہر جاتی تو بھی نظام عالم شکست و ریخت کی نذر ہوتا۔ معاشی نظام ختم ہو جاتا، حیوانات و نباتات روزی اور حرارت نہ پانے سے گل سڑ جاتے۔

نیز حضرت امام نے سورج کی پر اسرار رفتار پر نظر تحقیق ڈالی اور فرمایا کہ عالم میں موسم کی تبدیلیاں اور پھر موسموں سے حالات عالم کا انقلاب سورج ہی کی رفتار سے وابستہ اور منسلک ہے۔ چنانچہ اسی نظام قدرت کی طرف اس آیت کریمہ میں اشارہ ہوا۔ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ.

"اللہ کی وہ ذات ہے جس نے سورج کو چمکتا ہوا اور چاند کو نورانی بنایا اور اس کی چال کے لئے منزلیں مقرر کیں تا کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں بے فائدہ نہیں پیدا کیں۔ مفصل بیان کرتا ہے اللہ نشانیوں کو ان لوگوں کے لئے جو علم و دانش رکھتے ہیں۔"

گویا یہ سورج اپنی رفتار سے عالم کے لئے سال بھر کی جنتری تیار کرتا ہے اور عالم کے سارے کاروبار اسی کے تیار کردہ کیلنڈر سے چلتے ہیں۔ روئیدگی کا نظام اسی سے وابستہ ہے۔ غذائی حالات پر بھی اثر انداز ہے، غرض قدرت الٰہی کا یہ زبردست نمونہ اور حکم و اسرار کا یہ ایک خزانہ ہے۔

قسط نمبر: ۴۵

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

صلح جوئی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ کعبہ کی زیارت اور حج کے ارکان ادا کرنے کے لئے مسلمانوں کی ایک جماعت کو لے کر جن کی تعداد مؤرخین نے ۵۲۰ بتائی ہے، مدینہ سے روانہ ہوئے اور مسجد شجرہ میں سب نے احرام باندھ لیا۔

اگرچہ مسلمانوں اور قریش کے درمیان تعلقات بہتر نہیں تھے لیکن یہ توقع بھی نہیں کی جاسکتی تھی کہ ماہِ ذی قعدہ میں جو تمام عربوں کے لئے قابل احترام مہینہ ہے وہ اس مہینے مسلمانوں کے لئے مکہ میں داخل ہونے کے لئے رکاوٹیں ڈالیں گے اور بے جا اختلافات کا مظاہرہ کریں گے جب کہ مسلمانوں کی آمد کا مقصد محض عبادت کرنا تھا، کوئی جنگ یا کوئی دخل اندازی مقصود نہیں تھی، جس وقت مسلمان حدیبیہ کے مقام پر پہنچے تو قریش کی طرف سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سخت پیغام ملا اور یہ پیغام نہیں بلکہ ایک طرح کی وارننگ تھی۔

اس میں قریش کے رؤسا نے صاف صاف یہ کہہ دیا تھا کہ وہ کسی بھی قیمت پر مسلمانوں کو سرزمین مکہ میں قدم نہیں رکھنے دیں گے اور اگر مسلمانوں نے اس پیغام کے باوجود بھی اپنے قدم نہیں روکے تو اس کے نتائج برے ہوں گے۔

اس وارننگ سے مسلمانوں میں شدید قسم کی بے چینی پیدا ہوگئی، لیکن مسلمانوں نے اپنے جذبات پر قابو رکھا اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ ذمہ داری سونپی کہ وہ مکہ جاکر قریش کے رؤسا سے ملاقات کریں اور انہیں سمجھائیں کہ ہمارا یہ سفر محض حج اور عبادت کے لئے ہے، کوئی حملہ یا جنگ مقصود نہیں ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید تاکید کی کہ یہ بات باور کرانے کی کوشش کریں کہ ہم خانۂ کعبہ کی زیارت کے لئے آئے ہیں اور ہماری نیت اور ارادے بالکل صاف ہیں، لیکن حضرت عمر فاروقؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس ذمہ داری کو انجام نہیں دے سکوں گا کہ اس علاقہ میں ان کا اپنا قبیلہ گمنام اور پس ماندہ مانا جاتا ہے اس لئے اس اہم ذمہ داری کے لئے آپ کسی اور شخص کو مامور کردیں۔ حضرت عمر فاروق کی معذرت کے بعد یہ ذمہ داری حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سپرد کی گئی۔ چنانچہ وہ دس مسلمانوں کو لے کر مکہ پہنچے لیکن قریش نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندوں کا احترام کرنے کے بجائے انہیں نظر بند کردیا اور اسی وقت یہ افواہ گشت کرنے لگی کہ حضرت عثمانؓ کو قتل کردیا گیا ہے۔

اس افواہ سے مسلمانوں میں زبردست اشتعال پیدا ہوگیا اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا کہ وہ قریش سے اس ظلم و زیادتی کا بدلہ ضرور لیں گے اور اس وقت آپ ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور آپ نے مسلمانوں سے اس بات پر بیعت کی کہ وہ اس راہ میں اپنی زندگی کے آخری سانس تک ثابت قدم رہیں گے۔ صحابہ نے آپ کے ہاتھوں پر بیعت کرلی اور یہ عہد کرلیا کہ ہم اپنی جان دیدیں گے لیکن اللہ کے رسولؐ کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ تم بھی قریش کے لوگوں کو گرفتار کرنا شروع کرو۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل میں صحابہ کرام نے پچاسوں قریشیوں کو اپنا یرغمال بنالیا۔ یہ خبر بھی مکہ میں پھیل گئی کہ قریش کے اکثر لوگ گرفتار کئے جاچکے ہیں اور ان کے ساتھ کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ اس خبر کے پھیلنے کے بعد صورت حال میں تبدیلی پیدا ہوئی اور قریش نرم پڑ گئے اور انہوں نے حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں کو رہا کرنے کا ارادہ کرلیا۔ قریش کی طرف سے سہیل ابن عمرو اور حفص ابن احنف کو اپنا نمائندہ بنا کر قریش نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا کہ وہ ان لوگوں کی روبرو صلح نامہ کی شرائط طے کرلیں۔

سہیل مکہ کا ایک متعصب قسم کا بت پرست تھا۔ یہ نادان تھا اور بہت ضدی اور ہٹ دھرم بھی تھا۔ اس نے بھرپور جہالت کا انداز اختیار کرتے ہوئے اپنی بات چیت کی شروعات کی اور کہا۔ قریش نے یہ کام میرے سپرد کیا ہے کہ میں آپ کے ساتھ صلح نامہ کی داغ بیل ڈالوں اور میں کوئی بھی ناروا بات کو برداشت نہیں کروں گا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لب ولہجہ مشفقانہ رہا۔ آپ نے اس سخت لہجہ کا کوئی اثر قبول نہیں کیا اور آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو حکم دیا کہ وہ صلح نامہ تحریر کریں۔

حسب حکم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھنا شروع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جب سہیل کی نظر بسم اللہ پر پڑی تو وہ چراغ پا ہوگیا اور انہوں نے نہایت سخت گیر لہجے میں کہا کہ ہم رحمٰن ورحیم کو نہیں جانتے۔ آپ لوگ اس معاہدے کی شروعات پرانے طریقے سے کرو۔ سہیل کی اس بات کو بھی مان لیا گیا اور معاہدے کی شروعات ''لبیك اللّٰھم '' کے الفاظ سے ہوئی۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے معاہدے کی ابتدا ان الفاظ کے ساتھ کی۔ یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہؐ اور قریش کے نمائندوں نے اتفاق کیا۔

سہیل نے ہمیں ''رسول اللہ'' کے الفاظ پر اعتراض ہے، کیوں کہ ہم محمدؐ کو اللہ کا رسول تسلیم نہیں کرتے۔ اگر ہم ان کو اللہ کا رسول مان لیں تو پھر جھگڑا ہی کیا رہے گا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے پر ان الفاظ کو بھی حذف کر دیا گیا، لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ ان الفاظ کو حذف کرنے پر راضی نہیں ہوئے، مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ کو اپنے دست مبارک سے کاٹ دیا اور رسول اللہؐ کے بجائے محمد ابن عبداللہ لکھوا دیا، بالآخر صلح نامہ بایں الفاظ مرتب ہوا۔

''اس معاہدے کے مطابق محمد ابن عبداللہ اور قریش کے نمائندے سہیل ابن عمرو نے آپس میں مندرجہ ذیل شرائط طے کرلیں۔''

(۱) اس معاہدے کی مدت دس سال ہوگی اور اس دوران میں طرفین میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کے ساتھ یا ایک دوسرے کے حلیفوں کے ساتھ کسی طرح کا کوئی تعرض نہیں کرے گا نیز مسلمان اور قریش اپنے مال اور اپنی جان وآبرو کے سلسلے میں ایک دوسرے کے حملوں سے محفوظ رہیں گے۔

(۲) قریش اور مسلمان ایک دوسرے کے شہروں اور علاقوں میں مکمل آزادی کے ساتھ سفر کریں گے اور ایک دوسرے کی کارروائیوں سے محفوظ رہیں گے۔

(۳) مسلمانوں میں سے جو شخص واپس بت پرستی کی طرف جانا چاہے گا تو اس کو آزادی حاصل ہوگی اور اسی طرح جو بت پرست اسلام قبول کرنا چاہیں تو ان کو بھی آزادی حاصل رہے گی، کسی کو بھی کسی طرح کا کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

(۴) دوسرے عرب قبائل کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنے سیاسی مفادات کی خاطر دونوں میں سے کسی کے ساتھ بھی اپنی دوستی یا وابستگی اختیار کرلیں۔ مسلمانوں کو اور قریش کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

(۵) اگر قریش کا کوئی شخص اپنی ولی کی اجازت کے بغیر مسلمان ہوجائے اور ہجرت کرکے مدینہ چلا جائے تو مشرکین کو حق ہوگا کہ وہ اس کو مکہ واپس لے جائیں، لیکن اگر کوئی مسلمان اسلام کو ترک کرکے بت پرستی اختیار کرلے تو مسلمانوں کو اس کو اپنے یہاں لے جانے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔

(۶) مسلمان مکہ میں اپنے دینی مراسم ادا کرنے میں آزاد ہوں گے۔ چنانچہ کسی تحقیر یا تکلیف کا سامنا کئے بغیر انہیں حق ہوگا کہ نماز پڑھیں اور دین اسلام کے مطابق زندگی گزاریں۔

(۷) محمد ابن عبداللہ اور ان کے ساتھی اس سال ماہِ ذی الحجہ میں حج نہیں کریں گے، لیکن اگلے سال وہ قریش کی کسی روک ٹوک کی پرواہ کئے بغیر حج کا سفر کریں گے اور حج کے ارکان پورے کریں گے، لیکن شرط یہ ہوگی کہ وہ حج کے ارکان ادا کرنے کے بعد مکہ میں نہیں ٹھہریں گے اور اس وقت ان کے پاس کوئی جنگی ہتھیار نہیں ہوگا، لیکن ہر شخص اپنے پاس صرف ایک تلوار رکھ سکے گا۔

جب اس صلح نامہ پر دستخط ہوگئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے قربانی کے جانوروں کو اسی جگہ ذبح کردیں، سر کے بال منڈھوالیں اور مدینہ واپس ہوجائیں۔

مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مان تو لیا لیکن

انہیں بہت تکلیف تھی، ان کا اندازہ یہ تھا کہ یہ معاہدہ قریش کے حق میں جاتا ہے اور اس معاہدے سے مسلمانوں کی توہین ہورہی ہے۔ مسلمانوں کا خیال یہ تھا کہ اس معاہدے میں مسلمانوں کے مفادات کو یکسر نظر انداز کردیا گیا ہے اور معاہدہ دب کر ہوا ہے جو ایک طرح کی زیادتی ہے، لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جانور ذبح کرنے کے ساتھ اپنے بال کٹوانے شروع کردیئے ہیں تو مسلمانوں نے اپنے جانوروں کو ذبح کردیا اور بہ خوشی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی۔

کچھ دنوں تک صحابہ کرامؓ میں کچھ حضرات اس صلح حدیبیہ کے طریقۂ کار سے بدظن رہے، لیکن رفتہ رفتہ بعد میں سبھی کو یہ اندازہ ہوگیا کہ ''صلح حدیبیہ کا اثر اچھا پڑا اور مسلمان دس سال تک قریش کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ ہوگئے، دونوں فریق کے درمیان جب منفی سوچ کا خاتمہ ہوگیا تو ایک دوسرے سے مراسم بڑھے اور ایک دوسرے سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا، پھر مسلمانوں کے اخلاق اور رہن سہن کو دیکھ کر سینکڑوں بت پرستوں نے توحید کا راستہ اختیار کرلیا اور رفتہ رفتہ ہزاروں لوگ مشرف بہ اسلام ہوگئے۔

حقیقت یہ ہے کہ کبھی کبھی دشمن سے دب کر صلح کرنا بھی بہت مفید ثابت ہوتا ہے، ضد اور ہٹ دھرمی انسان کو جنگ سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''صلح حدیبیہ'' کرکے مسلمانوں کو یہ پیغام دیا ہے کہ کسی بھی صلح کے لئے اگر کچھ دب کر بھی معاملہ کرنا پڑے تو کرلینا چاہئے۔ اپنی بات کی اُونچ رکھنے کے لئے ضد اور ہٹ دھرمی کرنے سے آئندہ کے لئے مزید تلخیاں پیدا ہوتی ہیں جو بہر اعتبار نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔ تاریخ اسلام گواہ ہے ''صلح حدیبیہ'' کے بعد عرب ممالک میں اسلام پھیلتا چلا گیا اور قریش کے اکثر لوگوں نے بھی یہ بات تسلیم کرلی کہ مسلمان صلح پسند ہوتا ہے وہ اکڑفوں نہیں ہوتا، وہ جنگ مجبوری میں لڑتا ہے ورنہ اس کا اصل پیغام محبت ہے اور ایک دوسرے سے محبت کرنا ہی اسلام کا بنیادی پیغام ہے۔

مسلمانوں کے لئے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کتنے ہی سبق آموز واقعات موجود ہیں، یہ واقعات مسلمانوں کے لئے آج بھی رہنمائی کا فرض انجام دے رہے ہیں، مگر مسلمان غور وفکر کرنے کی صلاحیتوں سے دن بہ دن محروم ہوتے جارہے ہیں۔

قسط نمبر:۴۲

اسلام الف سے ی تک

دال مہملہ،(د) دال ہندی (ڈ) ذال معجمہ (ذ)

مختار بدری

کفار مکہ کے مظالم سے تنگ آکر جب مسلمانوں نے فریاد کی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم ابھی سے گھبرا گئے حالانکہ تم سے پہلے حق والوں کے سروں پر لوہے کی تیز کنگھیاں پیوست کر کے نکال دی جاتی تھیں اور کسی کے سر پر آرہ چلا کر بیچ سے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے لیکن ایسے سخت وحشیانہ ظلم بھی ان کو سچے دین سے پھرا نہیں سکے اور انہوں نے اپنا دین نہیں چھوڑا۔

دین کا تعلق دل کے اعتقاد سے ہے، جبر وتشدد سے اعتقاد نہیں پیدا کیا جاسکتا۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ.

دین کے بارے میں کسی طرح کا جبر نہیں، بلاشبہ ہدایت کی راہ گمراہی سے الگ ہو کر سامنے آگئی۔(۲:۲۵۶)

قرآن شریف میں دین کے معنی روز جزا کے بھی آئے ہیں۔

"مالك يوم الدين" روز جزا کا مالک۔

عربی زبان میں غلبہ واقتدار، مالکانہ اور حاکمانہ تصرف کو بھی دین کہتے ہیں۔ اطاعت، فرماں برداری اور غلام کے لئے بھی اس لفظ کا استعمال ہوا ہے۔ اس کا ایک مفہوم وہ عادت اور طریقہ بھی ہے جس کی انسان پیروی کرے۔ شریعت کی رو سے دین وہ ہے کہ آدمی اللہ کی بندگی کے ساتھ کسی اور کی بندگی نہ کرے، بلکہ اسی کی عبادت اور اسی کے احکام کی پوری طرح اطاعت کرے۔

آنحضور صلی اللہ علی وسلم نے فرمایا کہ علم دین حاصل کرنے کی کوشش اور طلب ہر انسان پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ) ترمذی کی ایک حدیث یہ ہے کہ جو شخص دین سیکھنے کے لئے گھر سے نکلے اور جب تک وہ واپس گھر نہ آئے وہ اللہ کے راستے میں ہے۔ ترمذی ہی کی ایک حدیث ہے کہ علم دین کی طلب اور اس کے حصول کی کوشش پچھلے گناہوں کا کفارہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خطبہ ہمارے سامنے پڑھا ہو اور یہ فرمایا ہو کہ جو شخص امین اور دیانت دار نہ ہو اس کا ایمان کامل نہیں ہے۔ (بیہقی)

دین کئی مفہومات کا حامل ہے۔

(۱) غلبہ واقتدار، سیاست وفرماں روائی (۲) اطاعت وفرماں برداری (۳) وہ طریق یا نظام جس کی پیروی کی جائے یعنی وہ آئین جس پر آدمی اپنی زندگی کی اساس رکھے۔

دینار: ایک مثقال وزن کا سونے کا سکہ۔

دیوان: حاکم یا قاضی کے کاغذات اور دستاویزات وغیرہ کی تحصیل (۲) عدالت (۳) کسی اسلامی حکومت کا وزیر مالیات یا حاکم اعلیٰ (۴) شعری کلام کا مجموعہ۔

دال ہندی (ڈ)

داڑھی

داڑھی بڑھانا ملت ابراہیمی کا طریقہ ہے اور سنت نبویؐ بھی۔

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ فرماتے ہیں، میرے ماں باپ ان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر قربان، وہ میانہ قد تھے، گورا رنگ تھا جس میں سرخی جھلکتی تھی اور گھنی داڑھی تھی۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ گورا سرخی آمیز آنکھیں بڑی اور خوب سیاہ گھنی داڑھی تھی۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطینِ جہاں نافذ فرمائے تو سگ ایران خسرو پرویز نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور باذان صوبہ یمن کو لکھا۔ دو آدمی مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے۔ باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خسرو نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ جب دونوں بارگاہ

اقدس میں حاضر ہوئے تو ان کی داڑھی بڑھی ہوئی تھیں اور وہ مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خرابی ہو تمہارے لئے کس نے تمہیں اس کا حکم دیا۔ وہ بولے ہمارے رب خسرو پرویز نے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور انہیں تراشنے کا حکم دیا ہے۔ (اس کے بعد حدیث میں خسرو پرویز کی ہلاکت اور اہل یمن کی قبولیت اسلام کا ذکر ہے۔)

شیخ جامعہ از ہر محمود شلفوت مرحوم نے کہا ہے۔ "ہمیں اس باب میں کوئی شبہ نہیں کہ داڑھی رکھنا اور اسے منڈوانے سے گریز کرنا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شعار تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی کی شکل کو سنوارنے اور اسے اپنے چہرہ مبارک کی مناسبت سے موزوں بنانے کی خاطر اور سروں اور اوپری حصوں پر سے اس کو تراش لیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی کو صاف رکھنے کا بھی خاص اہتمام فرماتے تھے اور صفائی کے لئے اسے پوری طرح دھویا کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات وضع قطع، لباس، یہاں تک کہ چلنے پھرنے کے انداز کی پیروی کو بھی اپنے لئے باعث سعادت جانتے تھے۔ لہٰذا داڑھی رکھنا ایک ایسا عمل ہے جس کا درجہ سنت سے زیادہ نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ لباس اور ذاتی وضع قطع (جس میں داڑھی رکھنا بھی شامل ہے) ان معمولات میں سے ہیں جن کو اختیار کرتے وقت آدمی کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس کی اپنی قوم، سماج اور برادری میں مقبول چلن سے وہ میل کھاتے ہیں یا نہیں۔ لہٰذا جہاں لوگ عام طور پر داڑھی رکھتے ہوں اور اس چلن کے حق میں ہوں وہاں بہتر ہے کہ آدمی داڑھی ضرور رکھے، کیوں کہ اس کی وضع قطع سب سے الگ ہوگی تو وہ سماج کی نظر میں ناپسندیدہ ٹھہرے گا۔

ذال معجمہ (ذ)

ذات: حقیقت، اصل، وجود، ہر چیز کی ہستی ذو مذکر ہے اور ذات مؤنث، یہ خدا کی اصل اور وجود کے لئے مستعمل ہے۔ ذات اللہ سے مراد خدا کی حقیقت ہے، ذات العماد باغ ارم کو کہتے ہیں۔

ذبح

حلال کرنا، گلا کاٹنا، کسی جانور کو احکام شریعت کے مطابق چار حلقوم کے قطع سے حلال کرنا "ذبح" ہے۔ سنی عقیدہ کے مطابق ذبح کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اختیاری، دوسرا اضطراری۔ اختیاری یہ کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر حلق پر چھری پھیرنا ہے، دوسرا وہ تیر یا بندوق سے شکار کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ذبح کرنے والا مسلمان یا اہل کتاب ہو اور اگر ذبیحہ پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو وہ حرام ہے۔ جانور ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو قبلہ رو لٹا کر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر تیز چھری سے ذبح کیا جائے۔ جانور کے گردن کی چار رگوں میں سے تین رگوں کا کٹنا ضروری ہے ورنہ وہ جانور مردار ہوگا۔ کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے، جب تک جانور کی جان نہ نکل جائے اس کی کھال نہ کھینچی جائے اور نہ اس کا گلا کاٹا جائے۔

ذخائر اللہ: ایک صوفی اصطلاح، وہ لوگ جو کسی قوم یا ملک کی مشکلات اور آفات کو روکنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

ذریعہ معاش

آدمی اپنے گزر اوقات اور اپنے اہل وعیال کی کفالت کے لئے کوئی بھی کام یا پیشہ اختیار کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ حلال اور جائز ہو۔ اپنے ہاتھ سے روزی کھانے کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی انسان کا بہترین رزق اس کے اپنے ہاتھ کی محنت سے کمایا ہوا رزق ہے۔

ذکر

دل سے یاد کرنا، زبان سے ذکر کرنا۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا.

خدا کو اس طرح یاد کرو جیسے تم اپنے آباء کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ (۲:۲۰۰)

حدیث میں آیا ہے کہ اللہ کا ذکر جہاد اور صداقت اور خیرات سب سے افضل ہے۔ ایک شخص نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے کہ میں اسے مضبوطی سے پکڑ لوں۔"

فرمایا: تمہاری زبان پر ہمیشہ اللہ کا ذکر رہے۔ حضور پر نور سید یوم

النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ میرا بندہ میری نسبت جو گمان رکھتا ہے میں اس کے لئے ویسے ہی ہوں، جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، وہ دل میں مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو دل میں یاد کرتا ہوں اور لوگوں میں مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں ان سے بہتر مخلوق میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ دوسری طرف ایک بالشت آگے بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھاتا ہوں وہ اگر میری جانب ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ بڑھتا ہوں، وہ آہستہ آہستہ میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔ (مسلم)

بخاری میں ابی موسیٰؓ سے روایت ہے کہ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے رب کو یاد کرتا ہے وہ زندہ کی مانند ہے اور جو اپنے پروردگار کو یاد نہیں کرتا وہ مردہ کی طرح ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا جہاد کرنے والوں میں سب بڑھ کر اجر پانے والا کون ہے۔ فرمایا: جو ان میں سب سے زیادہ اللہ کو یاد کرنے والا ہو، پھر اس شخص نے اسی طرح نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کرنے والوں کے متعلق پوچھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کا یہی جواب دیا کہ جو اللہ کو سب سے زیادہ یاد کرنے والا ہو۔ (مسند احمد)

ایک اور حدیث ہے کہ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ کے بندوں میں زیادہ اونچے درجے پر وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کا ذکر کرنے والے ہوں گے، خواہ وہ مرد ہو یا عورتیں۔

بلاشبہ پنج وقتہ نماز اللہ کا اعلیٰ درجہ کا ذکر ہے لیکن کسی ایمان والے کو زیبا نہیں کہ وہ صرف نماز کو کافی سمجھے، نماز کے علاوہ بھی اللہ کے ذکر سے غافل نہیں رہنا چاہئے۔ یادِ الٰہی جس طریق اور جس نہج سے ہو بہتر ہے۔ خدا کی تسبیح وتہلیل اور تکبیر وتحمید کی بے شمار انفرادی اور اجتماعی صورتیں ہیں، مجلس وعظ وپند، دینی تعلیم وتدریس کا سلسلہ، اقامت اشاعت دین کی کاوشیں اس کی مختلف شکلیں ہیں۔ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی گروہ یاد خدا میں بیٹھتا ہے تو فرشتے اس کا حصار کر لیتے ہیں اور رحمت ایزدی کی آغوش اس کے لئے وا ہو جاتی ہے۔ طمانیت وسکینت کا نزول ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے جو اس کے حضور ہوتے ہیں اس کا ذکر فرماتا ہے۔ (مسلم)

کثرت سے اللہ کی تسبیح وتقدیس اور حمد وثنا کرنا قرب الٰہی کا باعث بنتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ اخلاص قلب سے لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کہتا ہے تو کلمہ مبارک کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں، یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے، بشرطیکہ بندہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرے۔

وَاذْكُرُ اللّٰهَ كَثِيْرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ.

اور ذکر کرو اللہ کا زیادہ تا کہ فلاح پاؤ۔ (سورۂ جمعہ ۶۲:۱۰)

(۱) دن رات کو بستر پر سوتے وقت ۳۴ بار اللہ اکبر، ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ کہنا چاہئے۔ (بخاری ومسلم)

(۲) سبحان اللہ وبحمدہٖ صبح کو ایک سو بار اور شام کو ایک سو بار کہنا چاہئے۔ (بخاری شریف)

(۳) سب سے افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ اور سب سے افضل دعا الحمد للہ ہے۔ (ترمذی شریف) دن میں ایک سو بار۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر.

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کی فرماں روائی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے، پڑھنے سے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے، سو نیکی ملتی ہے، سو گناہ کم ہوتے ہیں اور شام تک شیطان سے حفاظت رہتی ہے۔ (بخاری)

(۵) حضرت سمرہؓ بن جندب سے روایت ہے کہ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کے بعد سب سے افضل کلام یہ چار کلمے ہیں۔ ان میں سے چاہے جو پڑھو کوئی حرج نہیں۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اللّٰهُ اَكْبَر

(ابن ماجہ)

(۶) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. یہ کلمہ جنت کے خزانوں میں سے ایک ہے۔ (بخاری) دوسری روایت میں ہے کہ یہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے سب سے آسان فکر وغم ہے۔ (حاکم وطبرانی)

+++++++++

راہِ طریقت

تصوف وسلوک

قسط نمبر: ۲۵

از قلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقشبندی مدظلہ العالی

ایک حدیث پاک میں ہے جو شخص دنیا میں اپنے بھائیوں کی غلطیوں کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کی پردہ پوشی کرے گا۔

(۵) کسی معاملے میں اپنے بھائی کا راز نہ کھولے۔ حضرت عباسؓ نے اپنے بیٹے کو کہا۔

"میں دیکھتا ہوں کہ حضرت عمر بن خطابؓ آپ کو دوسروں پر مقدم رکھتے ہیں۔ اس لئے تین باتوں کا خیال رکھنا۔ ان کا راز نہ کھولنا، ان کے سامنے کسی کی غیبت نہ کرنا اور انہیں تمہارے جھوٹ کا تجربہ نہیں ہونا چاہئے۔" امام شعبیؒ نے جب یہ بات سنی تو فرمایا یہ کلمہ ہزار کلمات سے بہتر ہے۔ حفاظت راز کے بارے میں عبداللہ بن معتز کا شعر مشہور ہے۔

ومستودعی سرا تبراءت کتمہ
فاودعتہ صدری فصار لہ قبرا

اور میری جائے حفاظت راز ہے اس کا اخفاء ہی اقامت کر لیا۔ چنانچہ میں نے سینہ کو یہ امانت دی اور وہ اس کی قبر بن گیا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے:

"مومن مومن کا بھائی ہے نہ وہ اسے غمزدہ کرتا ہے نہ ہی شرمندہ کرتا ہے۔"

(۶) سالک کو چاہئے کہ اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا کرتا رہے۔ حدیث پاک میں ہے۔ "آدمی کی اپنے بھائی کے معاملے میں وہ دعا قبول ہوتی ہے جو اپنے بارے میں قبول نہیں ہوتی۔" ایک حدیث میں آتا ہے۔ "بھائی کی اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا رد نہیں ہوتی اور فرشتہ کہتا ہے ولک مثل ہٰذا (اور تجھے بھی اسی قدر ملے) حضرت ابوالدرداءؓ فرمایا کرتے تھے۔ "میں سجدہ میں اپنے چالیس بھائیوں کے لئے دعا کرتا ہوں اور ان کے نام لیا کرتا ہوں۔"

ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے:

"ہمارے بڑوں کی دعائیں ہمارے گرد پہرہ دیا کرتی ہیں۔"

(۷) سالک کو چاہئے کہ اپنے بھائی کی وفات کے بعد اس کے لئے دعا کرے۔ کیا خبر اس کی دعا قبول ہو جائے اور حسن نیت کی وجہ سے مردے کی بخشش ہو جائے۔

حدیث پاک میں ہے۔ "قبر میں مردے کی مثال ایسے ہے جیسے کہ ڈوبنے والا ہر چیز سے لپٹ لپٹ جائے۔ وہ اپنے بیٹے یا والد یا بھائی کی دعا کا منتظر رہتا ہے اور زندوں کی دعاؤں سے مردوں کی قبروں پر پہاڑوں کے برابر انوارات آتے ہیں۔ کہا کرتے ہیں۔ "جیسے دنیا میں زندوں کے لئے تحائف ہوتے ہیں، مردوں کے لئے دعائیں بہ منزلہ ان تحائف کے ہیں۔" سلف صالحین اپنے بھائیوں کو اپنی وفات کے بعد دعائیں کرنے کی وصیت کرتے تھے۔ حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے۔ "غریب وہ نہیں جس کے پاس مال نہ ہو بلکہ غریب وہ ہے جس کا کوئی حبیب نہ ہو۔" اللہ تعالیٰ نے مومنین کو کتنی اچھی اور خوبصورت دعا سکھائی۔

"رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ"

(سورۂ الحشر: آیت ۱۰)

اے ہمارے پروردگار! ہماری مغفرت فرما اور ہمارے ان ایمان والے بھائیوں کی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔

(۸) سالک کے لئے ضروری ہے کہ اپنے بھائی کے لئے دسترخوان کو وسیع رکھے اور "اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ" (سورۂ الدہر: آیت ۹) بے شک ہم آپ کو اللہ کے لئے کھلاتے ہیں، پر عمل پیرا ہو۔ محمد بن واسعؒ ایک مرتبہ حضرت ابوسلیمان دارانیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عمدہ عمدہ مرغوب چیزیں دسترخوان پر رکھیں، مگر ہمراہ کھانے

کی بجائے فقط پاس بیٹھے محو گفتگو رہے اور فرمایا۔ "میں نے یہ چیزیں تمہارے لئے چھپا رکھی تھیں۔" محمد بن واسعؒ نے کہا۔ "آپ ہمیں مرغوب چیزیں کھلاتے ہیں اور آپ خود نہیں کھاتے۔" فرمایا۔ "میں انہیں نہیں کھاؤں گا، میں انہیں چھوڑ چکا ہوں اور تمہارے سامنے اس لئے رکھتا ہوں کہ میں جانتا ہوں تم یہ چیزیں چاہتے ہو۔"

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ اپنے بھائیوں کے آنے پر مصیصہ شہر اور ساحلی بستیوں سے صنوبر، بادام اور بندق کا پھل توڑ کر لاتے اور فرماتے۔ "کھاؤ" وہ عرض کرتے۔ "کاش آپ یہ کام چھوڑ دیتے اور اپنی نماز پڑھتے رہتے۔" وہ فرماتے۔ "یہ میرے لئے نفلی نماز سے افضل ہے۔"

شریعت نے تو اپنے صدیق کے گھر سے بغیر اذن کھانا کھانے کی بھی اجازت دی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہؓ پر صدقہ کیا ہوا گوشت کھایا اور وہ موجود نہ تھیں۔ اس لئے کہ آپ کو معلوم تھا کہ آپ کا ایسا کرنا حضرت بریرہؓ کے لئے مسرت کا باعث ہوگا۔

ہاشم اوقصؒ نے دیکھا کہ حضرت حسن بصریؒ ایک سبزی فروش کی دکان پر بیٹھے اس ٹوکری سے یہ چیز اور اس ٹوکری سے وہ چیز کھا رہے ہیں تو کہا۔ "اے ابوسعیدؒ! آپ ایک آدمی کا مال بغیر اس کی اجازت کے کیوں کھا رہے ہیں۔" فرمایا، "اے لڑکے کھانے کی آیت پڑھنا، وہ خاموش رہے تو حضرت حسن بصریؒ نے یہ آیت پڑھی۔ "وَلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْ بُيُوْتِكُمْ سے لے کر اَوْ صَدِيْقِكُمْ" تک پڑھی۔

(سورۃ النور: آیت ۶۱)

بعض سلف کا یہ حال تھا کہ اچانک مہمان آگئے، گھر میں کھانے کو نہ تھا، اپنے بھائی کے گھر گئے اور وہاں سے روٹیاں اور ہنڈیا پکی ہوئی اٹھا لائے اور مہمانوں کے سامنے رکھ دیں، جب وہ بھائی ملتا تو اس کام کو مستحسن سمجھتا اور کہا کرتا کہ اگر دوبارہ مہمان آئیں گے تو ایسا ہی کیجئے گا۔

حضرت محمد بن واسعؒ اور فرقد سنجیؒ کے اصحاب ان کے گھر میں آتے اور صاحب خانہ سے اجازت لئے بغیر ہی کھا لیا کرتے وہ فرمایا کرتے۔ "تم نے مجھے سلف صالحین کا اخلاق یاد دلایا، ہم اسی طرح تھے۔"

مالک بن دینارؒ اور محمد بن واسعؒ دونوں حضرت حسن بصریؒ کے گھر میں تشریف لائے۔ حضرت حسن بصریؒ موجود نہ تھے۔ محمد بن واسعؒ نے چارپائی کے نیچے سے کھانے کی ٹوکری نکالی اور کھانا کھانے لگے حضرت حسن بصریؒ تشریف لائے تو فرمایا:

"دور صحابہ میں ہم ایسے ہی تھے ہم ایک دوسرے سے تنفر نہیں کیا کرتے تھے۔"

سلف صالحین اپنے مسلمان بھائیوں سے اختلاط رکھتے، مل کر کھاتے کھلاتے، بازاروں میں چلتے، ضروریات کی چیزیں خود خرید لاتے اور سامان خود اٹھا لیتے۔ صحابہؓ و تابعینؒ کی یہی سیرت تھی۔ حضرت عمرؓ اپنے گھر والوں کے لئے اپنی پیٹھ پر (خوراک وغیرہ) بوری اٹھا لیتے۔ حضرت علیؓ اپنے کپڑے اور ہاتھ میں کھجور اور نمک اٹھا لاتے اور فرمایا کرتے۔

لاینقص الکامل من کماله

ماجر من نفع الی عیاله

کامل اس وجہ سے ناقص نہیں ہوتا کہ اس نے اہل وعیال کے نفع کے لئے مشقت اٹھائی۔

حضرت ابی بن کعبؓ، عبداللہ ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ کا یہی طریقہ تھا۔ یہ لکڑیاں خود لاتے، اپنے کاندھوں پر آٹے کی بوریاں اٹھا لاتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ ایک چیز خریدتے تو خود اٹھا لیتے، آپ کا صحابیؓ عرض کرتا۔ "یہ مجھے دیجئے میں اٹھا لیتا ہوں۔" آپ فرماتے۔ "چیز کا مالک اسے اٹھانے کا زیادہ حق دار ہے۔" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات بکری کا دودھ دوہتے، اہل خانہ کے ہمراہ روٹیاں پکانے میں مدد کرتے، گھر میں جھاڑو دیتے، حالانکہ آپ پر خشیت الٰہی اور محبت الٰہی کا غلبہ رہا کرتا تھا۔ (اس تفصیل سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جو سالکین ذکر و اذکار اور وظائف و اوراد میں لگ کر گھر کے کام کاج سے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں اور اسے زہد و تقویٰ سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں)

حضرت ابوسلیمان دارائیؒ فرماتے تھے۔ "اگر میں ساری دنیا کا مالک بن جاؤں اور ساری دنیا کا نوالہ بنا کر اپنے بھائی کے منہ میں دیدوں تو بھی اسے کم سمجھوں گا۔" ایک مرتبہ فرمایا۔ "میں اپنے بھائی کو نوالہ کھلاتا ہوں تو اس کا ذائقہ اپنے حلق میں محسوس کرتا ہوں۔"

(۸) سالک کو چاہئے کہ اپنے بھائی کی دل آزاری ہرگز نہ کرے۔ حضرت بکر بن عبداللہ مزنیؒ چھت کا پرنالہ اپنے صحن میں رکھا کرتے تھے تا کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ ایک عالم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے گھر مہمان بن کر ٹھہرے۔ حضرت نے کھانے کے لئے پھل پیش کئے، فراغت پر مہمان نے کہا کہ حضرت میں چھلکے باہر پھینک دیتا ہوں۔ فرمایا کہ آپ چھلکے ایک ہی جگہ باہر پھینک دیں گے۔ ہمسائے کے بچے دیکھیں گے تو ان کے دل میں پھل کھانے کی خواہش پیدا ہوگی۔ جب ان بچوں کو گھر میں پھل کھانے کو نہ ملے گے تو ان کی دل آزاری ہوگی۔ اس نے کہا کہ حضرت آپ کیسے پھینکیں گے۔ فرمایا ان چھلکوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک اس جگہ دوسرا دوسری جگہ اس طرح فاصلے فاصلے سے چھلکے پھینکوں گا کہ دیکھ کر اندازہ ہی نہ ہوگا کہ یہاں کسی نے پھل کھائے ہیں۔

پس مسلمان بھائی کی دل آزاری سے بچنا چاہئے اور اس کا تذکرہ اچھے الفاظ میں کرنا چاہئے۔

حضرت ابن عباسؓ نے حضرت مجاہدؒ کو وصیت کی:

"جب تیرا بھائی تجھ سے غائب ہو تو اس کا ذکر اسی طرح کر جیسے کہ اگر تو اس سے غائب ہو تو اپنا ذکر ہونا پسند کرتا اور جیسے تو چاہتا ہے کہ تجھے معاف کر دیا جائے اس طرح اسے بھی معاف کر۔"

ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے۔ "میں نے غیر حاضری میں جب بھی کسی بھائی کا ذکر کیا تو یہ فرض کر لیا کہ وہ یہیں بیٹھا ہے۔ چنانچہ میں نے اس کے بارے میں وہی کہا جو وہ اپنی موجودگی میں سننا پسند کرتا ہے۔" ایک دوسرے کے ساتھ نزاع کی کیفیت پیدا نہ ہونے دی جائے۔ ابو اسامہ باہلیؓ کی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم جھگڑ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور فرمایا۔ "نزاع کرنا چھوڑ دو" اس لئے کہ اس میں بھلائی کم ہے۔ نزاع چھوڑ دو اس لئے کہ اس کا فائدہ کم ہے اور یہ بھائیوں کے درمیان عداوت بھڑکاتا ہے۔"

عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں یمن میں تھا اور میرا ایک پڑوسی یہودی تھا۔ وہ مجھے تورات کی باتیں بتایا کرتا۔ ایک دن میں نے اسے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر ایک نبیؐ مبعوث فرمایا، اس نے ہمیں اسلام کی دعوت دی، ہم نے اسلام قبول کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے ہم پر تورات کی تصدیق کرنے والی کتاب بھیجی، یہودی نے کہا۔

"تم نے سچ کہا مگر تم پر جو نازل ہوا اس کی تم لوگ تاب نہیں رکھتے۔ ہم اس نبی کی اور اس کی امت کی صفات تورات میں پاتے ہیں کہ کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ وہ علم رکھتا ہو اور گھر کی چوکھٹ سے نکلے تو اس کے دل میں اپنے مسلمان بھائی کے خلاف ناراضگی ہو۔"

سلف صالحین کا قول ہے کہ شیطان جس قدر اللہ تعالیٰ کی خاطر مواخات قائم کرنے والوں سے جلتا اور حسد کرتا ہے اس قدر وہ نیکی میں تعاون کرنے والوں کے درمیان تفریق پیدا نہیں کرتا۔

اس کا صرف یہی کام اور وہ دوسرے کاموں سے فارغ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ. (بنی اسرائیل: آیت ۵۳)

اور کہہ دے میرے بندوں کو کہ بات وہی کہیں جو بہتر ہو، شیطان جھگڑواتا ہے آپس میں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعات بتاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ.

(سورۂ یوسف: آیت ۱۰۰)

بعد اس کے کہ جھگڑا اٹھایا شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان۔

سالک کو چاہئے کہ اپنے دینی بھائی کو نصیحت کرے مگر فضیحت سے بچے۔ نصیحت کہتے ہیں، تنہائی میں اچھی بات سمجھانے کو اور فضیحت کہتے ہیں لوگوں میں بیٹھ کر غلطیوں کی نشاندہی کرنے کو تا کہ بھائی شرمندہ نہ ہو۔ اسی طرح عتاب کرے مگر توبیخ سے بچے، عتاب کہتے ہیں خلوت میں ناراض ہونے کو اور توبیخ کہتے ہیں لوگوں کے سامنے ناراض ہوئے کو۔

اسی طرح مدارات کرے مگر مداہنت سے بچے، مدارات کہتے ہیں کہ اللہ کی رضا کے لئے بھائی کا قرض ادا کر دیا وغیرہ اور مداہنت کہتے ہیں کہ تو کسی کام کے ذریعہ دنیا چاہے اور نفسانی مزے کے لئے ایک کام کرے۔

اسی طرح غبطہ کرے مگر حسد سے بچے۔ غبط (رشک) کہتے ہیں کہ جو انعام تو بھائی پر دیکھے وہ اپنے لئے بھی چاہے۔ یہ نہ چاہے کہ بھائی

کا انعام ختم ہو۔ حسد یہ ہے کہ جو انعام بھائی کے پاس ہے وہ لینا چاہے جب کہ وہ انعام بھائی کے پاس نہ رہے۔

اسی طرح فراست پر اعتماد کرے، مگر بدظنی سے بچے۔ فراست کہتے ہیں کہ اپنے وجدان باطنی کے ذریعے بھائی کی برائی کا اندازہ کرلینا اور بدظنی کہتے ہیں کہ اپنے خبث باطن کی وجہ سے بھائی کو برا سمجھنا، یہ بدظنی حرام ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروری ہے۔

''ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے دشمنی واختلاف نہ رکھو، باہم حسد نہ کرو، نہ ہی باہم قطع تعلق کرو اور اللہ کے بندے! بھائی بھائی بن جاؤ۔''

متقی آدمی کی علامت یہ ہے کہ اگر باہم دو بھائیوں میں کسی وجہ سے تفریق بھی ہوجائے تو انقطاع ہوجانے پر بھی خوش روئی اور حسن خلق کا مظاہرہ کرے۔ بقول شاعر

ان الکریم اذا تقضی وده
یخفی القبیح ویظهر الاحسانا
وتری اللئیم اذا تصرم حبله
یخفی الجمیل ویظهر البهتانا

شریف آدمی جب محبت ختم کرتا ہے تو برائی چھپاتا اور نیکی ظاہر کرتا ہے اور کمینے آدمی کی جب رسی ٹوٹتی ہے تو اچھائی چھپاتا اور بہتان ظاہر کرتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ دعا مانگی تو درج ذیل الفاظ سے ''یامن اظهر الجمیل وستر القبیح ولم یواخذ بالجریره ولم یهتك السر''

اے جس نے اچھائی ظاہر کی اور برائی پر پردہ ڈال دیا اور گناہ پر مواخذہ نہیں کیا اور پردہ داری نہیں کی۔

ان مندرجہ بالا صفات کو اپنے اندر پیدا کرنا ہی تخلقوا باخلاق اللہ تعالیٰ کہلاتا ہے۔ سالک کو چاہئے کہ یہ دعا اکثر مانگا کرے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

(سورۃ الحشر: آیت ۱۰)

اے ہمارے پروردگار! ہم کو بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔

ایک مرتبہ نبی علیہ السلام تشریف فرما تھے کہ ایک صحابیؓ سامنے سے آئے، ابھی وہ دور ہی تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''جنتی آرہا ہے۔'' پھر کچھ دن کے بعد اسی طرح ہوا کہ آپؐ نے اسے دیکھ کر فرمایا۔ ''جنتی آرہا ہے۔''

ایک دوسرے صحابیؓ یہ سن کر رشک کرنے لگے، دل میں سوچا کہ کسی طرح اس بھائی کا خاص عمل دیکھوں جس کی وجہ سے انہیں جنت کی بشارت نصیب ہوئی۔ پس وہ تین دن کے لئے اس بھائی کے گھر مہمان بن کر وارد ہوئے۔ دن رات اپنے بھائی کے اعمال کو ملاحظہ کیا کوئی خاص بات نظر نہ آئی جو امتیازی حیثیت رکھتی ہو۔ تیسرے دن اس بھائی سے پوچھ لیا کہ آپ کونسا ایسا عمل کرتے ہیں جس کی وجہ سے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی۔ انہوں نے کہا کوئی خاص عمل تو نہیں البتہ رات جب میں سونے لگتا ہوں تو اپنے مسلمان بھائیوں کی طرف سے دل کو صاف کرلیتا ہوں، شاید یہ سینہ بے کینہ اللہ تعالیٰ کو ایسا پسند آیا ہو کہ دنیا میں جنت کی بشارت نصیب ہوئی۔

مواخات کو قائم ودائم رکھنے کے لئے دو صفات مرکزی حیثیت رکھتی ہیں۔ ایک تواضع دوسری ایثار۔ حدیث پاک میں آتا ہے۔ ''من تواضع لله رفعه الله'' جس نے اللہ کے لئے تواضع کی اسے اللہ نے بلندی دی۔

زمیں کی طرح جس نے عاجزی وانکساری کی
خدا کی رحمتوں نے اس کو ڈھانپا آسماں ہوکر

طب وصحت

مفید سلسلہ

ایک نظر اِدھر بھی

حکیم امام الدین ذکائی

پسلی کے درد کا علاج

(PAINOFRIBS)

سونٹھ: سونٹھ ۳۰ گرام کوٹ کر آدھا کلو پانی میں اُبال کر چھان کر یہ چار بار پئیں، پسلی کا درد ٹھیک ہوجائے گا۔

ہینگ: ہینگ کو گرم پانی میں گھول کر جہاں درد ہو رہا ہو، وہاں لیپ کرنے سے آرام ملتا ہے۔

شہد: تھوڑا سا خالص سیندور شہد میں ملا کر کپڑے پر لگا کر اس کا پلستر بنالیں، اسے درد والی جگہ پر چپکادیں، پھر سینک کریں۔ اس سے اس پسلی کا درد دور ہوگا۔

پانی: کھانے کھانے کے بعد ایک گلاس گرم پانی پئیں، جتنا گرم پیا جاسکے، لگاتار پیتے رہنے سے پسلی کا درد ٹھیک ہوجائے گا۔

اینٹھن کا علاج

(CRAMPS)

پیاز: اینٹھن ہونے اور جھٹکے لگنے پر پیاز کے گرم گرم رس سے پاؤں کے تلوؤں پر مالش کرنے سے آرام ملتا ہے۔

شہد: اگر مریض بار بار پلکیں جھپکاتا ہے اس کو جسم کے کسی حصے پر جھٹکے لگتے ہیں تو شہد کے استعمال سے اعضاء کی اینٹھن دور ہوجاتی ہے۔

کن پیڑے

(MUMPS)

نمک: گرم پانی میں نمک ملا کر غرارے کرائیں، غدود کی سوجن پر نمک کے گرم پانی سے سینک کریں۔

مٹی: کن پیڑوں پر سیاہ مٹی کا لیپ کرنا مفید ہے۔

درد کا غذا سے علاج

(PAIN)

لہسن: دو گانٹھ لہسن کو پیس کر ۱۰۰ گرام تل کے تیل میں ملا کر گرم کرکے ملنے سے درد دور ہوجاتا ہے۔

سرسوں کا تیل: ۵۰ گرام سرسوں کے تیل میں ۵ گرام کافور ملا کر مالش کرنے سے درد میں فائدہ ہوتا ہے۔

پانی: کہیں پر بھی اور کیسا بھی درد ہو، تو پہلے گرم پانی سے تین منٹ سینک کریں، اس کے فوراً بعد برف جیسے ٹھنڈے پانی سے ایک منٹ سینک کریں، درد میں فائدہ ہوگا۔

گیہوں: گیہوں کی روٹی ایک بار سینک لیں، ایک طرف سے کچی رکھیں، کچی کی طرف تل کا تیل لگا کر درد والی جگہ پر باندھ دیں، اس سے درد دور ہوگا۔

چنا: کمر، ہاتھ، پاؤں، کہیں بھی درد ہو تو درد والی جگہ پر بیسن ڈال کر روزانہ مالش کریں، اس طرح مالش کرنے سے درد ٹھیک ہوجاتا ہے۔

الانچی: الائچی پیس کر درد والی جگہ پر لگانے سے آرام ملتا ہے۔

چھوٹی الانچی: الائچی کھائیں، درد بھگائیں۔

کافی: کیسا بھی، کہیں بھی درد ہو، کافی پینے سے دد کم ہوتا ہے، کافی میں کیفین عنصر ہوتا ہے جو دماغ کے حساس مرکز جس کو ''سینسری کارٹیکس'' (Sensory Cartex) کہتے ہیں، کو متاثر کرکے ہیجان لاتا ہے، اس سے درد کم ہوتا ہے۔

میتھی: سو گرام دانہ میتھی توے پر اس طرح بھونیں کہ وہ آدھی کچی اور آدھی بھنی ہوئی رہ جائے، پھر اسے دردرا کرلیں، اس میں پچیس گرام سیاہ نمک ملائیں، اس کو صبح وشام دو چمچ گرم پانی سے

پھانک لیں، اس سے جوڑوں کا درد، کمر درد، گھٹنوں کا درد اور ہر طرح کا درد ٹھیک ہوجائے گا، گیس بھی نہیں بنے گی۔

ہلدی: ایک گلاس گرم دودھ میں، ایک چائے کا چمچ بھر ہلدی ملاکر پینے سے جسم کا درد دور ہوتا ہے۔

زیرہ: درد ہونے پر دو چمچ زیرہ، ایک گلاس پانی میں ڈال کر گرم کرکے سینک کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ سینک کے بعد زیرہ پیس کر درد والی جگہ پر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

چوٹ، ضرب کا علاج

(INJURY)

گوار: تل اور گوار ہم وزن پیس کر پانی میں ڈال کر پکائیں، پھر موچ یا چوٹ والی جگہ پر لگائیں، درد دور ہوجائے گا۔

گھاس: کٹنے یا لگنے سے اگر خون ڈسچارج ہو تو گھاس کو کوٹ کر اس کا رس کپڑے میں بھگوکر پٹی باندھنے سے خون کا ڈسچارج بند ہوجاتا ہے۔

مٹی کا تیل: چوٹ ہو، موچ ہو، ضرب لگی ہو، ان سے سوجن ہوگئی ہو، چاہے پرانی چوٹ کا درد ہو، سوجن جسم میں کہیں بھی ہو، روزانہ دو بار غسل کے بعد مٹی کا تیل لگائیں، ان سب تکلیف میں آرام ملے گا۔

برف: چوٹ لگ کر خون بہہ رہا ہو تو برف کے پانی کی پٹی اور برف کا ٹکڑا رکھیں، اس سے خون بہنا بند ہوجائے گا۔

کیلا: چوٹ یا رگڑ لگنے پر کیلے کے چھلکے کو باندھ دینے سے سوجن نہیں بڑھے گی۔

پختہ کیلا اور گیہوں کا آٹا پانی میں گوندھ کر گرم کرکے لیپ کریں۔

لہسن: لہسن کی کلیوں (تریوں) کو نمک کے ساتھ پیس کر اس کی پلٹس باندھنے سے چوٹ اور ضرب میں فائدہ ہوتا ہے۔

میتھی: میتھی کے پتوں کی پلٹس باندھنے سے چوٹ کی سوجن ختم ہوتی ہے۔

ارنڈ کا تیل: کہیں چوٹ یا ضرب لگ کر خون آنے لگے، زخم ہو تو ارنڈ کا تیل لگاکر پٹی باندھنے سے فائدہ ملتا ہے۔

ارنڈ کے پتے پر تل کا تیل لگاکر گرم کرکے باندھنے سے چوٹ سے سوجن اور درد میں آرام ملتا ہے۔

پھٹکڑی: اندرونی چوٹ لگنے پر چار گرام پھٹکڑی کو پیس کر آدھا گلاس دودھ میں ملاکر پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ہلدی: چوٹ لگنے پر ایک گرام ہلدی دودھ کے ساتھ پینے سے درد، سوجن دور ہوتی ہے، جسم کی ٹوٹ پھوٹ دور ہوتی ہے، چوٹ لگی جگہ پر ہلدی کو پانی میں گوندھ کر لیپ کریں۔

چوٹ سے کٹ کر خون بہہ رہا ہو، تو اس جگہ پر ہلدی بھر دیں، آرام آجائے گا، خشک ہوکر ہی اترے گی۔

آنکھ میں چوٹ لگنے پر بھی ہلدی کا استعمال مفید ہے۔

دو چمچ پسی ہوئی ہلدی، چار چمچ گیہوں کا آٹا، ایک چمچ دیسی گھی، آدھا چمچ سوندھا نمک ان میں ملاکر تھوڑا سا پانی ملاکر پلٹس پکائیں، چوٹ لگی جگہ پر اس پلٹس کی پٹی باندھیں۔

آدھا کلو اُبلتے پانی میں آدھا چمچ سوندھا نمک ڈالیں، برتن کو اُتار کر ڈھانپ کر رکھ دیں، جب سینک کرنے کے قابل ہوجائے تو کپڑا بھگوکر چوٹ والی جگہ پر سینک کریں، درد میں آرام ملے گا۔

ہڈی ٹوٹنے پر ہلدی کے روزانہ استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔

ایک پیاز کو پیس کر ایک چمچ ہلدی ملاکر کپڑے میں باندھ لیں، اسے تل کے تیل میں رکھ کر گرم کریں اور اس سے سینک کریں، کچھ دیر سینکنے کے بعد پوٹلی کھول کر درد والی جگہ پر باندھ دیں، آرام آجائے گا۔

کہیں بھی چوٹ لگی ہو، چوٹ سے سوجن آگئی ہو، تو دو حصے پسی ہوئی ہلدی میں ایک حصہ چونا ملاکر لیپ کریں، درد دور ہوجائے گا۔

چوٹ سے سوجن آنے پر دس کلی (تری) اور آدھا چمچ ہلدی، دونوں کو پیس کر ایک چمچ تیل میں گرم کرکے سوجن والی جگہ پر لیپ کرکے روئی رکھ کر پٹی باندھ دیں، سوجن دور ہوجائے گی۔

پیاز: ایک چمچ پسی ہوئی ہلدی، دو چمچ پیاز کے رس میں ملاکر کپڑے میں اس کی پوٹلی باندھ کر سرسوں کے گرم تیل میں ڈبو کر چوٹ والی جگہ پر سینک کریں اور پھر اسے چوٹ والی جگہ پر لیپ کریں اور کپڑا لپیٹ دیں، روئی رکھ کر پٹی باندھ دیں۔

دو چمچ پیاز کا رس اور ایک چمچ شہد ملاکر دو بار روزانہ چاٹیں، چوٹ کا

درد اور سوجن ٹھیک ہوجائے گی۔

پانی: جب چوٹ لگ جاتی ہے، پھسل کر گر جاتے ہیں تو چوٹ لگی جگہ پر سوجن آجاتی ہے، درد ہوتا ہے، چوٹ لگنے پر سوجن آجانے کے بعد گرم سینک نہیں کرنا چاہئے۔ چوٹ لگنے پر ٹھنڈا سینک کرنا چاہئے، برف یا ٹھنڈے پانی سے چوٹ والی جگہ پر سینک کریں۔ اس سے سوجن کم ہوجاتی ہے، مزید سوجن نہیں آتی۔ چوٹ لگتے ہی فوراً ٹھنڈا سینک کرنا چاہئے۔ چوٹ لگی جگہ پر پٹی باندھ کر اونچا کرکے رکھنا چاہئے۔ ٹھنڈا سینک پندرہ منٹ کریں اور پہلے دس گھنٹے میں ہر دو گھنٹے بعد سینک کریں، اس کے بعد دس گھنٹے تھوڑی زیادہ دیر سینک کریں، اس کے بعد ٹھنڈا اور گرم سینک کریں۔

گیہوں: ہڈی ٹوٹنے، چوٹ، موچ لگنے پر گڑ میں آٹے میں پلٹس بناکر متاثرہ جگہ پر رکھیں۔

دو چمچ گیہوں کی راکھ لیں اور اس میں گڑ اور گھی ملاکر روزانہ صبح وشام چاٹیں۔ اس سے درد میں فائدہ ہوگا، ہڈی جلدی جڑ جائے گی۔

نمک: سوندھا نمک اور چینی ہم وزن ملاکر ایک چمچ چمچ صبح وشام پانی سے پھانک لیں، چوٹ کا درد مٹ جائے گا۔

نمک کو توے پر سینک کر اور گرم گرم موٹے کپڑے میں باندھ کر درد والی جگہ کو سینکنے سے موٹ اور چوٹ میں آرام ملتا ہے۔

گرم پانی میں نمک گھول کر سینک کریں۔

ادرک: چوٹ لگنے، بھاری چیز اٹھانے، کچلے جانے سے، جہاں تک درد ہو، وہاں تک ادرک پیس کر موٹا لیپ کرکے پٹی باندھیں۔ دو گھنٹے بعد پٹی ہٹا کر اوپر سرسوں کا تیل لگاکر سینک کریں، اس طرح ایک بار روزانہ لیپ کرنے سے درد دور ہوجائے گا۔

آلو: کبھی کبھی چوٹ لگنے پر نیل پڑ جاتا ہے، نیل والی جگہ پر کچا آلو پیس کر لگائیں۔

خون بہنے (کٹنے سے) کا علاج

آنولہ: کٹنے کی وجہ سے خون بہنے پر کٹی ہوئی جگہ پر آنولے کا تازہ رس لگانے سے، خون کا بہنا بند ہوجاتا ہے۔

مٹی کا تیل: کٹ جانے سے کہیں سے بھی خون بہہ رہا ہو، تو مٹی کے تیل میں کپڑا بھگوکر کٹی ہوئی جگہ پر کس کر پٹی باندھ دیں، خون بہنا بند ہوجائے گا، درد بھی نہیں ہوگا۔ بندھے ہوئے کپڑے پر روزانہ مٹی کا تیل ڈالتے رہنے سے کٹی ہوئی جگہ ٹھیک ہوجائے گی۔

خون بہنے (چوٹ لگنے سے) کا علاج

کیلا: چوٹ لگ کر خون بہنے لگے تو کیلے کے ڈنٹھل (جہاں کیلے جڑے ہوتے ہیں) کا رس لگادیں، خون کا بہنا بند ہوجائے گا، زخم میں پیپ نہیں پڑے گی، چوٹ کا زخم جلدی ٹھیک ہوجائے گا۔

برف: چوٹ لگ کر خون بہہ رہا ہو تو برف کے پانی کی پٹی باندھیں اور اوپر برف کا ٹکڑا رکھیں، اس سے خون کا بہنا بند ہوجائے گا۔

زخم جلد بھٹ جانے کا علاج

(WOUND)

نارنگی: نارنگی کھانے سے زخم جلدی بھرتے ہیں۔

انگور: روزانہ انگور کھانے سے زخم جلد بھر جاتے ہیں۔

گاجر: گاجر کو اُبال کر اس کا لیپ بنالیں، اس کو زخموں پر لگانے سے زخم ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

گاجر کا رس بھی پینا چاہئے۔ کینسر کے زخم پر بھی لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

بند گوبھی: اس کا رس پینے سے زخم ٹھیک ہوتے ہیں، اس کے رس کا ایک گلاس روزانہ پئیں۔

پیاز: ہومیو پیتھک ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ایک حصہ پیاز کے رس کو چار حصے پانی میں ملاکر اس سے سڑے ہوئے مواد بھرے زخم اور بعد میں اسی محلول میں تر کیا ہوا کپڑا زخم پر باندھنے سے زخم ٹھیک ہوجاتا ہے۔

پیاز کی پلٹس گھی میں بناکر لگانے سے زخموں میں فائدہ ہوتا ہے۔

لہسن: لہسن جسم میں کہیں بھی کٹ کر زخم ہوجائے یا دوسری قسم کا زخم ہو تو لہسن کا رس ایک گرام، دو گرام پانی میں ملاکر کپڑا بھگوکر لگانے سے زخم جلدی ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

لہسن: لہسن جسم میں کہیں بھی کٹ کر زخم ہوجائے یا دوسری قسم کا زخم ہو تو لہسن کا رس ایک گرام، دو گرام پانی میں ملاکر کپڑا بھگوکر

لگانے سے زخم جلدی ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

گیہوں: گیہوں کے پودوں کو پیس کر اس کا لیپ زخموں اور پھوڑوں پر لگانے سے جلدی فائدہ ہوتا ہے۔

ارنڈ کا تیل: ارنڈ کا تیل زخم پر لگا کر پٹی باندھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

پھٹکڑی: تازہ زخم ہو، چوٹ، کھرونچ لگ کر زخم ہوگیا ہو، خون بہہ رہا ہو، ایسے زخم کو پھٹکڑی سے دھوئیں اور زخم پر پھٹکڑی کو پیس کر اس کا پاؤڈر چھڑک کر خون کا رسنا بند ہوجاتا ہے۔

ہلدی: پسی ہوئی ہلدی، گھی یا یل میں ملا کر گرم کریں اور اس میں روئی بھگو کر زخم پر روزانہ پٹی باندھنے سے زخم بھر جاتا ہے۔

ہلدی کی گانٹھ پانی میں گھسا کر لیپ کرنے سے زخم کے کیڑے مرجاتے ہیں۔

زخم پر پسی ہوئی ہلدی چھڑکنے سے زخم بھر جاتا ہے۔

شہد: زخموں پر شہد کی پٹی باندھنے سے آرام ملتا ہے۔

ایک حصہ زرد موم، چار حصے شہد سے بنے مرہم پٹی باندھیں۔ موم کو گرم کرکے شہد ملائیں تو مرہم بن جائے گا جو زخم ٹھیک نہیں ہوتے وہ بھی اس سے ٹھیک ہوجاتے ہیں۔ شہد اور تل کا تیل ہم وزن ملا کر روئی یا کپڑے پر لگا کر زخم پر پٹی باندھنے سے زخم بھر جاتا ہے۔

تلسی: تلسی کے خشک پتوں کو پیس کر سونگھنے سے زخموں میں فائدہ ہوتا ہے۔ تلسی پتوں کو پیس کر بھی لگا سکتے ہیں۔

پانی: چوٹ لگنے سے زخم ہونے پر ٹھنڈے پانی میں بھیگا ہوا کپڑا باندھ دیں اور کپڑے کو ہمیشہ گیلا رکھیں، اس سے زخم ٹھیک ہوجاتا ہے۔

پرانے زخم میں سوجن ہونے پر گرم ٹھنڈے پانی کا استعمال روزانہ دو بار کریں۔

❖❖❖❖❖❖❖

عداوت وجدائی کا مجرب عمل

ازقلم: روحانی اسکالر علامہ حکیم پیر صوفی غلام سرور شباب قادری

ایسے دو اشخاص جن میں خلاف شرع یا خلاف قانون اور خلاف تہذیب میل ملاپ ہو، اور ان کا اکٹھا رہنا معاشرہ میں خرابی کا باعث بن رہا ہو یا کسی مرد عورت میں ناجائز تعلقات ہوں یا دو افراد کا اکٹھا رہنا آپ کی عزت کو خاک میں ملانے کا سبب بن رہا ہو۔ اگر کوئی دشمن بلاوجہ آپ کی جان کا دشمن بن چکا ہو۔ غرض ایسا افراد جن میں عداوت اور جدائی ڈالنا خلاف شرع نہ ہو۔ ان سب کے لئے یہ عمل کیا جاسکتا ہے۔ اگر کسی مرد عورت میں طلاق کی صورت پیدا کرنا جائز ہو تو بھی اس عمل سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ یہ عمل اپنے اثرات میں تیر بہدف ہے مگر خلاف شرع کام لینے کی صورت میں اس کی رجعت بھی فوری ہوتی ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ اگر دو دوستوں میں جدائی پیدا کرنا ہو تو مقابلہ پر تربیع قمر وعطارد۔

اگر کسی مرد وعورت میں طلاق ونفاق کا عمل کرنا ہے تو مقابلہ یا تربیع قمر وزہرہ اور عطارد وزہرہ۔

اگر دشمنان کو بیمار کرنا، ذلیل یا سرگرداں کرنا ہو تو قمر وزحل کی نظر مقابلہ یا تربیع یا عطارد ومریخ۔

اگر مرد عورت کے ناجائز تعلقات یا طلاق کے لئے عمل کرنا چاہیں تو زہرہ ومریخ، زہرہ وزحل کی نظر مقابلہ اور تربیع کے اوقات یا شمس وزہرہ کے قران کے اوقات میں بھی عمل کرسکتے ہیں۔

اگر دو افراد میں جدائی نفرت اور عداوت پیدا کرنا چاہیں تو قران مریخ وزحل اور قمر وزحل کے اوقات اور زحل وشمس کی نظر مقابلہ اور تربیع کے وقت کا بھی انتخاب کرسکتے ہیں۔

دشمن کی تباہی وبربادی کے لئے قمر وشمس، قمر وزحل کے قران کے اوقات بھی لے سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر قسم کے نحس اور اعمال شر کے لئے قمر در عقرب، اماوشیہ کے اوقات، ایام اسود میں انتخاب کرکے عمل کریں۔ انشاء اللہ چند یوم میں نتیجہ آپ کے سامنے ہوگا۔ اگر دو افراد کے درمیان عداوت اور جدائی کے لئے عمل کرنا ہے تو دو نقش مربع آتشی تیار کرنا ہوں گے۔ اگر ایک مرد ہو خواہ عورت تو ایک مثلث آتشی تیار کریں گے۔

اول سورہ لہب کے اعداد شمسی نکالیں۔ پھر سورہ انفال کی آیت نمبر ۱۷ کے اعداد شمسی نکالیں۔ پھر جن افراد میں جدائی عداوت اور نفرت پیدا کرنا ہو، ان کے اعداد مع والدہ شمسی ابجد سے استخراج کریں۔ تمام اعداد کے مجموعہ سے نقش مثلث آتشی تیار کریں۔

اگر کسی ایک فرد کو بیمار، ذلیل وخوار اور سرگرداں کرنا ہو تو سورہ اور آیت کے اعداد میں اس کے اعداد شامل کرکے صرف ایک ہی مثلث نقش تیار کریں۔

اگر دو افراد میں عداوت اور جدائی کا عمل کرنا ہو تو سورہ اور آیت کے اعداد لے کر ہر ایک کے نام مع والدہ کے اعداد میں الگ الگ شامل کرکے ہر ایک کے نام کا الگ الگ مربع آتشی تیار کریں۔ مربع یا مثلث بھی نقش تیار کریں۔ ہر ایک کے اوپر یہ اسم ضرور تحریر کریں۔ اسم درج ذیل ہے۔

یَا مَالِیُ سُوسًا

اب اگر ایک فرد ہے اس کا ایک پتلا سیاہ ماش کے آٹا سے تیار کریں۔ اور نقش مثلث تحریر کرکے پتلے کے پیٹ میں ڈال دیں اور اٹھارہ

سوئیاں جس سے کپڑا سیا جاتا ہے یا کامن پن لیں۔ اب ہر ایک سوئی یا پن پر ۹ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کریں اور ایک ایک کر کے سوئیاں پتلے کے شکم میں گاڑ دیں اور نو سوئیاں پشت میں گاڑ دیں اور پتلے پر سیاہ کپڑا لپیٹ کر کسی پرانی قبر میں دفن کر دیں۔

اگر دو افراد ہیں تو ایک ایک نقش مربع ایک ایک پتلا میں ڈال کر ہر ایک پتلا کے شکم میں نو نو سوئیاں دم کر کے گاڑ دیں۔ اور دونوں پتلوں کو پشت سے پشت ملا کر اور پر سیاہ رنگ کا کپڑا لپیٹ کر کسی پرانی قبر میں دفن کر دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند یوم میں ہی دشمن اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے۔

اس عمل کا اثر یقینی ہے یہ عمل جائز صورت میں کریں اور بلا وجہ کسی کو پریشان نہ کریں ورنہ رجعت کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

مثال سے واضح کرتا ہوں تا کہ ہر قاری سمجھ سکے۔ مثلاً سعید احمد اور زبیدہ میں عداوت اور جدائی کا عمل کرنا چاہتے ہیں۔

سعید احمد کے اعداد ابجد شمسی سے لئے = ۱۷۴۳ ر ہوے۔ ☆ زبیدہ کے اعداد ابجد شمسی سے لئے = ۱۹۳۰ ر ہوئے

سورہ لہب کے اعداد ابجد شمسی سے لئے = ۲۰۸۶۶ ر ہوئے۔ ☆ سورہ انفال کی آیت نمبر ۱۷ ر کے اعداد ابجد شمسی لئے = ۱۰۵۵۰ ر ہوئے۔

آیت اور سورہ کے اعداد کا مجموعہ = ۳۱۴۱۶ ر ہوا۔

سعید احمد کا نقش مربع تیار کرنے کے لئے ۱۷۴۳ + ۳۱۴۱۶ ر کا نقش مربع پر کیا جو کہ درج ذیل ہے۔

زبیدہ کا نقش مربع تیار کرنے کے لئے اعداد زبیدہ ۱۹۳۰ ر اور آیت اور سورہ کے اعداد کا مجموعہ ۳۱۴۱۶ ر کو جمع کیا۔

۱۹۳۰ + ۳۱۴۱۶ ر کا نقش مربع پر کیا جو کہ درج ذیل ہے۔

یَا مَالِیُ سُوْمَا   یَا مَالِیُ سُوْمَا

۸۳۳۶	۸۳۳۹	۸۳۴۲	۸۳۲۹	☆	۸۲۸۹	۸۲۹۲	۸۲۹۶	۸۲۸۲
۸۳۴۱	۸۳۳۰	۸۳۳۵	۸۳۴۰	☆	۸۲۹۵	۸۲۸۳	۸۲۸۸	۸۲۹۳
۸۳۳۱	۸۳۴۴	۸۳۳۷	۸۳۳۴	☆	۸۲۸۴	۸۲۹۸	۸۲۹۰	۸۲۸۷
۸۳۳۸	۸۳۳۳	۸۳۳۲	۸۳۴۳	☆	۸۲۹۱	۸۲۸۶	۸۲۸۵	۸۲۹۷

نقش زبیدہ   نقش سعید احمد

اگر ایک ہی فرد کو ذلیل و رسوا و سرگرداں کرنا ہو تو نقش مثلث تیار کیا جائے گا۔ مثلاً زبیدہ کے اعداد = ۱۹۳۰ ر آیت اور سورہ کے اعداد کا مجموعہ = ۳۱۴۱۶ ر۔ ان اعداد کو جمع کیا تو ۳۳۳۴۶ ر بنا اور اس طرح ان اعداد کا نقش مثلث یہ تیار ہوا۔

یَا مَالِیُ سُوْمَا

۱۱۱۱۶	۱۱۱۱۱	۱۱۱۱۹
۱۱۱۱۸	۱۱۱۱۵	۱۱۱۱۳
۱۱۱۱۲	۱۱۱۲۰	۱۱۱۱۴

ہر سوئی پر جو آیت پڑھ کر دم کی جائے گی وہ یہ ہے۔ "وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔"

◆◆◆◆◆◆◆

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: اورنگ آباد

نام: جعفر خان

نام والدین: بانو بی، حاجی امداد اللہ خان

تاریخ پیدائش: ۸ را پریل ۱۹۴۷ء

قابلیت: معمولی

آپ کا نام ۴ حروف پر مشتمل ہے۔ ان میں سے دو حرف نقطے والے ہیں اور دو حرف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ایک حرف آبی ایک آتشی اور دو حرف خاکی ہیں۔ بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۲ مرکب عدد ۱۱ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۳۵۳ ہیں۔ ۲ کا عدد باہمی معاہدے کی علامت ہے۔ اس عدد کا حامل فنون لطیفہ کا شیدائی ہوتا ہے اور کافی حد تک شوقین مزاج بھی ہوتا ہے، دل بستگی کا سامان جہاں بھی میسر آجائے وہاں شرکت ضروری سمجھتا ہے۔ ۲ عدد کے حامل میں ایک خاص کشش ہوتی ہے اور اس کی آواز میں بھی ایک طرح کی جاذبیت ہوتی ہے جو لوگوں کو متاثر کرتی ہے۔ ۲ عدد کے لوگ صبر و تحمل کی دولت سے سرفراز ہوتے ہیں، انہیں کم عمر بچوں سے بہت محبت ہوتی ہے۔

۲ عدد کے لوگ دور اندیش ہوتے ہیں اور حکمت عملی ان کی ذات کا جزء ہوتی ہے۔ ۲ عدد کے لوگ ہر ہر معاملے میں پھونک پھونک کر قدم رکھنے کے عادی ہوتے ہیں، یہ لوگ اپنی زندگی کو شریفانہ گزارنے کے خواہش مند ہوتے ہیں لیکن اگر ان کے مزاج کے برخلاف حالات سامنے آئیں تو پھر یہ راہ راست سے اِدھر اُدھر بھی ہو جاتے ہیں اور جب یہ بھٹک جاتے ہیں تو ان کا سنبھلنا مشکل ہوتا ہے۔ ۲ عدد کے لوگ مستقل مزاج ہوتے ہیں، ان میں ایک طرح کا استحکام ہوتا ہے، ان لوگوں کی تندرستی ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی، یہ اکثر مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار رہتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ان لوگوں سے پرہیز بھی نہیں ہو پاتا اور بد پرہیزی کی وجہ سے ان کی تندرستی کو کافی نقصان ہوتا ہے، صحت کے معاملے میں ان کی صورت حال عجیب ہوتی ہے، کبھی تو یہ اتنے توانا نظر آتے ہیں کہ جیسے کبھی بیمار ہی نہ ہوئے ہوں اور کبھی اتنے مضمحل اور نڈھال دکھائی دیتے ہیں جیسے برسوں کے مریض ہوں۔ ۲ عدد کے لوگوں میں ایک طرح کی فطری شرم ہوتی ہے، لیکن اس کے باوجود یہ خود کو نمایاں کرنے کے بھی آرزومند رہتے ہیں، لوگ ان کے خلاف تبصرے بھی کرتے ہیں، اس وقت یہ لوگ بہت صبر و ضبط سے کام لیتے ہیں اور سکوت اختیار کرتے ہیں، یہ سکوت از راہِ مصلحت بھی ہوتا ہے اور ان کی فطرت کا ایک حصہ بھی ہے۔

۲ عدد کے لوگوں میں ایک زبردست خوبی ہوتی ہے، یہ کام خود کرتے ہیں اور اس کا سہرا دوسروں کے سر باندھ دیتے ہیں اور یہ کر کے ایک عجیب طرح کی خوشی محسوس کرتے ہیں، قوت خیالی کا مادّہ ان میں بہت زیادہ ہوتا ہے، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ جاگتے ہوئے خواب دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ۲ عدد کے لوگو میں روحانی صفات بھی پائی جاتی ہیں، یہ سوچ و فکر اور رہن سہن کے اعتبار سے قدامت پسند ہوتے ہیں، سادہ لوح ہوتے ہیں، سادہ مزاج ہوتے ہیں اور سادگی کو اہمیت دیتے ہیں، انہیں عموماً لڑائی جھگڑوں سے نفرت ہوتی ہے۔

۲ عدد کے لوگ اچھے ثابت ہوتے ہیں، دوستی نبھاتے ہیں، لیکن چونکہ حساس ہوتے ہیں، اس لئے جلد ہی بدگمانی کا شکار ہو جاتے ہیں لیکن چونکہ کینہ پرور نہیں ہوتے اس لئے جلد ہی مان بھی جاتے ہیں، ان کی زندگی میں روٹھ منائی کا سلسلہ بہت ملتا ہے، ان میں صلاحیتیں ہوتی ہیں لیکن حد سے زیادہ حساس ہونے کی وجہ سے یہ امید کے مطابق ترقی نہیں کر پاتے۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۲ ہے، اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔ آپ کے مزاج میں سادگی ہے، آپ دیر تک اور دور تک ساتھ نبھاتے ہیں، دوسروں پر بھروسہ کرتے ہیں اور کافی حد تک آپ خود بھی قابل بھروسہ ہوتے ہیں، آپ کے اندر غور وخوض کی اعلیٰ صلاحیتیں موجود ہیں، آپ کی طبیعت میں بھولا پن ہے، آپ صاحب عقل ہیں، لیکن چالاک نہیں ہیں، آپ کے اندر زود اعتباری بھی ہے جو اکثر آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ کامیابی سے ہمکنار رہیں گے۔

آپ کا لکی عدد ۸ ہے۔ ۸ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں خاص طور سے آپ کو راس آئیں گی، آپ کی دوستی ان لوگوں سے خوب جمے گی جن کا عدد ۷، ۸ یا ۹ ہو۔ ایک، ۳، ۵ اور ۶ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے۔ یہ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے اچھے برے ثابت ہوں گے۔

۵ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے۔ اس عدد کے لوگ اور اس عدد کی چیزیں آپ کو ہرگز ہرگز راس نہیں آئیں گی۔ اگر آپ ۵ عدد کے لوگوں اور چیزوں سے دور ہی رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۱ ہے۔ یہ عدد خطرے کی نشانی ہے، اس عدد کی وجہ سے آپ کو زندگی میں کئی بار دھوکے بازی اور فریب کا شکار ہونا پڑے گا۔ اس عدد کی وجہ سے آپ کو بیوی سے یا کسی اور خاتون سے بھی برسرِ پیکار ہونا پڑے گا اور رسوائی آپ کے حصے میں آجائے گی۔

جن لوگوں کا مرکب عدد ۱۱ ہوتا ہے وہ خود اچھے انسان ہوتے ہیں لیکن ان کو اپنی زندگی میں فریب، بلیک میلنگ اور مختلف حادثات کا شکار ہونا پڑتا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش ۸ ہے۔ جو آپ کے لئے خوش آئند ثابت ہوتی رہی ہوگی۔ آپ چوتھے مہینے میں پیدا ہوئے، یہ مہینہ آپ کے لئے عام سا مہینہ ہے۔ مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶ ہے۔ یہ عدد بھی آپ کے لئے عام سا عدد ہے، نہ آپ کے لئے خاص مفید اور نہ آپ کے لئے خاص ضرر رساں۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۲، ۱۱، ۲۰، ۲۹ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ آپ کو ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہاں یہ بات نوٹ رکھیں کہ آپ کی مبارک اور غیر مبارک تاریخوں میں زبردست ٹکراؤ ہے۔ نام کے مفرد اعداد کے اعتبار سے ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ تاریخیں آپ کے لئے مبارک ہیں اور تاریخ پیدائش کے اعتبار سے ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ تاریخیں آپ کے لئے غیر مبارک ہیں۔ شومئی قسمت سے جو تاریخیں آپ کے لئے مبارک ہیں وہی تاریخیں آپ کے لئے غیر مبارک بھی ہیں، ایسی صورت حال میں آپ اُس دن کو ترجیح دیں جو آپ کے لئے مبارک ہے۔

منگل آپ کا مبارک دن ہے، اتوار، پیر اور جمعرات بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، البتہ کوئی بھی اہم کام بدھ کو کرنے کی غلطی نہ کریں ورنہ آپ کو خدانخواستہ بھاری نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آپ کا برج حمل اور ستارہ مریخ ہے۔ ہیرا، یاقوت اور پکھراج آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کو ساڑے چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں۔ انشاء اللہ زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا۔ سرخ، گلابی اور عنابی رنگ آپ کے لئے انشاء اللہ مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کو کسی بھی اعتبار سے اہمیت دیں، ان رنگوں کے پردے اگر گھر میں کھڑکیوں یا دروازے پر لٹکائیں گے تو آپ کو اس کا فائدہ محسوس ہوگا۔

جنوری، فروری اور جولائی میں خاص طور سے اپنی صحت کا خیال رکھیں، عمر کے کسی بھی حصے میں اور ان مہینوں میں خدانخواستہ درد سر، دماغ کی تکلیف، ہڈیوں کے امراض، دانتوں کی تکلیف وغیرہ لاحق ہوسکتی ہے، اگر ایسا ہو تو فوراً علاج کی طرف دھیان دیں، ہرگز ہرگز غفلت نہ برتیں، ورنہ بھاری نقصان ہوگا اور تندرستی تباہ ہوجائے گی۔

آپ کے نام میں ۲ حرف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۲۷۰ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۳۳۶ ہوجاتے ہیں، ان کا نقش مربع اس طرح بنے گا اور یہ نقش آپ کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔

نقش اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۷۶	۹۰	۸۷	۸۳
۸۸	۸۲	۷۷	۸۹
۸۱	۸۵	۹۲	۷۸
۹۱	۷۹	۸۰	۸۶

آپ کے مبارک حروف الف، ل، ع اور ی ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والی چیزیں آپ کو بہت راس آئیں گی۔ جیسے آم، لوکی، لیچی، عود، عنبر وغیرہ۔

آپ کی فطرت میں سادگی ہے، آپ لوگوں کی طرف جلد مائل ہوجاتے ہیں جو اس دور میں ایک اعتبار سے غلطی ہے، کیوں کہ لوگ آپ کی سادگی کا فائدہ اٹھائیں گے اور آپ کو نقصان پہنچانے میں کامیاب رہیں گے۔ آج کل بہت جلد لوگوں کی طرف ڈھلک جانا اور بہت جلدی لوگوں پر مکمل بھروسہ کرلینا ٹھیک نہیں ہے، آپ کے دل ودماغ میں ایک طرح کا اضطراب رہتا ہے جو آپ کو پرسکون نہیں ہونے دیتا۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: رفاقت، بھروسہ، گھریلو سکون اور سادہ لوحی، سادگی، تحمل، استقلال، باریک بینی، ہمدردی، وفاداری اور عام مقبولیت وغیرہ۔ آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: جلد بھروسہ اور یقین کرلینا، جلد دوسروں کی طرف راغب ہوجانا، حساس ہونے کی وجہ سے جلد بدگمان ہوجانا، بے وجہ کا شرمیلا پن، بے چینی، ٹال مٹول، مایوسی ہروقت کا فکر وتردد وغیرہ۔ ہر شخص کے اندر خوبیاں اور خامیاں موجود ہوتی ہیں، بس سمجھ دار وہ لوگ ہوتے ہیں اور اپنی خوبیوں کا اندازہ کرنے کے بعد ان میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور ذاتی خامیوں کا ادراک کرنے کے بعد انہیں دن بہ دن کم کرنے کی کوشش جاری رکھیں تاکہ شخصیت میں مزید نکھار پیدا ہوسکے اور وہ داغ دھبے مٹ جائیں جو کسی بھی خوبصورت شخصیت کو پامال کرنے کا موجب بنتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹		
۸		
۷	۴۴	۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک، ایک بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر قوتِ اظہار ہے، لیکن ایک طرح کی ہچکچاہٹ بھی ہے جو آپ کو اپنا مدعا بیان کرنے سے ہمیشہ روکتی ہے۔

۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات اور احساسات کی زیادہ پرواہ نہیں کرتے جب کہ آپ کو دوسروں کے لئے حساس ہونا چاہئے۔ یہ بات یاد رکھئے کہ خود حساس ہونا بری بات نہیں ہے لیکن دوسروں کے بارنے میں حساس نہ ہونا بری بات ہے۔ حساب وکتاب اور لین دین کے بارے میں بھی آپ کو حساس ہونا چاہئے۔

۴ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر انتھک جدوجہد کرنے اور مسلسل کام کرتے رہنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے لیکن انسان کو آرام بھی کرنا چاہئے اور دولت کمانے کی دھن انسان کی صحت کے لئے بھی کبھی کبھی مضر ثابت ہوتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ اور ۶ موجود نہیں ہیں، جو ایک اعتبار سے اچھا نہیں ہے۔

۵ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اعتدال سے محروم ہیں اور ۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ گھریلو زندگی کے معاملے میں آپ کافی سردمہری کا مظاہرہ کرتے ہیں جو کسی بھی اعتبار سے اچھا نہیں ہے۔

۷ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر معاملے میں عدل اور انصاف کے قائل ہیں اور اس کے لئے کوشش کرتے ہیں، کسی کے ساتھ بھی ناانصافی آپ کو برداشت نہیں ہوتی ہے۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے معاملات کی پرکھ کرنے میں بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں، آپ صفائی پسند بھی ہیں، لیکن آپ کی طبیعت کی بے چینی آپ کو خواہ مخواہ کی کڑھن میں مبتلا رکھتی ہے۔

۹ کی موجودگی آپ کے حساس ہونے کا ثبوت ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا شعور کافی بڑھا ہوا ہے، آپ وسیع النظر بھی ہیں لیکن اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اکثر مشتعل بھی ہوجاتے ہیں جو آپ کے لئے نقصان دہ بنتا ہے۔

آپ کے چارٹ میں صرف ایک سطر مکمل ہے، باقی دو سطریں نامکمل ہیں، مکمل سطر یہ بتاتی ہے کہ آپ بھرپور توانائی حاصل کرنے میں کامیاب رہیں گے، آپ صرف خواب نہیں دیکھیں گے بلکہ آپ منصوبہ بندی

کے بعد کچھ عمل بھی کریں گے، آپ کو دوران زندگی چہل قدمی اور تازہ ہوا کی ضرورت محسوس ہوگی۔ اس سے قطعاً غفلت نہ برتیں تا کہ آپ کی ادلتی بدلتی ہوئی صحت مزید متاثر نہ ہو۔ آپ نے اپنا فوٹو نہیں بھجوایا۔

آپ کے دستخط آپ کی عاجزی، انکساری اور آپ کی خود اعتباری کا آئینہ دار ہیں۔ ہم نے آپ کی شخصیت کا جو خاکہ پیش کیا ہے۔ انشاء اللہ وہ آپ کے لئے ایک رہنما ثابت ہوگا، اگرچہ آپ زندگی کے اکثر حصے گزار چکے ہیں لیکن جو ماہ وسال باقی ہیں ان میں آپ کو خود کو اچھے سے اچھا انسان بنانے کے لئے ہماری رہنمائی سے استفادہ کریں تا کہ مرنے کے بعد بھی آپ کو طویل عرصہ تک یاد رکھا جائے اور لوگ آپ کی خوبیوں کی مثال دیں۔

یاد رکھئے کہ یہ کالم صرف تفریح کے لئے نہیں بلکہ یہ ایک آئینہ ہے جو آپ کے خدوخال کی صحیح تصویر پیش کر کے آپ کو متنبہ کرنے کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔

مسبّب الاسباب

دولت تقدیر کو تدبیر کی حاجت نہیں
معدنِ زر ہے جہاں اکسیر کی حاجت نہیں

نظام الملک وزیر شاہ پہلے نہایت مفلس تھا۔ باورچی خانہ کے داروغہ کے پاس جا کر ذکر ہوا تھا، وہ اسے حساب کرنے کے واسطے دیوان کے ہاں بھیجا کرتا تھا۔ دیوان نے جب اس کی چال ڈھال اچھی دیکھی، اپنے نزدیک پیش کاری پر رکھا۔ پھر چند روز میں اسے اپنا نائب بنایا، اتفاقاً دیوان سخت بیمار پڑا کہ بادشاہ کو سفر درپیش ہوا فرمایا کہ اس کا نائب اس کے بدلے ہمارے ساتھ چلے۔ نظام الملک کے پاس کچھ لوازمہ سفر کا مہیا نہ تھا، اور نہ دیوان سے اس کی حالت علالت کی وجہ سے کچھ کہہ سکتا تھا، نہایت متحیر ہوا، اس حیرانی میں ایک مسجد میں جا کر نماز پڑھ کے ایک ستون سے لگ کر سر زانو پر دھرے سوچ میں بیٹھا تھا کہ ایک اندھا لاٹھی ٹیکتے ہوئے مسجد میں آیا اور پکارا کہ مسجد میں کون ہے؟ یہ چپ رہا۔ اسی طرح اس نابینا نے کئی مرتبہ آواز دی، لیکن اس نے زبان نہ ہلائی، پھر اندھے نے لاٹھی پھرا کر ساری مسجد ٹٹولی، لیکن یہ اپنے تئیں بچاتے ہوئے اِدھر اُدھر کھسک جاتا، جب وہ خوب احتیاط کر چکا اور سمجھا کہ اب تو یہاں کوئی بھی مسجد میں نہیں، مسجد کا دروازہ بند کر دیا اور محراب کے نزدیک سے فرش اُلٹ کر اور اینٹ سرکا کر ایک لوٹا زمین میں سے نکالا۔ اس میں ہزار اشرفی تھی، انہیں انڈیل کر تھوڑی دیر ان سے کھیلتا رہا، پھر اسی لوٹے میں وہ اشرفیاں ڈال کر اسی جگہ رکھ اس پر اینٹ بٹھا اور بوریئے سے چھپا کر باہر چلا گیا۔ نظام الملک وہ تمام زر نکال کر بار برداری، اونٹ، گھوڑے، خیمہ ودیگر سامان تجمل درست کر کے سلطان کی رکاب سعادت میں روانہ ہوا اور ہر وقت کی حضور باشی سے روشناس ہو گیا، جب سفر سے مراجعت کی، دیوان کی رحلت ہو چکی تھی۔ اسی کے نام دیوانی مقرر ہو گئی، اس میں کچھ خیر خواہی بن پڑی تو درجہ وزارت کو پہنچا، ایک روز شہر کے بازار میں چلا جاتا تھا کہ اسی اندھے کو رستے میں گدائی کرتے ہوئے شکستہ حال بیٹھا دیکھا، اپنے ساتھ لا کر خلوت میں اس سے پوچھا کہ تیرا مال جو جاتا رہا تھا، تو نے پایا یا نہیں؟ اندھے نے یہ سنتے ہی کود کر وزیر کا دامن پکڑ لیا اور کہا۔ "ہاں! ہاں!! ابھی پایا۔ پوچھا "کیوں کر۔" وہ بولا اس لئے کہ میں نے یہ بھید کسی سے نہ کہا تھا، تو نے جو ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ یہ کام تیرا ہی ہے۔" تب وزیر نے وہ زر اسے دلوایا اور اپنی طرف سے ایک گاؤں اس کی ملک کر دیا۔ نتیجہ یہ کہ جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ کسی کو دولت بخشے تو اس کے اسباب بے رنج و سعی میسر کر دیتا ہے۔

چوتھی قسط

ایک عجیب وغریب داستان

جو دلچسپ بھی ہے اور ہوش ربا بھی

محسن ہاشمی

ایک ایسے شخص کی داستان جو حقیقتاً حق کی تلاش میں تھا۔ دوران جستجو اس کی ملاقاتیں مختلف ممالک کے لوگوں سے ہوئیں وہ غیر مقلدین سے بھی ملا، وہ دیوبندی، بریلوی، جماعت اسلامی کے لوگوں سے بھی ملا۔ دعوت کے کام سے جڑے ہوئے لوگوں سے بھی اس کی ملاقاتیں رہیں۔ اس کا گھر جنات کی آماجگاہ تھا، لیکن وہ تعویذ گنڈوں اور روحانی عملیات کا قائل نہ تھا۔ اس کا حشر کیا ہوا؟ وہ اپنی ذاتی محبت میں کامیاب رہا یا ناکام؟ جنات کی شرارتوں سے اس کو نجات مل سکی یا نہیں اور اس نے بالآخر کس مسلک کو راہِ اعتدال پر پایا؟ یہ سب کچھ جاننے کے لئے اس داستان کو پڑھیں۔ اس داستان میں خوف بھی ہے، کرب بھی ہے، راحتیں بھی ہیں اور صدمات بھی۔ اس داستان کا ایک ایک حرف آپ کو متاثر کرے گا اور آپ کے ذہن کو یقیناً کسی منزل تک پہنچائے گا۔ (ح، ہ)

ایک رات جب سہیل اپنے کمرے میں تنہا تھا اور وہ نشاء کے تصور میں غرق تھا، ماضی کی خوبصورت یادیں اس کے ذہن میں ایک ایک کر کے اُبھر رہی تھیں جیسے پردہ سیمیں پر کوئی فلم چل رہی ہو، اس کو یاد آیا کہ ایک عید کے موقعہ پر سہیل نے دس روپے نشاء کو عیدی کے دیئے تھے، یہ وہ زمانہ تھا جب سہیل کے گھر کے آسمان پر غربت اور ناداری کی گھٹائیں پوری طرح چھائی رہتی تھیں۔ جب اس کی بہنیں عیدی کے دو روپے کو ترستی تھیں۔ عید کے دن شہناز اپنے بچوں کے سروں پر شفقت رکھنے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ عید کے دن بھی سہیل کے گھر والے دھلے ہوئے کپڑے پہنا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں دس روپے کی بڑی اہمیت تھی، جب اس نے نشاء کو دس روپے کا نوٹ پکڑایا تو نشاء بولی۔ محترم سہیل صاحب مجھے عیدی میں پیسے نہیں آپ کا پیار چاہئے، آج کے دن آپ یہ وعدہ کریں کہ آپ کا پیار کبھی کم نہیں ہوگا، یہ محبت کا درخت ہمیشہ ہرا بھرا رہے گا اور اس پر ہمیشہ پھل آتے رہیں گے۔

پھل؟ سہیل نے شرارت بھری نظروں سے نشاء کو دیکھا۔

جی ہاں پھل۔ "نشاء بولی" اور وہ بھی صرف میٹھے، کھٹے نہیں۔

نشاء صاحبہ آپ جانتی ہیں کہ "سہیل نے کہا" محبت کے درخت پر جو پھل آتے ہیں وہ ایک دو تین چار بچے ہوتے ہیں، کوئی پھل اِدھر گرتا ہے تو کوئی اُدھر گرتا ہے۔

بدتمیز کہیں کے۔ نشاء سہیل کے پاس سے بھاگنا چاہتی تھی، لیکن سہیل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور بولا آج مجھے آپ سے عیدی وصول کرنی ہے، رسم دنیا بھی ہے موقعہ بھی ہے دستور بھی ہے اور یہ کہہ کر اس نے نشاء کے رخسار پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔

یہ عیدی زبردستی کی عیدی ہے، نشاء نے کہا۔

عیدی۔ اپنا حق ہے اور اپنا حق زور زبردستی سے بھی وصول کیا جا سکتا ہے۔

سہیل میری ایک بات مانو گے، یہ پیسے اپنی بہنوں کو دو، انہیں کتنی خوشی ہوگی۔

نشاء! "سہیل نے غمناک لہجہ میں کہا" ابو کے انتقال کے بعد ہمارے گھر میں عیدی لینے دینے کا چلن ختم ہو گیا، بس امی مجھے دس روپے دیتی ہیں، اگر میں ان دس روپوں کو اپنی بہنوں میں تقسیم کروں گا تو ایک بہن کے حصے میں کیا آئے گا، بے چاری عیدی بھی بدنام ہو جائے گی۔ سہیل کی آواز بھرا گئی۔ نشاء میں جب کسی قابل ہو جاؤں گا تو میں جی کھول کر اپنی بہنوں کو عیدی دوں گا۔ عید پر ان کے کپڑے بناؤں گا اور اپنی امی کے لئے وہ سب کچھ کروں گا جو ایک ہونہار بیٹا اپنی ماں کے لئے

کرتا ہے۔ میری امی نے بھی کئی سالوں سے نئے کپڑے نہیں پہنیں۔

اس کے بعد کافی دیر تک خاموشی رہی، پھر اس خاموشی کو سہیل ہی نے توڑا، اس نے کہا۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ ہماری یہ غربت میری تمہاری محبت میں حائل نہ ہو جائے، مجھے ماموں کی کرختگی سے بھی ڈر لگتا ہے، تم اس کی پرواہ مت کرو، میرے ابو مجھے بہت پیار کرتے ہیں، وہ میری خوشیوں کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں اور ہاں سہیل، تمہارے دوبئی جانے کا کیا ہوا۔

انشاء اللہ بہت جلد پاسپورٹ بن جائے گا، دعا کرو میں جلد سے جلد اپنے پیروں پر کھڑا ہو جاؤں اور میرے گھر کی یہ غربت ختم ہو جائے جو ہم سب کے لئے سوہان روح بنی ہوئی ہے، یقین کرو نشاء جب میں اپنی ماں اور اپنی بہنوں کے ارمانوں کا قتل ہوتے دیکھتا ہوں تو میرے دل پر چھریاں چلتی ہیں۔ میری بہنوں کے ہاتھوں کانچ کی چوڑیاں تک بھی نہیں ہیں، ان کا لڑکپن اور یہ محرومیاں! میرا دل گھٹتا ہے۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔ خزاں کے بعد چمن میں بہار ہی آتی ہے اور خزاں کا دور کتنا بھی لمبا ہو ایک دن گزر جاتا ہے، تم نے سنا نہیں کہ ۔

بہاریں پھر بھی آتی ہیں، بہاری پھر بھی آئیں گی

اسی طرح ماضی کی خوبصورت یادیں اس کے پردۂ ذہن پر تھرک رہی تھیں کہ سہیل کو یہ محسوس ہوا کہ کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہوا ہے۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو اسے سفید کپڑوں میں ملبوس ایک لمبا تڑنگا آدمی دکھائی دیا۔

کون ہو تم۔ ’’سہیل نے پوچھا۔‘‘

یہ گھر ہمارا ہے۔ تمہارے باپ نے اس گھر پر قبضہ کیا تھا، ہم نے اس کو مار دیا تھا، اب تمہاری بہن کا نمبر ہے، اس کو ہم اپنے ساتھ لے جائیں گے۔

آواز کچھ اس طرح کی تھی کہ جیسے وہ شخص ناک میں بول رہا ہو، سہیل کا سر چکرا گیا، اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا، لیکن جیسے ہی اس نے خود کو سنبھالا وہ شخص غائب ہو گیا۔

سہیل جنات کا مذاق اڑاتا رہا تھا۔ مولوی صاحب کی موت کے بعد یہ دوسرا واقعہ تھا جس نے اس کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا، وہ اپنے کمرے سے باہر آیا اور اس نے یہ بات اپنی ماں کو بتائی۔

ماں نے سہیل کی بات سن کر کہا، میرے لال آج تمہیں یقین ہو گیا نا کہ جنات بھی کوئی مخلوق ہیں اور ان ہی جناتوں نے اپنے گھر میں اپنا ڈیرہ جما رکھا ہے۔ جنات ہی بیٹا گڑیا کو ستاتے ہیں اور ان ہی کی وجہ سے اس مولوی صاحب کی موت ہوئی، بے چارے ہمیں ان جنات سے نجات دلانے کے لئے آئے تھے اور خود ہی ان کا لقمہ بن گئے۔

سہیل کی ماں کی بات گردن جھکائے سنتا رہا اور اس نے ماں کی کسی بات کی تردید نہیں کی، اس دن اس نے اپنے بچپن کے ایک دوست سے ملاقات کی، اس کا یہ دوست تبلیغی جماعت سے جڑا ہوا تھا اور اس پر دعوت کی دھن سوار تھی، اس کے گھر والے بھی اس کی اس دھن سے پریشان تھے، لیکن دن بہ دن اس کا جنون بڑھتا جا رہا تھا۔ ایک طویل عرصہ کے بعد سہیل کی ملاقات اپنے دوست سے ہوئی۔ سہیل نے رسمی علیک سلیک کے بعد اس سے کہا۔ آفتاب میاں دوبئی سے آئے ہوئے مجھے دو ماہ سے زیادہ ہو گئے۔ معافی چاہوں گا تم سے ملاقات نہ کر سکا اور آج ایک الجھن کا شکار ہو کر تمہارے پاس آیا ہوں۔

بولو دوست کیا بات ہے؟ میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں۔

آفتاب، بات یہ ہے کہ میرے گھر میں جنات گھسے ہوئے ہیں اور آج ایک جن کو میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ یار تم بچپن سے ہی دین دار ہو، تم ان جنوں سے بچنے کا کوئی طریقہ بتاؤ۔

سہیل نے ایک ہی سانس میں یہ سب کچھ کہہ ڈالا۔ آفتاب اس کو ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا، پھر اس نے اپنی زبان کھولی۔ سہیل میں ان فرسودہ باتوں کو نہیں مانتا، جن وِن کچھ نہیں ہوتا، یہ صرف وہم ہوتا ہے اور بازاری قسم کے مولوی اس وہم کو بڑھاوا دے کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں، تم ایک پڑھے لکھے انسان ہو۔ دوبئی گھوم کر آئے ہو، تم بھی اس طرح توہمات کا شکار ہو گئے ہو، لاحول ولا قوۃ۔ دوران گفتگو آفتاب تسبیح کے دانے بھی گھما رہا تھا، اس نے مزید کہا۔

بھائی جب سے میں دعوت کے کام سے جڑا ہوں تب سے تو مجھے اور بھی یقین ہو گیا ہے کہ جن اور جادو جیسی چیزیں لوگوں کا بے وقوف بنانے کے لئے ہوتی ہیں، ان کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی، تم میری مانو کچھ دن دعوت کے کام سے جڑو۔ تم نے دنیا کے لئے اتنا بڑا سفر کیا ہے اب دین کے لئے کچھ وقت لگاؤ، تمہیں ان خرافات سے نجات ملے گی اور

صحابہ کرامؓ والی زندگی گزارنے کا شرف حاصل ہوگا۔

سہیل نے جھلا کر کہا، یار تم عجیب آدمی ہو۔ میں تم سے اپنی ایک الجھن بتا رہا ہوں اور تم اس کو وہم اور خرافات بتا رہے ہو، آج میں نے خود ایک جن کو دیکھا ہے، بالکل صاف صاف، وہ بالکل سفید کپڑوں میں تھا، اس نے مجھ سے بات چیت بھی کی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ ان ہی کے ایک گروہ نے میرے باپ کا قتل کیا ہے اور اب وہ میری بہن کو ستا رہے ہیں، ان ہی جنات کی وجہ سے ایک مولوی صاحب کی موت ہمارے گھر میں ہو گئی ہے۔

میں نہیں مانتا۔ آفتاب کے لہجہ میں ہٹ دھرمی تھی، وہ زبان سے انکار کے ساتھ ساتھ اپنی گردن بھی نفی میں ہلا رہا تھا۔

تو میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ سہیل نے آفتاب کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا۔ میں خود ان جنات کا قائل نہیں تھا، لیکن آج جب میں نے ایک شخص کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے تو میں اب جنات کے وجود کا کیسے انکار کر سکتا ہوں۔

دیکھو سہیل برا ماننے کی بات نہیں۔ تم دیکھو اور ایک بار نہیں ہزار بار دیکھو میں اس طرح کی باتوں پر ایمان نہیں لاتا اور جب سے میں ایمان اور یقین والی لائن سے جڑا ہوں مجھے دنیا داری کی باتوں سے گھن آتی ہے۔ میری ماں بہت بیمار ہے لیکن میں اس کو خدا کے حوالے کر کے آج ہی چار ماہ کی جماعت میں نکل رہا ہوں، میرا یقین ہے کہ میں دعوت کے کام میں وقت لگاؤں گا تو اللہ میری ماں کو ٹھیک کر دے گا۔ تم میری مانو تم بھی دین کے لئے کچھ محنت کرو، روزانہ گشت میں شرکت کرو، گشت کی برکت سے سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آج میرا سفر ہے اور ابھی مسجد میں ایک مشورہ ہے اس لئے میں تم سے معذرت چاہوں گا، اللہ حافظ۔

سہیل اپنا سا منہ لے کر آفتاب کے گھر سے باہر نکلا اور اس کو اپنے ایک اور دوست کا خیال آیا اس سے بھی سہیل کے مراسم بہت پرانے تھے، سہیل کے اس دوست کا نام ندیم اختر تھا، یہ غیر مقلد تھا۔ سہیل کو یہ خبر نہیں تھی کہ غیر مقلد کسے کہتے ہیں، اس کو تو اتنا یاد تھا کہ ندیم اختر بات بات پر حدیث پاک کی بات کیا کرتا تھا، اس لئے اس کو یقین تھا کہ اسے ندیم سے صحیح رہنمائی مل جائے گی، لیکن ندیم کے گھر جا کر معلوم ہوا کہ وہ گھر پر موجود نہیں ہے۔ اس لئے سہیل کو وہاں سے بھی ناکام و نامراد ہو کر واپس آنا پڑا اور اسی وقت خواہی نخواہی اس کے قدم اپنے ماموں کے گھر کی طرف اٹھ گئے۔ سہیل جب اپنے ماموں سرور صاحب کے گھر میں داخل ہوا تو گھر کے آنگن میں اس کی ممانی اور نشاء بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس کی ممانی ساجدہ نے سہیل کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا اور بولی۔ زہے نصیب، یہ عید کا چاند دن میں کیسے نکل آیا۔

طبیعت کچھ پریشان تھی۔

نشاء نے ایک سہیل کو معنی خیز نظروں سے دیکھا، لیکن کچھ بولی نہیں۔ ساجدہ نے پوچھا، خیریت تو ہے؟

امی اور بہنیں ٹھیک ہیں؟

ویسے تو سب خیریت ہے، لیکن میری طبیعت کچھ بوجھل ہو رہی ہے، ماموں جان کہاں ہیں؟

وہ اپنے کمرے میں ہیں جاؤ مل لو۔

سہیل سرور صاحب کے کمرے میں داخل ہوا، وہ اپنے کام میں مصروف تھے۔ سہیل کو دیکھ کر انہوں نے بھی خوشی کا اظہار کیا۔ سہیل نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بتایا کہ آج اس کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے۔ اس نے کہا، اس واقعہ کے بعد میرا دل بہت پریشان ہے، میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میں کیا کروں اور کیا نہ کروں۔

تم پریشان مت ہو۔ ’’سرور صاحب بولے‘‘ جو بھی ہوگا دیکھیں گے تم اپنی امی اور بہنوں کا خیال رکھو، تم ڈر جاؤ گے تو وہ لوگ تم سے زیادہ ڈر جائیں گے۔ اس دنیا میں ہر چیز کا علاج ہے، ہم اس کے تدارک کا کوئی طریقہ سوچیں گے۔ میں آج اپنے کچھ ذمہ داروں سے بات کرتا ہوں، تمہیں ہراساں ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔

سہیل کو سرور صاحب کی باتوں سے کافی تسلی ہوئی وہ ان کے کمرے سے مطمئن ہو کر نکلا اور اپنی ممانی ساجدہ کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ ساجدہ نے نشاء سے کہا، اٹھ بیٹا سہیل کے لئے چائے بنا، ممانی میں ذرا جلدی میں ہوں۔

تم ہمیشہ گھوڑے پر سوار ہو کر ہی آتے ہو۔ ’’ساجدہ بولی‘‘ لیکن اس وقت تمہیں چائے تو پینی ہی پڑے گی۔ بہت دیر سے میرا بھی چائے کو دل چاہ رہا تھا، چلو تمہارے طفیل میں مجھے بھی چائے نصیب ہو جائے گی۔

سہیل جم کر بیٹھ گیا تو ساجدہ نے پوچھا۔ کیا بات تھی؟ آخر کیوں

پریشان ہو؟

سہیل نے اپنی ممانی کو بھی سب کچھ بتادیا اور پھر یہ بھی کہا کہ آج مجھے اندازہ ہوگیا ہے کہ میری امی اور میری بہنیں جنوں کے بارے میں جو کچھ کہا کرتی تھیں وہ سب ٹھیک تھا۔ اب جب میں نے اپنی آنکھوں سے ایک جن کو دیکھ لیا ہے تو میں ان باتوں کو وہم کیسے مان سکتا ہوں۔ ممانی اس نے تو صاف کہا کہ ہم نے ہی تیرے باپ کو مارا تھا اور ہم تیری بہن کو لے کر جائیں گے۔

تمہارے ماموں نے کیا کہا؟

انہوں نے تو مجھے تسلی دی ہے۔ اس دنیا میں ماموں ہی تو ایک ایسے انسان ہیں جن سے بات کر کے مجھے ڈھارس ہوتی ہے، یہ کہہ کر سہیل رونے لگا۔

اسی وقت نشاء چائے لے کر آگئی۔ اس نے دیکھا کہ سہیل کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ نشاء سمجھ گئی کہ بات کچھ بھی ہو لیکن سہیل پوری طرح ٹوٹ چکا ہے، لیکن وہ کرتی بھی کیا، وہ اب اس سے زیادہ کھل کر بات بھی نہیں کرسکتی تھی، اس کی اور سہیل کی محبت کا اندازہ گھر میں سب کو ہو چکا تھا، اب اس کے لئے محتاط رہنے کے سوا اور کوئی راستہ نہیں تھا، پھر بھی اس نے اتنا تو کہہ ہی دیا۔

سہیل بھائی۔ آپ روئیں نہیں، سب ٹھیک ہوجائے گا، ہم سب کی ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں اور دعائیں بھی۔

ہاں ہاں۔ ”ساجدہ بولی“ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں، تم کبھی خود کو اکیلا مت سمجھنا، ہمت سے کام لو اور اپنے آنسو پونچھو، مرد روتے ہوئے اچھے نہیں لگتے۔

سہیل کچھ دیر کے بعد جب واپس ہونے کے لئے اٹھا تو نشاء نے اِسے خاص نظروں سے دیکھا، ان نظروں میں محبت تھی، اظہار ہمدردی بھی تھی، اپنائیت بھی تھی، لیکن کوئی پیغام نہیں تھا، شریف اور غیرت مند لڑکیاں کتنی عجیب ہوتی ہیں، یہ کسی کو دل سے چاہ کر بھی کچھ نہیں کہہ پاتیں کیوں کہ ان کے نزدیک محبت اور چاہت سے بڑھ کر اپنے خاندان کی عزت اور اپنے ماں باپ کا وقار ہوتا ہے، یہ خود کو ختم کرسکتی ہیں لیکن یہ ماں باپ کی آبرو کا خون نہیں کرسکتیں۔ نشاء ان ہی لڑکیوں میں سے تھی۔ یہ سہیل کو دل و جان سے چاہتی تھیں لیکن اس کو اپنے ماں باپ کا وقار بھی اپنی جان سے زیادہ عزیز تھا۔ نشاء کی آنکھوں میں اگر کوئی پیغام تھا بھی تو بس اتنا کہ سہیل تم اپنا خیال رکھو اور اپنے فرائض ادا کرو، میں تمہاری ہمیشہ عزت کرتی رہوں گی۔

سہیل جب گھر واپس آیا تو اس کی ماں شہناز نے حسب عادت کھل کھلا کر اس کا خیر مقدم کیا اور پوچھنے لگی، کہاں گئے تھے؟

کچھ دوستوں سے ملنے گیا تھا۔

ملاقات ہوئی۔

ایک دوست سے ہوئی۔ ”سہیل نے کہا“ لیکن دل خوش نہیں ہوا۔

کیوں؟ ”مسکان نے آگے بڑھ کر پوچھا۔“

وہ زیادہ نیک ہوگیا ہے، بس ہر وقت دعوت دین کی باتیں کرتا ہے، ماں بیمار ہے اور وہ چلّے میں جا رہا ہے۔

یہ چلّہ کیا ہوتا ہے؟ ”گڑیا کے سوال میں معصومیت تھی۔“

مرغی کے انڈے سے چلّی بنتی ہے اور ہاتھی کے انڈے سے چلّا۔

سہیل کے لہجے میں مذاق کا عنصر جھلک رہا تھا۔

تو سہیل بھیا اب معلوم ہوا دوبئی میں ہاتھی بھی انڈے دیتے ہیں۔

”گڑیا بولی۔“

میری بہنا میں انڈیا کی بات کر رہا ہوں، دوبئی کی نہیں۔

سہیل کی ساری بات شہناز نے اپنی بیٹیوں کو بھی بتادی تھی اور یہ بھی بتادیا تھا کہ اب سہیل جنات کا قائل ہو چکا ہے، اس کو یہ یقین ہوگیا ہے کہ ان کے گھر میں جنات گھسے ہوئے ہیں اور گڑیا کے دورے ان ہی جنات کی کارستانیوں کا نتیجہ ہیں۔

گھر کا ماحول کافی بدل چکا تھا، جب سہیل کو اس بات کا یقین ہوگیا تھا کہ جنات کی بھی ایک حقیقت ہے اور گڑیا ان ہی جنات کا شکار ہے تو اب اس کو اس بات کی فکر تھی کہ کسی بھی معتبر قسم کے عامل سے گڑیا کا باقاعدہ علاج کرایا جائے، اس سلسلے میں سوچتے ہوئے بار بار اس کے ذہن میں ندیم اختر کا تصور اُبھرتا تھا کیوں کہ اس کے دوستوں میں ندیم اختر ایک مذہبی قسم کا انسان تھا اور اس کے تعلقات بھی یقیناً مذہبی قسم کے لوگوں سے ہوں گے۔ سہیل کو یقین تھا کہ ندیم اختر گڑیا کے علاج کے بارے میں اس کی صحیح رہنمائی کرسکتا ہے، وہ اگلے دن پھر ندیم اختر کے گھر پہنچا۔ حسن اتفاق سے اس کی ملاقات ندیم اختر سے ہوگئی۔ ندیم اختر نے

سہیل کا خیر مقدم اسی طرح کیا جس طرح کوئی دوست مدتوں کے بعد اپنے دوست سے ملتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے اور دونوں نے پرجوش انداز سے ایک دوسرے کو سینے سے لگایا، دونوں کے درمیان علیک سلیک کے بعد جب بات شروع ہوئی تو سہیل کو یہ جاننے میں دیر نہیں لگی ندیم اختر غیر مقلد ہے اور وہ کسی قدر کج فکری کا بھی شکار ہے۔ سہیل کی زبانی ساری صورت حال سمجھنے کے بعد اس نے کہا کہ میں روحانی علاج کو ڈھکوسلہ سمجھتا ہوں اور تعویذ تو میرے نزدیک شرک ہے۔

اگر تعویذ میں اللہ کا کلام ہو تو؟ ”سہیل نے سوالیہ نظروں سے ندیم کو دیکھا۔“

تو بھی تعویذ میرے نزدیک شرک ہے۔ میں تمہیں کسی عامل کے پاس جانے کا مشورہ نہیں دے سکتا۔

یار میں نے خود اپنی آنکھوں سے ایک جن کو دیکھ لیا ہے۔ ”سہیل بولا“ اور اس نے مجھے ایک طرح سے دھمکی بھی دی ہے، مجھے ڈر ہے کہ یہ جنات میری بہن کو جنات میری بہن کو کوئی نقصان نہ پہنچادیں۔ ندیم مجھے اپنی بہن بہت عزیز ہے۔

تو کیا تمہیں اپنا ایمان عزیز نہیں ہے؟ ”ندیم کا انداز بحث کرنے کا ساتھا۔“

ایمان تو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے، لیکن میں یہ بات نہیں مانتا کہ اگر کلام الٰہی کے ذریعہ روحانی علاج کرایا جائے تو اس سے ایمان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ آخر ہم انگریزی دواؤں اور جڑی بوٹیوں کا سہارا بھی تو پکڑتے ہیں۔ جب ان چیزوں پر بھروسہ کرنا خلاف ایمان نہیں ہوتا تو کلام الٰہی کے ذریعہ علاج کرانا کیسے خلاف ایمان ہوسکتا ہے۔

دوست تم اتنے دنوں کے بعد ملے ہو لیکن تم میرا موڈ خراب کر رہے ہو۔ میں تو یہ جانتا ہوں کہ رسول خداؐ نے ایک شخص کے گلے میں سے تعویذ توڑ کر پھینک دیا تھا۔

ہوسکتا ہے اس تعویذ میں شرکیہ کلمات تحریر ہوں جو توحید کے منافی ہوں۔ ”سہیل نے کہا“

رسول خداؐ کو کیا معلوم کہ اس میں کیسے کلمات تحریر ہیں؟

کیوں کہ اس وقت اسی طرح کے تعویذوں کا اور اسی طرح کے جنتر منتر کا رواج تھا جس میں لات و عزیٰ کے نام ہوا کرتے تھے اور لوگ ان ہی کو اپنا معبود سمجھتے تھے۔ ”سہیل نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔“ وہ تعویذات جن میں قرآن حکیم کی آیات درج ہوں وہ تو بعد کی ایجاد ہیں اور ان تعویذوں کو اللہ کے کبھی نیک بندوں نے اہمیت دی ہے۔

کیا دوبئی میں تعویذ گنڈے عام ہیں؟ ”ندیم اختر نے ایک چبھتا ہوا سوال کیا۔“

نہیں، لیکن دوبئی میں بے شمار ایسی بھی چیزیں رائج ہیں جو ہمارے معاشرے میں نظر نہیں آتیں۔ وہاں کا رہن سہن؟، وہاں کا کلچر، وہاں کے رسم ورواج بالکل مختلف ہیں، وہاں توحید کا جو تصور ہے وہ یقیناً بہت مضبوط ہے وہ اگر ان چیزوں کے قائل نہیں ہیں تو اس کی وجوہات بھی مختلف ہیں۔ ہمارے ملک میں جوشاندے پر، خمیروں پر، انگریزی گولیوں پر، انجکشنوں پر جتنا یقین کرتے ہیں اتنا یقین دوبئی کے لوگ ان ماڈی چیزوں پر نہیں کرتے۔ ان کا ایمان تو یہ ہے کہ ہر مصیبت سے اور ہر مرض سے نجات دینے والا اللہ ہے، وہ اگر تعویذوں کو نہیں مانتے تو اتنا برا نہیں ہے، لیکن ہمارے ملک میں رہنے، بسنے والے لوگوں کا عقیدہ بہت کمزور ہے، ان کا سر تو کہیں بھی جھک جاتا ہے، ان کا نعرۂ توحید نابالغ بچے کی ایک اداسی محسوس ہوتی ہے، یہاں کے لوگ اگر تعویذ گنڈوں کی مخالفت کردیں تو اس کی وجہ ایمان نہیں کچھ اور ہے اور کم سے کم میں اس کو صرف ایک ہٹ دھرمی سمجھتا ہوں۔

ارے بھائی، مجھے کیا۔ ”ندیم اختر نے فضاؤں میں اپنا ہاتھ چلاتے ہوئے کہا“ تم شرک کردیا کچھ اور، مجھے کیا لینا دینا۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ تمہاری بہن مرجائے یہ اچھا ہے لیکن اس کا ایمان خطر میں مت ڈالو۔

سہیل کو یہ سن کر غصہ آگیا اور وہ کھڑا ہوگیا۔ اس نے اس کے گھر سے نکلتے نکلتے کہا۔ میں نے غیر مقلدوں کے بارے میں سنا تھا کہ یہ لوگ بہت ہٹ دھرم، بہت ضدی اور بہت متشدد ہوتے ہیں، آج تم سے مل کر مجھے یقین ہوگیا کہ لوگ سچ ہی کہتے ہیں۔ میں تمہارے پاس اپنا ایک درد لے کر آیا تھا لیکن تم نے مجھے تسلی تو کیا دی ہوتی ایک خواہ مخواہ کی بحث شروع کردی۔ شاید تم یہ سمجھتے ہو کہ ایمان اور توحید کے سارے ٹھیکے تمہارے پاس ہیں، دوسرے لوگوں کو تو اپنی عاقبت کی کوئی فکر ہی نہیں۔

یار تم تو برا مان گئے۔ ”ندیم کے لہجے میں تمسخر تھا۔“

یقیناً مجھے برا لگا اور مجھے یہ بھی اندازہ ہوگیا کہ جو لوگ ایمان اور

توحید کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہوتے وہی لوگ ایمان اور توحید کے دعوے کرتے نظر آتے ہیں۔ بیٹا تم اپنا حلیہ دیکھو، یہ حلیہ بھی دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں رکھتا، اگر تم ایمان اور توحید کے اتنے قائل ہو تو کم سے کم یہ پتلون یہ آدھی آستینوں کے شرٹ تو نہ پہنا کرو۔ اس لباس کو دیکھ کر تمہارا خدا ہرگز ہرگز تم سے خوش نہیں ہوتا ہوگا۔ یہ لباس تو سامراجیوں کا ایجاد کردہ ہے، اس کو پہننا سامراجیوں کو بڑھاوا دیتا ہے اور یہ لباس سنت رسولؐ کی توہین ہے۔

سہیل اپنے پیر پٹختا ہوا ندیم کے گھر سے نکل گیا۔ ندیم اختر سے مل کر اس کو بہت مایوسی ہوئی اسے یقین تھا کہ ندیم اس کی پریشانی کو سن کر اس کو تسلی بھی دے گا اور اس کی رہنمائی بھی کرے گا لیکن وہ تو اپنے مسلک کی بات لے کر بیٹھ گیا اور اس نے بحث کا دروازہ کھول دیا جو سہیل کے لئے تکلیف دہ تھا۔ سہیل مایوسی کے ساتھ اپنے گھر واپس ہوا تو اس کی ماں نے اس سے پوچھا۔

بیٹا کیا ہوا، کچھ اداس نظر آرہے ہو۔

ہاں، امی۔ بہت مایوسی ہوئی، میرے دوست بھی عجیب ہیں، خالص دنیادار قسم کے ہیں، لیکن اس طرح باتیں کرتے ہیں جیسے عرش الٰہی سے توحید اور یقین کی سند لے کر اس دنیا میں آئے ہوں، ان کے حلئے بھی غیر اسلامی ہیں، غیر اسلامی لباس ان کی زندگیوں کا جزء گلے میں ٹائیاں لٹکاتے ہیں جو حرام ہے، لیکن باتیں کرتے ہیں توحید اور ایمان کی۔

چھوڑو ان دوستوں کو جب انسان پر کوئی خبط سوار ہوجاتا ہے تو پھر یہ لوگ اسی طرح کی باتیں کرتے ہیں اور بیٹا ہر خالی آدمی خود کو بھرا ہوا سمجھتا ہے، تم دل تھوڑا مت کرو۔ اس بارے میں اپنے ماموں سے مشورہ کرنا ان کے تعلقات بھی طرح کے لوگوں سے ہیں۔ انشاء اللہ وہ تمہاری ملاقات کسی ایسے انسان سے کرادیں گے کہ تمہارا دل خوش ہوجائے گا اور ہمیں اس مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

دوپہر کا کھانا کھاکر سہیل سوگیا، اس کی بہنیں بھی دوپہر کو سونے کی عادی تھیں وہ بھی سوگئیں۔ چار بجے کے قریب گھر میں شور مچنے سے اس کی آنکھ کھلی۔

اس کی چاروں بہنیں خوف زدہ ہوکر اس کے کمرے میں داخل ہوئیں اور انہوں نے سہیل بھیا کہہ کر اس طرح شور مچایا کہ اس کی نیند اڑگئی۔ اس نے گھبرا کر پوچھا، کیا ہوا؟ امی کہاں ہیں؟

نہ جانے کیوں، امی بے ہوش ہیں اور ہر طرف کچا گوشت پڑا ہوا ہے؟

سہیل اپنے کمرے میں سے باہر نکلا، تو اس نے گھر کے ہر طرف نظر ڈالی تو اس کو کچھ بھی نہیں دکھائی دیا۔

یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے!

چاروں بہنوں نے بھی سہیل کے کمرے سے نکل کر دیکھا تو انہیں بھی کچھ نظر نہیں آیا۔ مسکان نے کہا، بھیا اللہ کی قسم ہر طرف گوشت ہی گوشت تھا، جیسے دسیوں جانور کاٹ ڈال دیئے ہوں۔

سہیل اپنی ماں کی طرف گیا تو وہ بیدار تھیں، سہیل نے پوچھا۔ امی کیا ہوا تھا؟

بیٹا کچھ نہیں میں تو سو رہی تھی۔

سہیل کا دماغ چکرا گیا۔ اسے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اس کی بہنوں کو کوئی وہم ہوا ہے، اس کے خیالات پھر بھٹکنے لگے، اس کے دماغ میں پھر ایک کشمکش چلنے لگی، وہ پھر اس طرح سوچنے لگا کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ باتیں صرف توہمات سے تعلق رکھتی ہوں اور کہیں ایسا تو نہیں مجھے بھی جو شخص نظر آیا تھا وہ صرف میرا وہم ہو۔

شام کو ۶ بجے سہیل اپنے کمرے میں تنہا تھا اور اس کے دل و دماغ میں ہلچل سی مچی ہوئی تھی، اس کی بہنیں اس سے جھوٹ نہیں بولتی تھیں، لیکن اگر انہوں نے سچ کہا تھا تو پھر گوشت اس کو کیوں نظر نہیں آیا۔ اسی سوچ میں وہ غرق تھا کہ اس کو کمرے میں ایک سانپ نظر آیا، سانپ کے منہ میں ایک پرچہ سا تھا اور وہ پرچہ زمین پر ڈال کر غائب ہوگیا تو سہیل نے ڈرتے ڈرتے وہ پرچہ اٹھایا، اس میں لکھا تھا۔

بھائی۔ تم ہمیں مارنے کے لئے کسی عامل کی تلاش میں ہو، یہ غلطی مت کرنا ورنہ تمہارا حشر تمہارے باپ جیسا ہوگا، ہم تمہیں ایسی بیماری میں مبتلا کردیں گے جس کا کوئی علاج نہیں ہوتا۔

سہیل نے وہ پرچہ اٹھاکر اپنی جیب میں رکھ لیا۔ اس نے اپنی ماں اور بہنوں کو جاکر یہ بات بتائی، اس کی ماں نے پوچھا وہ پرچہ کہاں ہے؟

یہ رہا، کہہ کر سہیل نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا، لیکن اس کے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ پرچہ اس کی جیب میں موجود نہیں تھا۔ سہیل کو پریشان دیکھ کر مسکان نے کہا۔

سہیل بھیا کہیں تمہیں کوئی وہم تو نہیں ہوا، تم نے کوئی ڈراؤنا خواب تو نہیں دیکھا۔ (باقی آئندہ)

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

خدا ہی جانے کس بے وقوف نے صوفی الہلال کو یہ مشورہ دن دہاڑے تھما دیا کہ تم نیتا بن جاؤ، ممکن ہے کہ تمہیں لال بتی مل جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ تمہیں سرکار کی طرف سے دوچار سیکورٹی گارڈ عطا ہوجائیں تو پھر تمہاری عزت و آبرو میں آٹھ چار چاند لگ جائیں گے۔ صوفی الہلال اپنی پیدائش کے پہلے ہی دن سے صاحب عقل ہیں اور انہیں بچپن ہی سے اڑتی ہوئی چڑیوں کے پَر گننے کا بھی شوق ہے۔ حد تو یہ ہے کہ وہ کسی بھی مشرع آدمی کو ایک نظر دیکھ کر یہ بتا سکتے ہیں کہ اس کی داڑھی میں کتنے بال ہیں اور داڑھی کی آڑ میں کتنے گل بوٹے آنکھ مچولی کھیل رہے ہیں۔ جھوٹ برگردن راوی۔ میں نے سنا ہے کہ ان کی عقل کا امتحان ایک دن کچھ فرشتوں نے بھی لیا تھا۔ الحمد للہ صوفی الہلال فرسٹ کلاس نمبروں سے پاس ہوگئے تھے۔ انہیں مشاعروں میں اس لئے مدعو نہیں کیا جاتا کہ وہ بہ آسانی یہ اندازہ کرلیتے ہیں کہ کون شاعر کس کا کلام چرا کر پڑھ رہا ہے اور داد دینے والے لوگوں میں کتنے لوگ کرائے کے ہیں اور کتنے بھاڑے کے ٹٹو۔

اتنا عقل مند آدمی اور ٹنو ہوش رکھنے والا یہ فرد ملت، کسی کے بہکائے میں کس طرح آگیا۔ یہ بات صرف خداوند تعالیٰ ہی کو خبر ہے۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ انسانی عقلیں چونکہ کبھی کبھی گھاس چرنے چلی جاتی ہے۔ ایسے لمحات میں یار لوگ موقعہ شناسی سے کام لیتے ہوئے صاحب عقل لوگوں سے کوئی بھی غلط کام کرالینے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

ایک دن صوفی الہلال بہ نفس نفیس خود اپنی ٹانگوں سے چل کر میرے گھر تشریف لائے اور انہوں نے فخر آمیز لب و لہجے میں یہ اطلاع مجھے دی کہ فرضی صاحب! آج کل میں نیتا بننے کی تیاریوں میں مصروف ہوں اور میں نے کھادی کے چار جوڑے خرید لئے۔

کیا سچ مچ؟ ''میں نے اپنی دونوں آنکھیں ان کے جھریوں بھرے چہرے میں گاڑ دیں'' اور تھوڑی دیر خاموش رہ کر بھی میں نے حیرت کا اظہار کیا۔

وہ مسکرا کر بولے۔ اربابِ خلوص نے مجھے بتایا کہ قوم کا حال بہت پتلا ہے اور ملک دن بہ دن کمزور ہوتا جارہا ہے۔ مسلمانوں کی قیادت مفاد پرستی کے کینسر میں مبتلا ہوچکی ہے جو ایک لاعلاج مرض ہے۔ ایسے برے حالات میں اگر مجھ جیسے باصلاحیت لوگ اپنے گھروں میں ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہے تو قیامت قائم ہوتے ہی ہماری پکڑ ہوجائے گی اور پھر نہ جانے ہماری اس داڑھی پر کیا گزرے جس کی آبرو سنبھالتے ہوئے ہمیں پچاس سال سے زیادہ ہوگئے۔ دنیا کے ہر عذاب سے ہم نے خود کو بچالیا، ہر فرد کو ہم کوئی نہ کوئی چکمہ دے کر نکل گئے، لیکن اللہ کے عذاب سے ہم کیسے بچیں گے۔ برخوردار ہم نے یہ سوچا کہ اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لئے ہم میدانِ سیاست میں کود جائیں اور اس قوم کی انگلی پکڑ کر جو سیاسی ماں باپ مرجانے کی وجہ سے سوفی صد یتیم ہوچکی ہے اور جو اندھیروں میں نہیں بلکہ آنکھوں کو چکاچوند کرنے والی روشنی میں بھٹک رہی ہے اس کو منزل مراد تک پہنچادیں۔ فرضی صاحب آپ کا شمار دانشوروں میں ہوتا ہے، اس لئے ہم آپ کے در دولت پر حاضر ہوئے ہیں اور ہم آپ کی حمایت اور طرف داری کے خواستگار ہیں۔ فقط والسلام

یہ کہہ کر وہ چپ ہوگئے اور میرے جواب کا انتظار کرنے لگے۔ میں نے منجھے ہوئے مقرر کی طرح کھنکار کر بولنا شروع کیا۔

میرے حضور! بات یہ ہے کہ اللہ میاں نے آپ کی شکل اس قدر معصوم بنائی ہے کہ اسے دیکھ کر فرشتے بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ یہ ہماری برادری کا آدمی دنیا میں کیسے پہنچ گیا۔ اسے کس گناہ کی سزا ملی کہ فرشتہ ہو کر انسان بن گیا اور اس دنیا میں پہنچ گیا جہاں بھائی کا قتل بھائی کے ہاتھوں سے اور ماں باپ کا خون اولاد کے ہاتھوں سے ہو رہا ہے۔

یار مذاق مت کرو، انہوں نے اُکتا کر کہا۔

نہیں، نہیں، توبہ۔ میرے ساتھ ساتھ میرے آنے والی سات نسلوں کی بھی توبہ۔ میں آپ سے مذاق کیسے کر سکتا ہوں، جب کہ رمضان کی مبارک راتوں میں بار بار یہ خواب دیکھتا رہا کہ آپ مجھے بیعت کر رہے ہیں۔

کیا سچ مچ؟

آپ کو تو معلوم ہے کہ میں جھوٹ بولنے کا عادی نہیں ہوں، بس زندگی میں ایک ہی جھوٹ بولا تھا جس کی سزائیں میں آج تک بھگت رہا ہوں۔

اماں۔ وہ کونسا جھوٹ ہوتا ہے جس کی سزائیں انسان عمر بھر بھگتے؟

عالی جناب۔ میرے گھر والے میری شادی کی کوشش کر رہے تھے، ماں باپ تو میرے اللہ میاں کو پیارے ہو چکے تھے۔ بہن بھائیوں کی طرف سے شادی کی کوشش جاری تھیں اور میرا اصرار یہ تھا کہ لڑکی والوں سے جو بھی کہنا سچ کہنا اور سچ کے سوا کچھ نہ کہنا۔

پھر کیا ہوا؟

وہی ہوا جو اس دنیا میں سچ کا حشر ہوتا ہے؟ جب گھر والوں نے بتایا کہ صحت کے اعتبار سے میں اتنا کمزور ہوں کہ بغیر چھوئے کسی کو محسوس نہیں ہوتا اور روزگار سے پوری محروم ہوں لیکن دولت کمانے کا شوق ہے۔ اس کڑوے سچ کو لوگ برداشت نہیں کرتے تھے اور پہلی ہی مجلس میں رشتے کو جواب ہو جاتا تھا، بس ایک سچ کو سن کر اپنا سر دھنتے تھے اور ان کے منہ سے خواہی نخواہی ماشاءاللہ بھی نکل جاتا تھا۔

وہ سچ کیا تھا؟" صوفی الہلال میری بات پوری دلچسپی سے سن رہے تھے۔"

جب ان کو یہ بات بتائی جاتی تھی کہ لڑکے کے ماں باپ نہیں ہیں، اس لئے آپ کی بیٹی غم ساس اور پھنکارِ سسر سے پوری طرح محفوظ رہے گی، لڑکے کی بہن بھی نہیں ہے اس لئے عذاب نند سے بھی لڑکی کو نجات رہے گی، لیکن یہ سچ بھی لڑکی والوں کو متاثر نہ کر سکا اور ہر جگہ سے جواب ہی ہوتا رہا۔

پھر کیا ہوا؟

بس پھر اربابِ تجربہ کے مشورے موسلا دھار بارش کی طرح موصول ہونے لگے اور ان سے بے تحاشہ مشوروں کی وجہ سے ہمیں جھوٹ بولنا پڑا۔

اربابِ تجربہ نے مشورے کیا عطا کئے، یہ تو بتاؤ۔" صوفی الہلال نے اُن مشوروں کو سننے کی ضد کی۔"

مشورے یہ دیئے کہ مصلحت سے ملے ہوئے جھوٹ بہتر ہوتے ہیں۔ اُس سچ سے جو کسی کو صاف طور سے نقصان پہنچا رہا ہو۔ تم جب تک سچ بولتے رہو گے تمہاری شادی نہیں ہوگی۔ بس اس کے بعد میرے گھر والوں نے کھلم کھلا جھوٹ بولنا شروع کر دیا اور خود میں نے بھی اپنے بارے میں وہ کہا جس پر سفید والے جھوٹ کا اطلاق ہوتا تھا۔

تم نے کیا کہا۔

اس کے بعد ایک جگہ رشتہ بھیجا تو میں نے بتایا کہ میں کسی فیکٹری میں حساب و کتاب پر مامور ہوں اور میری تنخواہ اتنی ہے کہ اس سے کئی خاندان پل سکتے ہیں۔ میرا سلسلہ نسب دنیا کے سارے بزرگوں سے مل جاتا ہے اور میں پراپرٹی کا بھی کام کرتا ہوں، اس میں اتنا کما لیتا ہوں کہ میرے دن رات وارے کے نیارے رہتے ہیں۔ منحنی سا ہوں، لیکن میری صحت اندر سے قابل رشک ہے، اس طرح کے جھوٹ بولنے شروع کئے تو بانو سے شادی ہوگئی اور اس جھوٹ کی سزا میں آج تک بھگت رہا ہوں، بچوں کی لائن لگی ہوئی ہے اور بانو کے سامنے میری حقیقت ایسی ہے کہ جیسے کسی صحت مند بلی کے سامنے کسی بیمار چوہے کی ہوتی ہے۔

تو یہ ہے تمہاری شادی کا راز۔ "صوفی الہلال بولے" چلو یہ جان کر خوشی ہوئی کہ تم بھی آج صرف جھوٹ کی بنیاد پر زندہ ہو۔ واقعتاً جھوٹ کے بہت فائدے ہیں اور جھوٹ بول بول کر بہت سی منزلوں کو فتح کیا جا سکتا ہے۔

لیکن صوفی صاحب دنیا کا سب سے بڑا سچ یہ ہے کہ میری بیوی جھوٹ نہیں بولتی، بلکہ اسے جھوٹ سے سخت نفرت ہے۔

یار، کیوں جھوٹ بول رہے ہو۔" صوفی الہلال بولے" عورت اور

جھوٹ نہ بولے، یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس دنیا میں جھوٹ اور غیبت کا سارا کاروبار ان عورتوں ہی کی وجہ سے زندہ ہے۔

میں عورتوں کی نہیں صوفی جی۔ میں اپنی بیوی کی بات کر رہا ہوں۔

پھر وہ تمہارے ساتھ کیوں رہتی ہے، تمہارے جھوٹ بولنے سے ایک دنیا پریشان ہے۔ صوفی الہلال نے انکشاف کیا۔

حضرت میں جھوٹ کہاں بولتا ہوں۔ میں تو بناوٹی باتوں کے ذریعہ وہ سچ سامنے لاتا ہوں جو ایک آئینے کی طرح ہوتا ہے۔" میں نے کہا۔" اور اس آئینے میں سب کو اپنا چہرہ صاف دکھائی دیتا ہے، کچھ لوگ اس آئینے کو آئینہ مانتے ہیں اور اس آئینے میں اپنا دیدار کر کے شرمندہ ہو جاتے ہیں اور کچھ لوگ اس آئینے ہی پر جھلا اٹھتے ہیں اور اپنی عقل پر پڑا ہوا کوئی پتھر اٹھا کر اس آئینے کو توڑنے کی حماقت کرتے ہیں۔

چلو چھوڑو ان فضول باتوں کو۔" انہوں نے قیامت خیز کی انگڑائی لی" پھر بولے، تم یہ بتاؤ کہ اب جب کہ میں سیاست کے میدان میں گھوڑے دوڑانے کے موڈ میں ہوں تو کیا تم میری حمایت کرو گے؟

میری حمایت اور طرف داری سے آپ کو کیا ملے گا؟ میں تو اپنی بیوی تک کا ووٹ آپ کو نہیں دلا سکتا۔ میں تو شاہی امام احمد بخاری کی طرح ہوں، جس کی بھی میں حمایت کرتا ہوں وہ ہار جاتا ہے۔ ہمیں ووٹ نہیں چاہئے، ہم ووٹوں کی سیاست کے قائل نہیں۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ قوم کی آنکھوں میں دھول جھونک کر کسی شارٹ راستے سے راجیہ سبھا تک پہنچیں اور کوئی ایسا کارنامہ انجام دیں کہ ہلدی لگے نہ پھٹکڑی اور رنگ آجائے چوکھا۔

یہ کیسے ممکن ہے؟" میں نے پوچھا۔"

کیا آپ مولانا ذوالجلال کو نہیں جانتے؟" انہوں نے میرے سوال کے جواب میں مجھ سے ایک سوال کیا۔"

جانتا ہوں اور بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔

تو پھر تم یہ بھی جانتے ہوں گے کہ وہ آج تک قوم کے خلاف ہونے والے کسی بھی ظلم و ستم پر کنکھارے تک نہیں، کچھ بولنا اور احتجاج کرنا تو در کنار، لیکن ان کی کرامت یہ ہے کہ قوم انہیں ابوالوفا اور شاہ انصاف کا خطاب دے چکی ہے، وہ جہاں جاتے ہیں زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے ان کا استقبال ہوتا ہے۔ بس ہم اسی طرح کی کسی کرامت کی تلاش میں ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ آپ جیسے کسی مدبر وقت نے ہمارا ساتھ دیا تو ہماری پانچوں تر ہو جائیں گی اور ہم بھی ایک سیکنڈ کی چوتھائی میں کم سے کم کسی قوم کے امیر الہند تو بن ہی جائیں گے۔

لیکن حضرت، میں صاحب کرامت نہیں ہوں۔ میں اگر آپ کا ساتھ دے بھی دوں تو کوئی نتیجہ نکلنے ، ا نہیں ہے۔ راجیہ سبھا تو بہت آگے کی چیز ہے، میں آپ کو نگر پالیکا کا ممبر تک نہیں بنوا سکتا۔

اپنے بارے میں اتنے مایوس ہو۔" انہوں نے حیرت کا اظہار کیا۔"

حضرت میں خود سے اپنی قوم سے مایوس ہوں۔ میری قوم کی عقل نہ جانے کونسے جنگل میں گھاس چرنے گئی تھی کہ پھر لوٹ کر ہی نہیں آئی۔ عقل نہ ہونے کی وجہ سے اس قوم کا حال یہ ہو چکا ہے کہ جو بھی اس کو سیدھا راستہ دکھانے کی کوشش کرتا ہے یہ اسی کے پیچھے اپنی ٹوٹی ہوئی لاٹھی لے کر دوڑ پڑتی ہے۔ دراصل میری قوم کو چاہئے جھوٹ کا پلاؤ اور خوش فہمیوں کی بریانی اور میں ان چیزوں کو دم نہیں دے سکتا۔

ہم سمجھتے ہیں اس قوم کا مزاج۔" انہوں نے سینہ پھلا کر کہا۔" یہ سمجھتے ہیں کہ اس قوم کے لئے گھی کس انگلی سے نکلے گا اور بھائی تم سے کیا پردہ۔ قوم کے لئے سیاست کے ڈبے سے گھی نکالے گا ہی کون، ہم کوئی باؤلے ہیں کہ اپنی آخرت برباد قوم کے لئے کریں گے۔ بھائی گھی نکلے یا مکھن وہ تو صرف اپنے لئے ہوگا۔ اس بدنصیب قوم کے لئے ہم کیوں پاپڑ بیلیں جس پر کاتب تقدیر ہی نے کرم نہیں کیا۔ فرضی صاحب ہم سیدھی انگلی سے گھی نکالیں گے اور سیدھی انگلی سے اگر گھی نہیں نکلا تو اپنی انگلی کو ٹیڑھا کریں گے اور اگر ٹیڑھی انگلی سے بھی گھی نہیں نکلا تو سرے ڈبے ہی کو توڑ دیں گے، لیکن اس قوم کو کچھ نہیں دیں گے۔ اس قوم سے تو ہمیں وصول کرنا ہے ساری قوم کے لیڈر اس کا الو بنا رہے ہیں اگر کچھ دن ہم بھی اس کو الو بنا دیں گے تو کونسی قیامت آجائے گی، کچھ دیر وہ چپ رہے پھر بولے۔ ہاں تمہیں ضرور نوازیں گے، کیوں کہ ہمیں یقین ہے کہ ہماری بیل اسی وقت منڈھے چڑھیگی جب تم جی جان سے ہمارا ساتھ دو گے۔

حضرت! میں اس معاملے میں آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا، اس کی دو وجہ ہیں، ایک وجہ تو مولانا حسن الہاشمی ہیں جنہوں نے اپنا شاہی فرمان یہ جاری کر رکھا ہے کہ ان کا کوئی بھی ملازم مروجہ سیاست میں کسی بھی طرح کا کوئی حصہ نہیں لے سکتا۔

کیا ان کے نزدیک سیاست شجر ممنوعہ ہے؟

واللہ اعلم۔ بہر حال ان کا حکم یہی ہے کہ کوئی بھی ملازم سیاست میں حصہ نہیں لے سکتا اور ظاہر ہے کہ اس دور میں کوئی بھی تنخواہ دار ملازم یہ نہیں چاہے گا کہ مالک کا قہر اس کی لگی بندھی تنخواہ پر ٹوٹ جائے اور شاید آپ کو یہ معلوم نہیں ہوگا کہ ہاشمی صاحب ملازم کی تنخواہ کاٹنے میں بہت چاق وچوبند رہتے ہیں، وہ کسی بھی معاملے میں کوئی بھی غلطی کر سکتے ہیں، لیکن ملازم کی تنخواہ کاٹنے میں وہ بھول کر بھی کوئی غلطی نہیں کرتے۔ آپ یقین کریں جب وہ مجھے غصے میں گھور کر دیکھتے ہیں تو میں لرز جاتا ہوں اور مجھے دو باتیں یاد آجاتی ہیں، ایک چھٹی کا دودھ اور ایک میدان حشر کا وہ کونہ جہاں میں کھڑا ہوں گا، سورج سوا نیزے پر ہوگا اور پسینے میں شرابور ہوگا، خدا کو حاضر وناظر جان کر سوچئے ان کی ایک نگاہ غلط مجھے ازل سے ابد تک پریشان کر دیتی ہے اور جب وہ ساری غلط نظریں مجھ پر ڈالیں گے تو مجھ پر کیا گزرے گی۔ قیامت سے پہلے میرے گھر میں قیامت ہوگی۔

اور دوسری وجہ؟'' انہوں نے پوچھا۔''

اور دوسری وجہ میری بیگم صاحبہ ہیں۔ انہوں نے مجھے قسم دے رکھی ہے کہ میں سیاسی لوگوں سے کسی طرح کا کوئی تال میل نہیں رکھوں۔

اور اگر تم نے کسی بھی سیاسی تقدیرے سے کسی طرح کا تال میل رکھا تو پھر..........

تو پھر کیا؟'' انہوں نے پہلو بدلتے ہوئے پوچھا۔''

حضرت! آگے الفاظ کہنے کی میں ہمت نہیں رکھتا، کیوں کہ یہ الفاظ میرے نکاح پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے میری زندگی میرا نکاح ہی سو فی صد خالص ہے، ورنہ ہر چیز میں کچھ نہ کچھ ملاوٹ ہے۔ خواہ وہ محبت ہو، خواہ قربت داری اور خواہ دفتر کی ملازمت۔

کیا مطلب؟

ہر بات کا مطلب جاننا ضروری نہیں۔ حضرت بس مختصر یہ سمجھئے کہ ہم شریف لوگوں کی مشکل یہ ہے کہ ہم خدا کو ناراض کر سکتے ہیں لیکن اپنی بیویوں کو ناراض نہیں کر سکتے۔ خدا تو بڑے بڑے گناہوں کو بھی معاف کر دیتا ہے۔ لیکن اُف بیویاں یہ۔ اُف میرے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ، یہ تو صغیرہ گناہوں پر بھی وہ پکڑ کرتی ہیں کہ بس توبہ ہی بھلی۔

پکڑ دھکڑ کی کوئی مثال تو بتاؤ۔'' صوفی الہلال میری باتوں میں مزے لے رہے تھے۔''

پرار کے سال یہ ہوا کہ بانو کی ایک سہیلی بھولی بھٹکی ہمارے گھر آگئی، اس نے اپنے چہرے پر میک اپ کی ایسی تہہ جمار کھی تھی کہ اس کا کالا رنگ بھی گلابی محسوس ہو رہا تھا اور شاید میک اپ ہی کا کمال تھا کہ وہ چالیس سال کی ہو کر بھی ۲۵ سال کی لگ رہی تھی اور صوفی جی آپ تو جانتے ہیں کہ میں بشر ہوں، اور بشر ہزار بڑا ہو خدا نہیں ہوتا۔ میں نے اُچٹتی ہوئی نظروں سے اس کو دیکھا اور میری نظروں نے مجھ سے دست بستہ یہ فرمائش کی کہ ہم ایک بار پھر اس جانب اٹھنا چاہتی ہیں، میں نے اجازت دیدی۔ اجازت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے نظروں نے صرف دیکھنے پر قناعت نہیں کی۔ بلکہ بہ زبان خاموشی کچھ بول بھی دیا۔ بس پھر کیا تھا اس چھوٹی سی غلطی پر میری بیوی نے وہ بڑی بڑی سزائیں مجھے دیں کہ خود میں اپنے اوپر رحم کھانے لگا، میں اور کیا بتاؤں بس قبر کا حال تو مردہ ہی جانتا ہے۔

وہ ذرا اچھل کر بولے۔ ارے بھئی میاں بیوی کی نوک جھونک تو چلتی ہی رہتی ہے، خود ہماری زوجہ ایک دن میں کئی کئی بار میدان حشر قائم کرنے کا پروگرام بتاتی ہے لیکن ہمارے سر میں تو جوں تک نہیں رینگتی۔ اگر ہم جیسے خوددار، غیرت منداور حساس لوگ بھی بیویوں سے ڈرنے لگے تو مسلم سماج تو تباہ ہو جائے گا۔

یہ آپ کا فلسفہ ہے۔'' میں نے کہا۔'' میرا فلسفہ یہ ہے کہ ہر شریف آدمی کو بیوی سے ڈرنا چاہئے کیوں کہ جو گناہ انسان اللہ سے ڈر کر بھی نہیں چھوڑتا ان گناہوں کو انسان بیوی سے ڈر کر چھوڑ دیتا ہے۔

لیکن برخوردار یہ سیاست ایسا گناہ نہیں ہے جسے بیوی سے خوفزدہ ہو کر چھوڑ دیا جائے اور بیوی کو کیا پتہ چلے گا کہ تم گھر سے باہر کیا کرتے پھر رہے ہو۔

محترم یہ میرے بچے میری بیوی کے لئے کراماً کاتبین کا رول ادا کرتے ہیں، میں گھر سے باہر جو کچھ کرتا ہوں یہ ان کی مکمل رپورٹ میری بیوی کو دیتے ہیں۔

میں نہیں مانتا۔ تم اتنے کمزور نہیں ہو کہ ایک عورت کے آگے اتنے بے بس ہو جاؤ، تم جان بچارہے ہو، لیکن میں تمہاری حمایت حاصل کر کے رہوں گا۔ ورنہ پھر یہ سوچ لو ایک دن اپنے ایک درجن بچوں اور دو عدد بیویوں کے ساتھ تمہارے گھر پر دھرنا دے دوں گا۔

کیا آپ بھوک ہڑتال کریں گے؟'' میں نے پوچھا۔''

اتنا بڑا پاگل نہیں ہوں کہ تمہارے گھر رہ کر بھوک ہڑتال کروں، بھوک ہڑتال اپنے گھر کی جاتی ہے، دوسرے کے گھر نہیں اور تمہارے گھر بھوک ہڑتال تو وہی کر سکتا ہے جو مادرزاد احمق ہو۔ ہم تو یہاں اس طرح دندنائیں گے کہ تمہیں دن میں رات میں چھ بار ہمارے لئے طرح طرح کی ڈشیں اور مشروبات تیار کرنے پڑیں گے اور جب اناج پر بنے گی تو تم خود ہماری بات مانو گے اور نکل کھڑے ہوں گے اس لائن پر جسے تم برا سمجھتے ہو۔

مجھے کرنا کیا ہوگا۔'' میں نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔''

یہ ہوئی نا بات۔'' ان کی باچھیں کھل گئیں۔'' تمہیں اپنی تقریروں اور تحریروں سے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اس دور جہالت میں اور عہد بد دیانتی میں مجھ سے بڑا علامہ اور مجھ سے بڑا دیانت دار کوئی دوسرا نہیں ہے اور میں ہی وہ کھویا ہوں جو اس قوم کی نامراد کشتی کو جوگندی سیاست کے طوفانوں میں ہچکولے کھا رہی ہے ساحل مراد تک پہنچا سکتا ہوں، تمہیں کوئی ایسا نعرہ بھی تخلیق کرنا ہوگا کہ جسے سنتے ہی لوگ دیوانے ہو جائیں اور میری شرافت پر آناً فاناً ایمان لے آئیں، تم چاہو تو مجھے کوئی ایسا خطاب بھی دے سکتے ہو جسے سن کر پولیس والے بھی مجھے حیرت سے دیکھنے پر مجبور ہوں اور فرشتے بھی مجھے سلامی دیں۔

مثلاً'' میں زیر لب بولا۔''

مثلاً فدائے قوم، بلبل ملت، شیر ہندوستان، امیر الہند وغیرہ وغیرہ۔

محترم امیر الہند تو اتنا تقسیم ہو گیا کہ اب اس میں تو کچھ بچا ہی نہیں، میں آپ کو ''غریب الہند'' کا خطاب دوں گا، اس میں ایک نیا پن ہوگا اور اس سے اس ملک کے غریبوں کو بھی کچھ تسلی ہوگی وہ سمجھیں گے کہ ہمارا قائد ہماری طرح غریب ہے، وہ ہاتھوں ہاتھ آپ کو اٹھائیں گے اور اپنے سر پر بٹھالیں گے۔ وہی آپ کی تعریف میں قلابے ملانے کی بات تو میں اس کے لئے کوشش ضرور کروں گا لیکن مجھے جھوٹ بہت بولنے پڑیں گے، کیوں کہ دو چار جھوٹ سے آپ کا بھلا ہونے والا نہیں۔

انشاء اللہ ہم ہر جھوٹ کی قیمت چکائیں گے۔'' انہوں نے اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔'' آپ ہمارے بارے میں جس طرح کا جھوٹ بولیں گے ہم اسی طرح کے دام ادا کریں گے۔

کیا جھوٹ کی بھی ورائٹیاں ہوتی ہیں؟

کیوں نہیں، ایک جھوٹ تو عام سا ہوتا ہے، ایک اچھا ہوتا ہے، ایک بہت اچھا ہوتا ہے، ایک تاریخی قسم کا ہوتا ہے۔

اگر آپ اچھے اور بہت اچھے جھوٹ کی وضاحت کر دیں تو اس کمسن کے بات پلّے پڑ جائے گی۔

انہوں نے مجھے سمجھانا شروع کیا۔ اگر آپ نے لوگوں کو یہ بتایا کہ میں اس لاوارث قوم کا باضابطہ وارث بننے جارہا ہوں تو یہ ایک عام سا جھوٹ ہوگا، ہم آپ کو اس کا بھی بے منت کریں گے، لیکن بہت کم۔ ایک جھوٹ یہ ہوگا کہ آپ برسرِ اسٹیج یہ کہیں گے کہ ہمارے آباؤ اجداد نے ہندوستان کی آزادی کے وقت زبردست قربانیاں دیں تھیں، ایک ایک گھر سے سوسو لاشیں نکلی تھیں اور جنگل کے ایک ہزار درختوں پر ہمارے خاندان والوں کے سر لٹکائے گئے تھے اور مہاتما گاندھی کو ستیہ گرہ شروع کرنے سے پہلے تیمم ہمارے خاندان کے بڑوں نے ہی کرایا تھا۔ ایک اچھا جھوٹ ہوگا اس کی اُجرت بھی ہم اچھی دیں گے۔ ایک تاریخی قسم کا جھوٹ یہ ہوگا کہ قرآن کی قسمیں کھا کھا کر آپ قوم کو یہ یقین دلائیں گے کہ ہم پچھلے چالیس سالوں سے راتوں کو ایک پل کے لئے نہیں سوتے ہیں، ہم مصلّے پر پڑے رہتے ہیں اور قوم کی خوش حالی کی دعائیں کرتے کرتے صبح ہو جاتی ہے، جب سورج گھر میں دھوپ پھیلا دیتا ہے تب ہمیں ہوش آتا ہے۔

اور فجر کی نماز؟'' میں نے پوچھا۔''

فجر کی نماز کے بارے میں کوئی بات بنا دینا، تم تو باتیں بنانے میں ماہر ہو۔

میں کہہ دوں گا کہ فجر کی نمازیں ہمارے حضرت صاحب جنت الفردوس میں اکھٹی پڑھیں گے۔

کچھ بھی کہنا لیکن اس قوم کے دماغ میں ہماری بزرگی کے جھنڈے گاڑ دینا، ہم تمہیں اتنا دیں گے کہ تم سمیٹتے سمیٹتے تھک جاؤ گے۔

چلو میں بانو سے بھی نمٹ لوں گا، اس کے لئے مجھے کچھ تحفوں کا بندوبست کرنا پڑے گا، جس کے لئے آپ کو کچھ رقم ایڈوانس دینی ہوگی۔

چلے گا۔'' وہ بولے۔''

البتہ مولانا ہاشمی کے لئے کچھ کرنا ہوگا، انہیں رام کرنا بہت آسان

نہیں ہے اوران کورام کئے بغیر میں آپ کی مدد نہیں کرسکتا۔ان کا حال تو یہ ہے کہ اسکول کے ناکارہ بچوں کی طرح وہ میری چھٹی بند کردیتے ہیں، بس مجھے ان سے ڈرلگتا ہے۔آپ کچھ پیسے دیں تو میں کسی عامل سے مل کر ان کی زبان بند کرادوں۔اگر ان کی زبان بند ہوگئی تو سمجھ لو آپ قوم کے قائداعظم بن گئے۔میں آپ کی ایسی ایسی تعریفیں کروں گا کہ قبرستان کے مردے تک جلسہ سننے آجائیں گے اور وہ اس بات پر اظہار افسوس کریں گے کہ وہ آپ کی قیادت کے مزے لوٹے بغیر مرکیوں گئے۔

صوفی الہلال نے دو ہزار روپے مجھے دیئے اور کہا کہ ہم جلد ہی اچھی بڑی رقم آپ کو پہنچادیں گے، بس آپ دل وجان سے پروپیگنڈہ کرنے کی شروعات کردیجئے اور ایک دن گھر آکر ہماری دونوں بیویوں کو بھی سمجھا دیجئے کہ اگر ہم نے قوم کی قیادت نہیں کی تو قیامت کے دن دنیا بھر کے سارے مسلمانوں کی پکڑ ہوجائے گی اور ہر مسلمان سے یہی سوال کیا جائے گا کہ تم نے الہلال کو قیادت کے لئے مجبور کیوں نہیں کیا۔

آپ بے فکر رہیں، اس خادم پر بھروسہ رکھیں، انشاء الہ میرے جوش میں کمی نہیں آئے گی اگر آپ کبھی میرے جوش میں کمی محسوس کریں تو فوراً ایک بنڈل بھجوادیں، میں بنڈل کی شکل دیکھتے ہی پھر اسٹارٹ لے لوں گا اور ثابت کردوں گا کہ آپ سے زیادہ اچھا قائد اس جہان فانی میں پیدا ہو ہی نہیں سکتا، بلکہ میں تو یہ بھی بک دوں گا کہ دنیا کا ہر معتبر قائد آپ کے گھر میں پانی کی بالٹیاں بھر ہی قائد بنا ہے۔

صوفی الہلال چلے گئے تو میں نے گھر میں آکر بانو سے کہا۔بیگم اب ہمارے دن بدل جائیں گے۔گھر میں نوٹوں کی بارش ہوا کرے گی۔

کوئی اچھا سا خواب دیکھ لیا کیا؟

خوابوں کی باتیں تو تم کرتی ہو، میں تو ٹھوس حقیقتوں پر یقین رکھتا ہوں۔میری عظیم الشان انسان سے ایک ڈیل ہوئی ہے، دعا کردو کہ وہ ڈیل پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔

میں دعا بعد میں کروں گی۔"بانو نے کہا" مجھے پہلے اس کی تفصیل بتاؤ، کیوں کہ میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ آپ کی ڈیلس کس طرح کی ہوتی ہیں۔

بیگم! بہت آسان اور صاف ستھرا فارمولہ ہے۔صوفی الہلال سیاست میں آنے کی تیاریاں کررہے ہیں۔

کون صوفی الہلال؟

ارے وہی صوفی الہلال جنہیں کئی بار خوابوں میں اولیاء اللہ کی طرف سے مقبولیت کا ایوارڈ مل چکا ہے۔صوفی الہلال،صوفی زلزال کے ماموں زاد بھائی کی خالہ زاد بہن کے منہ بولے بیٹے ہیں اور خالہ طمطراق کی دیکھ ریکھ میں ان کی پرورش ہوئی ہے، یہ وہی خالہ طمطراق ہیں جنہیں باتیں بنانے میں اہل معاشرہ کی طرف سے نمبرون کا انعام عطا ہوا ہے۔ خالہ طمطراق جھوٹ بھی اس سلیقے سے بولتی ہیں کہ سچ بولنے والوں کو پسینے چھوٹ جاتے ہیں اوران کی زبانیں گنگ ہوکرہ جاتی ہیں۔

حاشیہ نگاری کی مزید ضرورت نہیں ہے میں سمجھ گئی۔

کیا سمجھ گئیں تم؟

یہ صوفی الہلال وہی تو ہیں جنہوں نے ایک بار کسی امرد لڑکے کو چھیڑ دیا تھا اور مدرسہ حفظ القرآن میں ان کے خلاف ایک حشر برپا ہوگیا تھا۔

بیگم۔زمانہ ترقی کرکے کہیں سے کہیں پہنچ گیا۔دعوت کا کام کرنے والے وہ چھٹ بھیئے جو کل تک کنکوے اڑاتے تھے اور جن کا بچپن گولی بل کھیلنے میں گزرا تھا، آج ماشاء اللہ باوجود دینی تعلیمات سے مطلقاً محروم ہونے کے اتنے بڑے ہوگئے ہیں کہ ان کا قد علماء کے قد سے کچھ سوا ہی محسوس ہونے لگا ہے۔علماء حق کا حال یہ ہے کہ روزانہ ان کی ملاقاتیں کبھی اکھلیش سے ہورہی ہیں، کبھی راہل گاندھی سے اور وہ کبھی سونیا گاندھی کے پہلو میں بیٹھے نظر آرہے ہیں اور کبھی مایاوتی کی بارگاہ سیاست میں اور ایک تم ہو جہاں آج سے ۲۰ سال پہلے کھڑی تھیں آج بھی وہیں کھڑی ہو، زمانہ بدل گیا، دنیا بدل گئی، لیکن تم نہ بدل سکیں، تم آج بھی توہین اکابرین سے باز نہیں آتیں۔ارے بھلی مانس جس گناہ کو فرشتوں نے کبھی نامۂ اعمال سے ڈلیٹ کردیا تمہیں ان کا وہ گناہ آج بھی یاد ہے۔کیا فائدہ گڑے ہوئے مردے اکھاڑنے سے۔آج ان کا حال یہ ہے کہ جب گھر سے نکلتے ہیں تو آناً فاناً لوگ جمع ہوجاتے ہیں اوران کے پیچھے اس طرح چلنے لگتے ہیں جس طرح لوگ دولہا کے پیچھے چلتے ہیں، کیا مرتبہ ہے اور کیا ان کی شان ہے اور ایک تم ہو کہ ایک پرانی بات کو لے کر جو صرف ایک الزام تھا انہیں نیچا دکھانے کی کوشش کررہی ہو۔

چلئے مان لیا کہ صوفی الہلال کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف

ہوگئے، تو اب وہ کیا کریں گے اور تم ان کے لئے کیا کروگے کہ تمہارے اور ہمارے دن بدل جائیں گے۔''بانو نے ایک سیدھا سا سوال کیا۔'' میں نے مجھے اپنی صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے انہیں پاپولر۔یعنی اس دور کا ایک منفرد انسان ایک لاجواب انسان ثابت کرنا ہے۔تاکہ لوگ انہیں ہاتھوں ہاتھ لیں اور انہیں اپنا قائد بنانے کے لئے اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگادیں۔

پھر کیا ہوگا؟

پھر کوئی سرکار ان کو اہم سمجھ کر انہیں لال بتی اور راجیہ سبھا عطا کردے گی۔

پھر کیا ہوگا؟

جب انہیں راجیہ سبھا مل جائے گی تو ہماری بھی پانچوں تر ہوجائیں گی، پھر ہمارے بچے بھی ان اسکولوں میں پڑھنے لگیں گے، جن اسکولوں میں منسٹروں کے بچے پڑھتے ہیں، پھر ہماری تقریبات میں بھی اکھلیش، ملائم سنگھ، دگ وجے سنگھ، سبھاش چندر بوس، سوری، وہ تو شاید مرگئے وغیرہ وغیرہ۔جیسے لوگ آنے لگیں گے، ان کی حفاظت کے لئے پولیس کی گاڑیاں اِدھر سے اُدھر کھڑی ہوں گی۔ڈی ایم، ایس ڈی ایم، کوتوال، ایس پی، ڈی ایس پی سب موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگیں گی، ان کے برسنے اور ٹپکنے سے ایک طرح کا رعب رہے گا اور جو لوگ ہمیں آج تک سلام تک نہیں کرتے وہ بھی ہمیں سلام کرنے لگیں گے، پھر ہر طرف بہار ہی بہار ہوں گی۔

آپ واقعتاً ہیں پورے شیخ چلی۔''بانو نے ایک عجیب سی ہنستی ہوئے کہا۔''

کیا مطلب؟''میں نے ناگواری کے ساتھ کہا۔''

ایک بے چارہ شیخ چلی تھا جس شاخ پر بیٹھا تھا اسی شاخ کو آری سے کاٹتے ہوئے یہ سوچ رہا تھا کہ آج دن بھر کی مزدوری کے بعد مجھے ایک روپیہ ملے گا اس روپے سے میں ایک انڈا خریدوں گا، پھر اس انڈے میں سے ایک چوزہ نکلے گا وہ چوزہ بڑا ہوکر مرغی بنے گا، پھر وہ مرغی انڈے دے گی، میں ان انڈوں کو بیچ کر کروڑ پتی بن جاؤں گا۔

بیگم! کس قدر افسوس کی بات ہے کہ میں زندگی کو عمدہ سے عمدہ بنانے کے لئے بہتر سے بہتر پلاننگ کرنے میں مصروف ہوں اور تم میرا اور میرے منصوبوں کا مذاق اڑا رہی ہو۔میرے اردگرد کے سب لوگ اسی طرح پہلے پتی پھر ہزار پتی، پھر لکھ پتی اور پھر کروڑ پتی بن گئے ہیں۔حاجی جمہ کے لڑکے کو دیکھو، دونوں پاؤں کے دو رنگ کے جوتے پہنے پھرتا تھا، کسی نیتا کا غلام بنا، کچھ دنوں اس کے تلوے چاٹے، آج نگر پالیکا کا ممبر ہے اور رشوتیں لے لے کر اتنا بڑا ہوگیا ہے کہ دیوبند کے سب غریبوں کو اس پر رشک آتا ہے اور ہزاروں ناکرواقسم کے لوگ نگر پالیکا کے ممبر بننے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

ایسے لوگ کبھی آپ کے برابر نہیں ہوسکتے۔''بانو نے کہا'' آپ اپنی اہمیت کو سمجھئے۔دنیا والے آپ کے مضامین پڑھ کر اپنی اصلاح کررہے ہیں، وہ آپ کی تحریروں کے آئینے میں اپنے خدوخال دیکھ کر خود شرمندہ ہورہے ہیں، ان کا ضمیر انہیں بار بار جھنجھوڑ رہا ہے اور آپ ان ہی لوگوں کی نقل کرکے ان کے ساتھ قدم سے قدم ملاکر چلنا چاہتے ہیں، لاحول ولاقوۃ۔

تو پھر ہم ساری عمر غریب رہیں گے، میں عمر بھر بت کدے میں اذان دیتا رہوں گا اور تم اسی طرح لوگوں کے کپڑے سی سی کر اپنے بچوں کا پیٹ پالوگی۔

ہم آج بھی ہزاروں سے اچھے ہیں اور ہمیں فخر ہے کہ ہم رزق حلال کھاتے ہیں، مجھے ایسی دولت نہیں چاہئے جو دھوکے سے حاصل کی گئی ہو۔

دیوبند میں کئی لوگ سیاست سے جڑ کر زیرو سے ہیرو بن گئے، ان کو سلام کرنے والوں کی تعداد بھی دن بہ دن بڑھ رہی ہے اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہم ہر مہینے کی آخری تاریخیں رو رو کر کاٹتے ہیں۔

مجھے پورے مہینے رونا منظور ہے لیکن حرام کی وہ دولت نہیں چاہئے جسے کھا کر انسان بے حیا ہوجاتا ہے اور خدا ناراض، میں آپ کو کسی کی خاطر صبح سے شام تک جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔

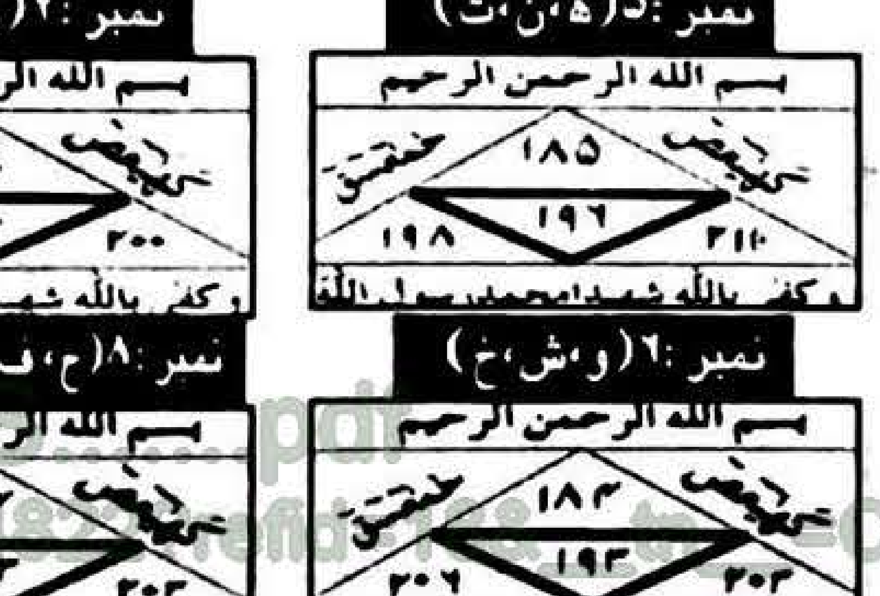
میرے پیارے قارئین۔یہ میری بیوی مجھے کچھ نہیں کرنے دے گی، میں اگلے ہفتے صوفی الہلال کو کیا منہ دکھاؤں گا جن سے میں یہ وعدہ کرچکا ہوں کہ میں انہیں مقبولیت کے ساتویں آسمان پر پہنچادوں گا، میں نے یہ سوچا ہے اگلے ہفتے سے پہلے یا تو میں اپنی بیوی بدل دوں گا یا اپنا ارادہ، آپ کی کیا رائے ہے؟ (یار زندہ صحبت باقی)

تحریر: ظہیر عباس کراچی

خاتم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم چار الفاظ پر محیط ہے، یعنی بسم۔ اللہ۔ الرحمٰن۔ الرحیم۔ اس آیت کا پہلا لفظ بسم قرآن حکیم میں ۱۱۴ر مرتبہ نازل ہوا ہے جو ۱۹ر پر پورا پورا تقسیم ہوتا ہے۔ دوسرا لفظ اللہ قرآن مجید میں ۲۶۹۸ر مرتبہ نازل ہوا ہے۔ جو ۱۹ر پر ۱۴۲ر دفعہ پورا تقسیم ہوتا ہے۔ تیسرا لفظ الرحمٰن قرآن مجید میں ۵۷ر مرتبہ نازل ہوا ہے جو ۱۹ر پر ۳ر دفعہ پورا پورا تقسیم ہوتا ہے۔ چوتھا لفظ الرحیم قرآن مجید میں ۱۱۴ر مرتبہ نازل ہوا ہے۔ جو ۱۹ر پر ۶ر دفعہ پورا تقسیم ہوتا ہے۔ خالق کائنات کے کلام یعنی قرآن مجید کی ۲۹ر سورتیں حروف مقطعات سے شروع ہوتی ہیں۔ حروف مقطعات والی تمام سورتیں بھی عدد ۱۹ر پر پوری تقسیم ہوتی ہیں۔ حروف ابجد میں حرف الف سے لے کر غین تک میں تمام حروف پر نظر دوڑائی کہ عدد ۱۹ر کون سے حروف کا عدد ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی ذات نے میری مدد فرمائی تو ایک حرف مل ہی گیا۔ یعنی حرف ابجد میں سے ناواں حرف "طا" ملا۔ اس حرف کو دوسری صورت میں طے بھی بولا اور لکھا جاتا ہے۔ حرف طا اور طے کو اگر ملفوظی طریقے سے لکھا جائے تو یوں ہوگا۔ ط ا، ا، اعداد بنا ا۔ا۔ اگر طے لکھ کر ملفوظی کیا جائے تو یوں یہ حرف شکل اختیار کریگا۔ ط ا، ی ۱۰ اعداد بنا ل ا۔ یہ حروف حرف طے حضرت فاطمہ زہرہ السلام اللہ علیہا کے نام کا قلبی حرف ہے۔ یعنی فاطمہ کو یوں لکھا ف، ا، ط م ہ تو کل پانچ حروف بنے آگے پیچھے ک دو دو حروف علیحدہ کئے تو قلبی حروف ط ملا۔ اللہ کی ذات سورۃ مدثر کی آیت نمبر ۳۰ر میں عدد ۱۹ر کے بارے میں یوں فرماتا ہے۔ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَہ۔ یعنی دوزخ کے دواز ے پر اللہ تعالیٰ نے ۱۹ر فرشتوں کو مقرر کیا ہے۔ یوں قرآن مجید عدد ۱۹ر کے بارے میں گواہی دے رہا ہے۔ آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کل عدد ۷۸۶ر بنتے ہیں۔ میں نے عدد ۷۸۶ر سے یہ خاتم تیار کئے ہیں۔ یہ ۸ر عدد خاتم کائنات کے ہر انسان کے نام کے پہلے حرف سے کام دیں گے اور ہر خاتم کا وفق بھی ۷۸۶ر بنتا ہے۔

فوائد: ترقی رزق، ترقی کاروبار، حصول ملازمت، ترقی زراعت، دشمنوں پر فتح حاصل ہو، شفاء از موزی امراض خاص طور پر وہ بچیاں جن کی شادیوں میں سخت رکاوٹیں پیش آ رہی ہوں ان کے لئے یہ خاتم اکسیر اعظم کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ خاتم ہر ماہ شرف قمر، شرف شمس واوج، قرآن السعدین شمس، مشتری تثلیث، مشتری و زہرہ تثلیث میں چاندی کے پترے پر کندہ کر کے استعمال میں لائی جاسکتی ہے۔ یعنی چاندی کا لاکٹ تیار کرائیں اور اس لاکٹ کو اپنے گلے میں ڈالیں۔ تو روزانہ ۷۸۶ر مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم باوضو پڑھ کر اپنا مقصد چالیس دن کے اندر پورا ہوگا۔ آپ کی سہولت کے لئے میں نے ہر خاتم کے منسوب حروف تحریر کر دیئے ہیں۔ اس سے آپ اپنے نام کا پہلا حرف دیکھ کر خاتم تجویز کریں اور اوپر دی گئی نظرات میں تیار کر کے استعمال میں لائیں۔ میں خود بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد ۷۸۶ر کی لوح تیار کرتا ہوں جو ۳۲ر خانوں پر محیط ہوتی ہے۔ یہ ایک لوح گھر کے تمام افراد کے لئے کافی ہوتی ہے۔ یعنی اگر یہ لوح گھر میں موجود ہو تو گھر کا ہر فرد اپنے مسائل کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔


نمبر ۱: (ق، ی، غ)
بسم اللہ الرحمن الرحیم
کھیعص ۔ حمعسق
۱۸۱ ۔ ۱۹۶ ۔ ۲۰۷ ۔ ۲۰۲
وکفیٰ باللہ شہیدا محمد رسول اللہ

نمبر ۳: (ح، ل، ش)
بسم اللہ الرحمن الرحیم
کھیعص ۔ حمعسق
۱۸۳ ۔ ۱۹۴ ۔ ۲۰۵ ۔ ۲۰۴
وکفیٰ باللہ شہیدا محمد رسول اللہ

نمبر ۵: (ہ، ن، ث)
بسم اللہ الرحمن الرحیم
کھیعص ۔ حمعسق
۱۸۵ ۔ ۱۹۶ ۔ ۱۹۸ ۔ ۲۱۰
وکفیٰ باللہ شہیدا محمد رسول اللہ

نمبر ۲: (ز، ع، ذ)
بسم اللہ الرحمن الرحیم
کھیعص ۔ حمعسق
۱۸۷ ۔ ۱۹۰ ۔ ۲۰۹ ۔ ۲۰۰
وکفیٰ باللہ شہیدا محمد رسول اللہ

نمبر ۲: (ب، ک، ر)
بسم اللہ الرحمن الرحیم
کھیعص ۔ حمعسق
۱۸۲ ۔ ۱۹۵ ۔ ۲۰۸ ۔ ۲۰۱
وکفیٰ باللہ شہیدا محمد رسول اللہ

نمبر ۴: (د، م، ت)
بسم اللہ الرحمن الرحیم
کھیعص ۔ حمعسق
۱۸۴ ۔ ۱۹۳ ۔ ۲۰۶ ۔ ۲۰۳
وکفیٰ باللہ شہیدا محمد رسول اللہ

نمبر ۶: (و، ش، خ)
بسم اللہ الرحمن الرحیم
کھیعص ۔ حمعسق
۱۸۴ ۔ ۱۹۳ ۔ ۲۰۶ ۔ ۲۰۳
وکفیٰ باللہ شہیدا محمد رسول اللہ

نمبر ۸: (ج، ف، ض، ظ، ص، غ)
بسم اللہ الرحمن الرحیم
کھیعص ۔ حمعسق
۱۸۴ ۔ ۱۹۳ ۔ ۲۰۶ ۔ ۲۰۳
وکفیٰ باللہ شہیدا محمد رسول اللہ

قسط نمبر: ۱۵۰

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

سنو یدھشٹر!" میں ہستناپور سے ہو کر آ رہا ہوں۔ دھرت راشٹر اور اس کے بیٹے اس بات پر خوش ہیں کہ انہوں نے تم بھائیوں کو ریاست سے نکال باہر کیا ہے، اس لئے کہ ریاست میں انہیں اگر کسی سے خطرہ تھا تو تم پانچ بھائی تھے، اب تم پانچوں بھائیوں کو یوں ریاست سے باہر نکالا ہے جیسے دودھ سے مکھی باہر نکال دی جاتی ہے۔ اگر تم جوا کھیلنے کی حماقت نہ کرتے تو تم اندر پرساد میں اب تک پر سکون زندگی بسر کر رہے ہوتے، بلکہ میں یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ اندر پرساد میں تمہاری عسکری طاقت اور قوت ہستناپور کے مقابلے میں زیادہ تھی اور اگر دریودھن تمہارے ساتھ جنگ کرنے کی کوشش کرتا تو تم بڑی آسانی کے ساتھ اپنے لشکر کے ساتھ اسے شکست دے سکتے تھے، لیکن دریودھن اور اس کے باپ دھرت راشٹر نے عیاری اور فریب سے کام لیتے ہوئے بغیر کسی جنگ و جبر کے تم پانچوں بھائیوں کو شکست دے دی۔ تمہاری ریاست میں جس قدر دھن تھا اس پر قبضہ کر لیا اور تمہیں تیرہ سال تک جنگل کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا۔ میں تمہاری ماں کنتی سے بھی مل کر آ رہا ہوں، وہ تمہارے چچا ودورا کے گھر پر سکون زندگی گزار رہی ہے، پر وہ ہر لمحہ تم پانچوں بھائیوں اور درو پدی کو یاد کرتی ہے، کاش! تم دوبارہ دریودھن اور سکونی کے ساتھ جوا کھیلنے کے لئے ہستناپور میں داخل نہ ہوتے اگر تمہارے چچا نے تمہیں طلب کیا بھی تھا تو تم واپس آنے سے انکار کر دیتے بلکہ اپنے بھائیوں، اپنی بیوی اور ماں کے ساتھ اندر پرساد چلے جاتے۔ دھرت راشٹر کی یہ مجال نہ تھی کہ وہ تمہیں زبردستی جوا کھیلنے پر مجبور کرتا، اس لئے کہ تمہارے مقابلے میں ان کی عسکری حیثیت کمزور تھی اگر تم ایسا کرتے تو آج اس طرح لاچاری سے نہ رہ رہے ہوتے۔" یوناف خاموش ہوا تو یدھشٹر تھوڑی دیر تک گردن جھکائے کچھ سوچتا رہا، پھر اس نے انتہائی فکرمندی سے کہا۔

"اے یوناف! تم ہمارے محسن اور خیر خواہ ہو، تم اگر میرے لئے اس سے بھی سخت اور بدترین الفاظ کہو تب بھی میں ان کو خندہ پیشانی سے قبول اور برداشت کروں گا۔ اس لئے کہ میں جانتا ہوں جو کچھ بھی تم کہو گے اس میں ہم سب کی بہتری اور بھلائی ہوگی۔ میں جانتا ہوں کہ میری حماقت اور نادانی کی وجہ سے ہم اس المیے سے دوچار ہوئے ہیں اور اندر پرساد کی پر سکون زندگی سے محروم کر کے اس جنگل کے اندر لاچارگی سے زندگی گزارنے پر مجبور ہوئے ہیں، پر اے ہمارے محسن! ہمارے مربی کہو ہماری اس زندگی کا انجام کیا ہوگا۔ کیا اس تیرہ سال کی طویل خانہ بدوشی کے بعد کوئی وقت ایسا بھی آئے گا کہ ہم دریودھن اور اس کے بھائیوں پر قابو پا کر ان سے اپنا انتقام لینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔"

یدھشٹر اتنا کہنے کے بعد خاموش ہو گیا اور امید بھرے انداز میں وہ یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔ اس کی طرح اس کے دوسرے بھائی اور درو پدی بھی بڑے غور سے یوناف کی طرف دیکھ رہے تھے۔ یوناف تھوڑی دیر تک سوچتا رہا، پھر کہا۔

"سنو پانڈو برادران! میں فی الوقت تمہارے مستقبل سے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا اس لئے کہ غیب کا علم صرف میرا اللہ ہی جانتا ہے لیکن میں تمہارے مستقبل سے پر امید ہوں اس لئے کہ کورو برادران کے مقابلے میں تم حق اور سچائی پر ہو اور میرا یہ تجربہ ہے کہ حق اور باطل جب ٹکراتے ہیں تو آخرکار فتح نیکی اور سچائی ہی کی ہوتی ہے؟

یوناف ذرا رکا، پھر دوبارہ ان سب کو مخاطب کر کے بولا۔ "سنو پانڈو برادران! میں یہاں سے تھوڑی دیر بعد کوچ کر کے ہستناپور کا رخ کروں گا۔ وہاں میں تمہارے چچا اور ہستناپور کے راجہ دھرت راشٹر سے ملوں گا اور باتوں ہی باتوں میں اسے تم پر ہونے والے مظالم کے حوالے سے اسے اس کے انجام بد اور اس کے بیٹوں پر گزرنے والی مستقبل کی

ہولناکی سے ڈراؤں گا اور اسے یہ احساس دلانے کی کوشش کروں گا کہ اس نے ریاکاری اور دھوکا دہی سے فریب دے کر جوجوئے کا اہتمام کیا اور مہیں ہرا کر جنگل میں زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا اس کے نتائج ان کے حق میں بہت برے اور ہولناک ہوں گے۔ سنو پانڈو برادران! میں اب تم سے اس جنگل میں ملتا رہوں گا اور تمہاری تسلی اور تشفی کے لئے کام کرتا رہوں گا۔ اب تم مجھے اجازت دو۔'' اس کے ساتھ ہی یوناف نے اس جنگل میں پانڈو برادران کو الوداع کہا، پھر وہ بیوسا کے ساتھ وہاں سے روانہ ہوگیا۔ تھوڑی دور تک وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے پانڈو برادران کی نگاہوں سے دور ہوئے، پھر وہ دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور وہاں سے غائب ہوگئے۔

تھوڑی دیر بعد یوناف اور بیوسا ہستناپور کے محل کے باہر نمودار ہوئے اور محل کے ایک پہرے دار سے یوناف نے کہا۔ ''اے میرے عزیز! میں بڑی دور سے آیا ہوں، میرا نام یوناف ہے اور میری ساتھی لڑکی کا نام بیوسا ہے۔ ہم دونوں نجومی اور ستارہ شناس ہیں اور تمہارے راجہ دھرت راشٹر سے ملنا چاہتے ہیں تاکہ اس کے سامنے ہم اس کا احوال کہیں اور وہ ہمارا فن دیکھ کر ہم سے خوش اور مطمئن ہو۔ سنو میرے عزیز! میں تمہارے راجہ سے کسی طرح کا انعام یا کسی چیز کا لالچ نہیں رکھتا۔ ہم دونوں تو نگر نگر پھرنے والے بنجارے ہیں۔

یوناف کی گفتگو سن کر وہ پہرے دار اندر چلا گیا اور تھوڑی سی دیر بعد لوٹ کر آیا تو یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے انہیں اپنے ہمراہ چلنے کی دعوت دی، وہ انہیں لے کر اندھے راجہ دھرت راشٹر کے پاس پہنچا اور راجہ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے راجہ! جس نجومی اور ستارہ شناس کا میں نے ذکر کیا تھا وہ اس وقت اپنی ساتھی لڑکی کے ساتھ آپ کے سامنے کھڑا ہے، آپ جو کچھ اس سے پوچھنا چاہتے ہیں پوچھ سکتے ہیں۔ پہرے دار کی اس گفتگو پر دھرت راشٹر بے حد خوش ہوا۔ اس نے اپنی اندھی آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

اے نجومی! پہرے دار کہہ رہا تھا، تمہارا نام یوناف ہے اور تمہاری ساتھی لڑکی کا نام بیوسا ہے اور یہ کہ تم دونوں نجومی اور ستارہ شناس ہو۔ تم دونوں میرے سامنے بیٹھ جاؤ تاکہ میں آنے والے وقت سے متعلق تم سے چند سوالات کروں۔ دھرت راشٹر کے کہنے پر یوناف اور بیوسا اس کے سامنے بیٹھ گئے جب کہ وہ پہرے دار وہاں سے چلا گیا تھا۔

دھرت راشٹر کچھ دیر سوچوں میں گم رہا، پھر اس نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''اے یوناف! کیا تم میرے پوچھنے پر مجھے میرے مستقبل سے متعلق کچھ بتا سکو گے؟'' اس پر یوناف نے فوراً بولتے ہوئے کہا۔

''اے ہستناپور کے عظیم راجہ تم مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ میں سب سے پہلے تمہارے ہاتھ کا مطالعہ کروں گا، اس کے بعد ہاتھ کی ان لکیروں کی روشنی میں، میں تم سے تمہارے وہ واقعات بیان کروں گا جو آنے والے دور میں تمہیں پیش آسکتے ہیں۔ یوناف کا جواب سن کر دھرت راشٹر خوش ہوا اور اس نے اپنا ایک ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

یوناف کافی دیر تک دھرت راشٹر کے ہاتھ کا جائزہ لیتا رہا۔ اس کے بعد اس نے دھرت راشٹر کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔ ''اے راجہ! تمہارے ہاتھوں کی لکیوں کے اندھے تاریک راستے تمہارے مستقبل کی منحوس ساعتوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہ لکیریں بتاتی ہیں کہ ماضی میں گھٹی گھٹی مجبوریاں، حال کی سونی سونی تنہائیاں سب مل کر مستقبل کی ویرانیوں میں تبدیل ہو جائیں گی۔ اے راجہ! جو کچھ میں نے تمہارے ہاتھ کی لکیروں میں دیکھا ہے اس کے مطابق تمہارے ماضی اور حال میں بیتے برسوں کی بدی اور گناہ کے کسیلے ذائقے ہیں۔ آنے والے دنوں میں سختیاں تمہارے سامنے آئیں گی اور ماضی اور حال میں گناہوں کی بے پناہ لذت جس سے تم مستفید ہو چکے ہو وہ تمہارے لئے ندامت کی تلخیوں میں بدل جائیں گی۔ تمہارے مستقبل میں مجھے اُجاڑ، چٹیل اور ویران، اُداس ویرانوں کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔'' یوناف تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے بولا۔

''اے راجہ! تمہارے ہاتھ کی پھیلی ہوئی لکیریں بتاتی ہیں کہ ماضی میں تم نے اپنے عزیزوں کے ساتھ ظلم اور ستم رانی سے کام لیا ہے، تمہارا ہاتھ یہ بھی بتاتا ہے کہ یہ ظلم اور ستم آنے والے دنوں میں حقیقت کا روپ دھارے گا اور یہ ہستناپور کے اندر ایک بہت بڑی تباہی اور بربادی لاکر رہے گی۔ لکیریں بولتی ہیں کہ تو نے اپنے عزیز ترین رشتوں کے ساتھ بددیانتی اور خیانت کی ہے اور جو کچھ میں لکیروں میں دیکھتا ہوں اور جو کچھ میرا علم کہتا ہے، اس کے مطابق یہی بددیانتی اور خیانت تمہارے مستقبل کو

تاریک اور تمہارے آنے والے دنوں کو ویران کر کے رکھ دے گی۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں تمہارے ہاتھ کی لکیروں کو دیکھ کر کہہ رہا ہوں، ورنہ حقیقت میں تمہارے ساتھ کیا پیش آیا ہے وہ تم خود ہی جانتے ہو۔''

یوناف کی گفتگو سن کر دھرت، راشٹر کی حالت بری ہوگئی۔ یوناف تھوڑی دیر تک اسے غور سے دیکھتا رہا، پھر اس سے پوچھنے لگا۔

''اے راجہ! جو کچھ میں نے کہا ہے کیا یہ سچ ہے یا میری یہ باتیں بے بنیاد اور جھوٹ پر مبنی ہیں؟'' یوناف کے اس سوال پر اندھے دھرت راشٹر نے اپنے آپ کو سنبھالا، پھر وہ ٹوٹتی ہوئی آواز میں کہنے لگا۔

''اے اجنبی ستارہ شناس! تیری باتوں میں جھوٹ اور بے بنیاد انکشاف نہیں ہے، تو نے جو کچھ بھی کہا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے۔'' دھرت راشٹر ابھی اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ اس کا بیٹا دریودھن کسی غضب ناک سانڈ کی طرح کمرے میں داخل ہوا اور اپنے باپ سے مخاطب ہو کر بولا۔

''اے میرے باپ! میں اس ستارہ شناس کے ساتھ آپ کی گفتگو باہر کھڑا سن چکا ہوں جو کچھ اس نے کہا ہے بظاہر سچ ہے لیکن اس نے تمہیں فریب دینے کی کوشش کی ہے، میں اس ستارہ شناس اور اس کی ساتھی لڑکی کی حقیقت کو جان چکا ہوں، یہ دونوں خود کو نیکی کا نمائندہ کہتے ہیں، تمہیں ایسے حالات سنا کر ان کا اس کے علاوہ کوئی اور مقصد نہیں کہ تمہیں خوفزدہ کر دیں اور جو کام تم نے کیا ہے اس سلسلے میں تمہیں پچھتاوے میں ڈال دیں۔

دریودھن یہاں تک کہنے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے رکا تھا، اس کے پیچھے پیچھے اس کمرے میں دسوتا، رادیو، عزازیل، عبیطہ اور عارب داخل ہوئے۔ عارب کے پیچھے نیلی دھند کی قوتیں انتہائی غیظ و غضب کی حالت میں بھڑکتے شعلوں کی طرح کبھی بیوسا اور کبھی یوناف کی طرف بڑھنے کی کوشش کرتی تھیں۔ تھوڑی دیر تک خاموش رہنے کے بعد دریودھن نے پھر اپنا سلسلہ کلام شروع کیا۔ ''اے میرے باپ! یہ دونوں انتہائی فریب کار اور دھوکہ باز ہیں، ان کی حقیقت اور اصلیت مجھے میرے دوست، محسن اور میرے مربی عزازیل نے تفصیل کے ساتھ بتادی ہے۔ ان دونوں کی بتائی ہوئی کسی بھی بات پر اعتبار نہ کرنا اور نہ ہی ان باتوں کو اپنے دل میں رکھنا۔ تم دیکھنا، میں اس کمرے میں ان دونوں کا کیا حشر کرتا ہوں۔''

دھرت راشٹر نے اپنے بیٹے کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش تھا اور اس کی خاموشی بتاتی تھی کہ وہ دریودھن کی باتوں پر اعتماد کر رہا ہے اس لئے دریودھن کی اور زیادہ حوصلہ افزائی ہوئی اور اس نے بات کو اور زیادہ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''اے میرے باپ! کاش تم اندھے نہ ہوتے تو تم دیکھتے کہ یہ شخص جس نے اپنا نام یوناف بتایا ہے اور تم پر اپنے آپ کو نجومی اور ستارہ شناس ظاہر کیا ہے اس کے ساتھ ایک لڑکی ہے جس کا نام بیوسا ہے، میں نے اپنی زندگی میں آج تک ایسی خوبصورت اور پرکشش لڑکی نہیں دیکھی۔ ہم لوگ یہ سمجھتے تھے کہ دروپدی کے مقابلے میں کوئی خوبصورت اور حسین ہی نہیں ہے، لیکن اس لڑکی کو دیکھنے کے بعد میں کہہ سکتا ہوں کہ دروپدی حسن اور خوبصورتی میں بیوسا کے سامنے نہ ہونے کے برابر ہے۔ لہٰذا میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں اس ستارہ شناس سے کہوں گا کہ وہ خاموشی اور شرافت سے یہاں سے چلا جائے اور اس لڑکی کو یہاں ہمارے پاس ہی چھوڑ جائے۔ میں اس کے ساتھ شادی کروں گا اور یہ اپنی بقیہ زندگی میرے ساتھ بسر کرے گی اور اگر اس ستارہ شناس نے اس لڑکی کو میرے حوالے نہ کیا تو میں تمہارے کمرے میں اس کا خاتمہ کر کے اس لڑکی کو حاصل کر لوں گا۔''

''اے دریودھن!'' یوناف غضبناک لہجے میں بولا۔ ''میں تیری کھردری زبان کاٹ دوں گا۔ تیرے اندر جو ابولہوی اور خطاکاری ہے اسے نکال باہر کروں گا اور تیری عقل و شعور کے احساس کو توڑ کر رکھ دوں گا۔ وہ کون ہے جس کی مدد اور حمایت سے اس کمرے میں تم مجھ پر قابو پاکر مجھ سے میری ساتھی کو مجھ سے چھین لینے میں کامیاب رہو گے؟''

''اے یوناف!'' دریودھن بے پروائی سے بولا۔ ''اول تو تمہارے مقابلے میں، میں اکیلا ہی کافی ہوں اور اگر ضرورت پڑی بھی تو میرا یہ محسن عزازیل اور اس کے ساتھی عارب اور عبیطہ میری مدد کے لئے موجود ہیں۔'' اس پر یوناف نے ایک بلند قہقہہ لگایا، پھر بولا۔ ''دریودھن! یہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ عزازیل، عارب اور عبیطہ مجھے صدیوں سے جانتے اور پہچانتے ہیں، انہیں خبر ہے جب میں ان پر ٹوٹ کر رسنے والے ابر اور برف کے نادیدہ طوفانوں کی طرح حرکت میں آؤں گا تو ان کی حالت بے احساس امیدوں اور بے حسی کی سرد لاش جیسی ہو کر رہ جائے گی اور اگر

تم میرے مقابلے میں ان کی بے بسی اور ناچارگی کا تماشا دیکھنا ہی چاہتے ہوتو دیکھو اس کمرے میں تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی نگاہوں کے سامنے ان کی کیا حالت کرتا ہوں۔''

اس کے ساتھ ہی یوناف نے اپنے گلے میں لٹکتے ہوئے گول اور چھوٹے آئینے کو پکڑا جس پر اسم اعظم لکھا ہوا تھا جونہی اس نے اس آئینے کا رخ عزازیل، عارب اور نبیطہ کی طرف کیا تو تینوں واویلا کرتے ہوئے کمرے سے بھاگ گئے تھے۔

اسی وقت ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور پھر یوناف کے کانوں میں اس کی کھنکتے سکوں جیسی مدبھری اور ترنم سے بھرپور آواز سنائی دی۔ ''یوناف میرے حبیب! تم نے عزازیل، عارب اور نبیطہ جیسے تم رانوں کے خلاف کیا خوب کردار ادا کیا ہے لیکن مجھے لگتا ہے، عزازیل، نبیطہ اور عارب کے یوں بھاگ جانے کے بعد یہ دریودھن اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے باز نہیں آئے گا۔ اگر تم کہوتو میں تھوڑی دیر کے لئے اس کے خلاف حرکت میں آؤں اور اس کے سارے بل نکال کر اسے تیر کی طرح سیدھا کر کے رکھ دوں۔''

ابلیکا کی یہ گفتگو سن کر یوناف کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ اس نے بڑے پیار سے ابلیکا کو مخاطب کر کے کہا۔ ''اے ابلیکا! ایسی کوئی ضرورت نہیں ہے، بس تم خاموش رہ کر تماشا دیکھتی جاؤ۔ میں دریودھن اور اس کے ساتھیوں کی ایسی حالت کروں گا کہ وہ دوبارہ کبھی ایسا کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔''

ابلیکا کے ساتھ سلسلۂ گفتگو منقطع کرنے کے بعد یوناف نے دریودھن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''دریودھن! تو اس عزازیل اور اس کے ساتھیوں کے بل بوتے پر مجھ سے ٹکرانے کی کوشش کر رہا تھا، تو نے دیکھا وہ کیسے میرے سامنے بے بس ہو کر بھاگ گئے۔ اس عزازیل کی ہمدردیاں کسی بھی گمراہیوں کے علاوہ کچھ نہیں دے سکتیں۔ لہٰذا میں تمہیں آخری بار کہتا ہوں کہ تم اپنے ان دونوں ساتھیوں کے ساتھ عزازیل کی طرح اس کمرے سے نکل جاؤ۔ اس کے بعد میں بھی اپنی ساتھی لڑکی کے ساتھ یہاں سے کوچ کر جاؤں گا۔'' یوناف کی یہ گفتگو سن کر دریودھن کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ نمودار ہوئی، پھر اس نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''اے ستارہ شناس میں تمہیں یوں یہاں سے بچ کر نہیں جانے دوں گا۔ عزازیل، عارب اور نبیطہ اگر تمہارے سامنے یہاں سے بھاگ گئے ہیں تو تمہارے سامنے شاید ان کی کوئی کمزوریاں ہوں جنہوں نے ان کو ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہو، لیکن میں تو اپنے اس ساتھی رادیو اور اپنے بھائی دسونا کے ساتھ تمہارے سامنے کسی کمزوری اور کسی بزدلی کا مظاہرہ نہیں کروں گا۔ سنو یوناف! میں اپنے اس ارادے پر قائم ہوں کہ میں تمہاری ساتھی لڑکی پر قبضہ کر کے رہوں گا۔ اگر تم شرافت کے ساتھ اسے میرے حوالے کرتے ہوتو بہتر ہے، ورنہ یہ کام زبردستی بھی کیا جاسکتا ہے۔'' دریودھن کی یہ گفتگو سن کر یوناف کا چہرہ ایک بار پھر لال بھبوکا ہو کر رہ گیا تھا اور اس نے دریودھن کو مخاطب کر کے پوچھا۔

''اے دریودھن! تم تینوں میں سے کون ہے جو یہ کام زبردستی کرنے کی ہمت رکھتا ہے۔''

یوناف کے اس سوال کے جواب میں دریودھن کا دوست رادیو چھاتی تان کر آگے بڑھا اور یوناف کے قریب جا کر وہ بڑے تکبر اور گھمنڈ بھری آواز میں بولا۔

''اے ستارہ شناس! یہ کام زبردستی کرنے کی میں ہمت اور جرأت رکھتا ہوں۔ دیکھ میرا دوست دریودھن چونکہ تمہاری ساتھی لڑکی کو پسند کر چکا ہے۔ لہٰذا میں آگے بڑھ کر تمہاری ساتھی لڑکی کا بازو پکڑتا ہوں، اگر تم مجھے ایسا کرنے سے روک سکتے ہوتو روک لو۔'' رادیو کی اس گفتگو پر یوناف یکسر تبدیل ہو کر رہ گیا تھا، وہ پھر ایسے انداز میں رادیو کی طرف بڑھا جیسے اس نے موت کے شعلوں کا پیراہن پہن لیا ہو۔ رادیو کے قریب جا کر اس نے اس پر ضرب لگانے کے لئے اپنا بایاں ہاتھ بلند کیا۔ رادیو بھی بڑا محتاط تھا، اس نے فوراً اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے یوناف کا ہاتھ فضا میں روک لیا۔ اس کے ساتھ ہی یوناف اپنے دائیں ہاتھ کو حرکت میں لایا اور ایک ایسا پرقوت اور زوردار طمانچہ رادیو کے منہ پر مارا کہ وہ ہوا میں اُچھلتا ہوا کمرے کے دروازے کے ساتھ اس قوت اور زور سے ٹکرایا کہ دروازہ ٹوٹ کر دوسری طرف گر گیا تھا۔ اس کے بعد یوناف رُکا نہیں پہلے وہ دسونا کی طرف بڑھا، اسے اٹھا کر اس نے دروازے کی طرف گرے ہوئے رادیو پر پھینک دیا، پھر وہ تیزی سے دریودھن کی طرف بڑھا۔ اس موقع پر دریودھن نے وہاں سے بھاگ جانا چاہا لیکن یوناف نے اسے

گردن سے پکڑا اور دائیں ہاتھ سے فضا میں معلق کر دیا، پھر اسے بری طرح سامنے والی دیوار پر دے مارا، پھر یوناف کے تحکمانہ انداز میں ان تینوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

تم تینوں فوراً اپنی جگہ پر کھڑے ہو جاؤ اور اگر تم میں سے کسی نے اپنی جگہ پر کھڑے ہونے میں تاخیر کی تو میں مار مار کر اس کی ہڈیاں پیس کر رکھ دوں گا۔ یوناف کی یہ دھمکی خوب کارگر ثابت ہوئی وہ تینوں کراہتے ہوئے اور اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔

یوناف نے ایک بار پھر بلند آواز میں ان سے پوچھا۔

''کیا تم تینوں میں سے کوئی ایسا ہے جو میری ساتھی لڑکی کو روکنے کی جرأت رکھتا ہو!'' یوناف کے اس سوال کے جواب میں ان تینوں نے کوئی جواب نہ دیا اور شرمندگی اور ندامت سے ان کی گردنیں جھک گئی تھیں، پھر یوناف نے ہستناپور کے راجہ کو مخاطب کیا۔

''اے دھرت راشٹر! یہ تیرا بیٹا دریودھن اور اس کے ساتھی ضرور تیری تباہی اور بربادی کا باعث بنیں گے۔'' یوناف، بیوسا کو لے کر دھرت راشٹر کے کمرے سے نکل گیا۔

☆☆☆☆☆

پانڈو برادران دواتون کے جنگل میں اپنی جلاوطنی کے دن گزار رہے تھے۔ ایک دن وہ پانچوں بھائی جنگل میں شکار کے لئے نکلے اور دروپدی کو اپنے بنائے ہوئے مکان میں چھوڑا جس کا نام آسارام تھا اور دمیا نام کے ایک برہمن کو انہوں نے دروپدی کی حفاظت کے لئے اس کے پاس چھوڑ دیا۔ اسی دوران ریاست سندھو کے راجہ جیارادھ کا وہاں سے گزر ہوا۔ جیارادھ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ریاست سلوا جانے کے لئے وہاں سے گزرا تھا۔ اتفاق سے جس وقت جیارادھ وہاں سے گزرا، دروپدی اپنے مکان کے دروازے پر کھڑی تھی۔ جیارادھ کی نظر جب دروپدی پر پڑی تو وہ اس کے حسن، اس کے قد کاٹھ اور خوبصورتی سے ایسا متاثر ہوا کہ اس نے اپنے ایک ساتھی کو مخاطب کر کے کہا۔

''دیکھو، وہ عورت جو اس جھونپڑے کے سامنے کھڑی ہے کیسی حسین، خوبصورت اور پرکشش ہے، میں اس کے حسن اور خوبصورتی سے متاثر ہوا ہوں اور اس کے ساتھ تعلق اور کوئی ربط رکھنا چاہتا ہوں۔ لہٰذا تم اسی طرف جاؤ اور اس سے متعلق معلومات حاصل کرو کہ وہ کون ہے اور کس غرض کے تحت جنگل میں زندگی بسر کر رہی ہے۔ راجہ جیارادھ کا یہ حکم سنتے ہی اس کا ساتھی فوراً اس مکان کی طرف چلا گیا جہاں دروپدی کھڑی تھی۔

تھوڑی دیر تک جیارادھ کا وہ ساتھی واپس آیا اور اس کے رتھ کے پاس وہ آیا اور کہنے لگا۔ ''اے راجہ! وہ عورت جو اس جھونپڑی کے دروازے پر کھڑی ہے وہ کوئی عام عورت نہیں ہے، اس کا نام دروپدی ہے اور ہستناپور کے پانڈو برادران کی بیوی ہے۔ آپ پانڈو برادران کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ کس نوع اور کس قسم کے جوان ہیں۔ وہ اپنے دشمن کا تعاقب زمین کے پاتال تک بھی کرنا جانتے ہیں۔ اگر آپ نے اس عورت کو حاصل کرنے کی کوشش کی تو مجھے ڈر ہے کہ ہماری حالت لنکا کے راجہ سے مختلف نہ ہوگی، جو رام کی غیر موجودگی میں سیتا کو اٹھا کر لنکا کی طرف روانہ ہو گیا اور پھر اس کی جو حالت رام کے ہاتھوں ہوئی وہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک عبرت بنی ہوئی ہے۔ پانڈو برادران اس وقت شکار کے لئے گئے ہوئے ہیں اور یہ عورت ایک برہمن کی حفاظت میں جھونپڑی کے اندر اکیلی ہے، میں ڈرتا ہوں کہ اگر آپ نے اسے اٹھانے کی کوشش کی تو پانڈو برادران ہمارا تعاقب کریں گے اور ایک ایک کو قتل کر دیں گے۔ لہٰذا میں آپ کو مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ اس خیال کو ترک کر کے اپنا سفر جاری رکھیں تا کہ ہم جلد از جلد ریاست سلوا میں داخل ہو جائیں۔''

☆☆☆☆☆☆

کام کی باتیں

موٹاپا دور کریں

رات کا کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد چٹکی بھر دیسی اجوین کا قہوا بنا کر پئیں، پندرہ دن عمل کریں موٹاپا دو ہو جائے گا ور آپ اسمارٹ نظر آئیں گی، خوراک میں کم سے کم چکناء کا استعمال کریں اور تیز تیز واک کریں۔

نسخہ کالا یرقان

ایک عدد قندھاری انار لے کر ایک گلاس جوس نکالیں، اس میں دو تولہ مولی کا پانی شامل کریں، دونوں چیزیں مکس کرکے نہار منہ پی لیا کریں۔ ایک مہینہ عمل کریں انشاء اللہ کالا یرقان نہیں رہیگا۔

یرقان

یرقان میں آلو بخارا، املی، دھنیا، نیلوفر نصف نصف چھٹانک رات کو دو سیر پانی اچھی طرح مکس کرکے تین بار پینا مفید ہے۔

اگر نیند نہ آئے

☆ خشخاش کا تیل کنپٹی پر ملنے سے جلد نیند آتی ہے۔

☆ گر نیند نہ آ رہی ہو تو سرخ ٹماٹر پر چٹنی چھڑک کر کھائیں بے خوابی کی شکایت دور ہو جائے گی۔

☆ فروٹ چاٹ کھانے سے نیند نہ آنے کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

☆ چائے اور کافی کا استعمال بہت کم کردیں، اس کی جگہ دودھ اور پھل کا استعمال کریں۔

بعض اوقات سر میں خشکی ہونے کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ ایسے میں سر میں مالش کرنا بہت مفید ہے۔ مالش کرنے کے بعد سکون محسوس ہوگا اور نیند آجائے گی۔

☆ گرم پانی میں نمک ملا کر سونے سے پہلے چند منٹ تک پاؤں کو اس میں ڈبوئے رکھیں تو اس سے سکون کی نیند آجائے گی۔

گنج پن کا علاج

چار ماہ تک مولیاں روز کھائیں، اس سے نہ صرف بال گرنا بند ہو جائیں گے بلکہ نئے بال بھی پیدا ہونے لگیں گے، اس کے علاوہ مولی کا پانی سر میں لگائیں تو اس کے بہتر نتائج نکلیں گے۔

چمک دار اور گھنے بال

بالوں کو چمک دار اور گھنے رکھنے کے لئے انہیں دھونے کے بعد کچے ناریل کا پانی لگائیں۔

جلی کھیر کارآمد بنانا

اگر کھیر احتیاط کے باوجود نیچے لگ جائے یا جل جائے تو اس میں جلنے کی ہلکی سی بو بھی آجاتی ہے اس سے پریشان مت ہوں نہ ہی اس اسے ضائع کریں، اس پریشانی کا سادہ حل یہ ہے کہ جلی ہوئی کھیر یا فرنی میں فوری طور پر نارنگی کے ذائقہ کی چاکلیٹ منگوا کر ڈالدیں، چاکلیٹ میں جلی ہوئی اشیا کی بو ختم کرنے کی خصوصیات پائی جاتی ہے، دوسرا اس کا منفرد ذائقہ جلے پن کے ذائقے کو اپنے اندر ضم کر لیتا ہے۔

بچی ہوئی مٹھائی ضائع مت کریں

مختلف مواقع پر جو مٹھائی گھروں میں بچ جاتی ہے اس سے مزے دار ملک شیک بنایا جاسکتا ہے۔ تین یا چار کپ دودھ ابال کر ٹھنڈا کرلیں اور حسب ضرورت مقدار میں بچی ہوئی مٹھائی اس میں شامل کر کے چمچے سے اتنا مکس کریں کہ وہ سب یکجا ہو جائے اس کے بعد برف جو بر میں ڈال کر یہ مٹھائی ملا دودھ اس میں ڈال کر اچھی طرح گرائنڈ

کریں یہ لذیز اور منفرد ذائقے والا ملک شیک شیشے کے گلاسوں میں ڈال کر سرو کریں۔

کیڑ مکوڑوں کے کاٹنے کا علاج

☆ مچھر کے کاٹنے سے دانے پڑ جاتے ہیں ان پر سرسوں کا تیل لگائیں۔

☆ اگر برساتی کیڑا کاٹلے تو اس پر لیموں کا رس لگائیں۔

☆ بھڑ کے کاٹنے پر تھوڑا سا پیسٹ لگالیں یا مٹی کا تیل یا لیموں لگالیں۔

☆ بچھو کے ڈنگ مارنے پر کدو کا گودا لیپ دینے سے اور کدو کا رس مریض کو پلانے سے افاقہ ہوتا ہے۔

☆ اخروٹ کو انجیر کے ساتھ کھانے سے جسم میں زہر کا اثر نہیں رہتا۔

☆ بچھو کے کاٹنے پر زیتون کا تیل لگائیں پیاز کا رس بھی لگا سکتے ہیں۔

☆ سرکہ میں نمک ملا کر کتے کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے زہر اتر جاتا ہے۔

☆ اخروٹ میں سرکہ، پیاز اور نمک ملا کر کتے، سانپ، بچھو کے کاٹے زخم پر لگانے زہر کا اثر جاتا رہتا ہے۔

☆ اگر سانپ کاٹ لے تو تیز خالص سرکہ اس جگہ پر خوب ملیں یہاں تک کہ ورم اور درد ختم ہو جائے۔

☆ سیاہ بچھو کے کاٹے پر تھوڑی سے ہینگ لگا دیں۔

پیاز کے ذریعے مختلف امراض کا علاج

☆ عرق پیاز اور شہد ہم وزن ملائیں اور دکھتی آنکھ میں ایک قطرہ ٹپکائیں یہ آنکھ کے لئے بہترین ڈراپس ہے۔

☆ موتیا بند عرق پیاز اور شہد ہم وزن ملائیں اور صبح و شام آنکھ میں ڈلیں۔

سردیوں میں انگلیوں کے ورم کے لئے

گرم پیاز کی پوٹلی ہاتھ پر سونے سے قبل باندھیں اور صبح تک بندھا رہنے دیں، صبح کھول کر ہاتھ یا پیر (جس جگہ پر باندھا ہو) کو دھولیں پھر زیتوں کے تیل کی مالش کرلیں۔

برص کے لئے

پیاز کے ٹکڑے کرکے تین دن تک سیب کے سرکہ میں بھگو کر رکھیں پھر اس میں سے روزانہ ایک کپ مسلسل پئیں۔

دمہ

پیاز کے عرق میں شہد ملا کر روزانہ صبح و شام ایک کپ تقریباً ایک مہینہ استعمال کریں۔

کھانسی کے لئے

پیاز کو پانی میں ڈال کر تھوڑی شکر ملائیں اور اتنا جوش دیں کہ شہد کے مانند ہو جائے پھر اسے مرتبان میں محفوظ کرلیں اور روزانہ غذا کے بعد ایک چمچہ لیں اور بچے کو ایک چھوٹے چمچے سے روزانہ تین مرتبہ پلائیں۔

گوشت کو جلدی گلانے کے لئے

گوشت کو جلدی گلانے کے لئے ایک کھانے کا چمچہ ڈال دیں یا اخبار کا ایک ٹکڑا گیلا کرکے ڈال دیں۔

☆ پھٹی ایڑیوں کو جلد ٹھیک کرنے کے لئے موم بتی پگھلا کر اوپر لگائیں یا پھر گوشت میں موجود چربی آگ پر گرم کرنے کے ساتھ ساتھ لگاتے جائیں، بہت جلدی فرق محسوس کریں گے۔

☆ بالوں کو مضبوط، سیاہ اور ریشمی بنانے کے لئے کوئی بھی شیمپو اور کپڑے دھونے والا صابن دونو ملا کر استعمال کریں۔

☆ کاغذی لیمو کاٹ کر بار بار سونگھنے سے زکام کو آرام آجاتا ہے اور انفلوئنزا یا بخار ہو تو گرم پانی میں نمک گھول کر پلانا ایک لاثانی دوا ہے، بار بار نمک والا پانی پلاؤ بشرطیہ آرام ہوگا۔ ان شاء اللہ

☆ فاقہ کرنا یا روزہ رکھنا زکام کا بہترین علاج ہے۔

☆ مشغولی سے پہلے فروغت اور موت سے پہلے بڑھاپے کو غنیمت جان
☆ عزت دنیا مال سے ہے اور عزت آخرت اعمال سے ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

جہیز مانگنے والوں کا نکاح نہ پڑھانے کا فیصلہ

(نئی دہلی پی ٹی آئی) بریلوی مرکز درگاہ اعلیٰ حضرت کے علماء نے جہیز مانگنے والوں اور شادیوں میں کھڑے ہو کر کھانا کھلانے والوں کا بائیکاٹ کرتے ہوئے ان کے یہاں نکاح نہ پڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ درگاہ حضرت علیٰ سے وابستہ جماعت رضائے مصطفیٰ کے قومی صدر اور شہر قاضی مولانا اسجد رضا خاں قادری نے آج یہاں بتایا کہ جہیز مانگنے اور پروگراموں میں کھڑے ہو کر کھانا کھلانے والوں کے خلاف تحریک کی شروعات بریلی ضلع کے قصبہ ٹھریا سے کردی گئی ہے۔ لوگوں کو شریعت کے حوالے سے سمجھایا جائے گا۔ اس کے بعد بھی نہ ماننے والوں کے یہاں کوئی بھی عالم دین نکاح نہیں پڑھائے گا۔ قادری نے کہا کہ جہیز کے مطالبہ میں مسلسل اضافہ کے سبب سماج کے ایک بڑے طبقہ میں لڑکیوں کی شادی نہیں ہو پا رہی ہے۔ جہیز کو شریعت اسلامیہ نے ناجائز قرار دیا ہے۔ وہیں شادی بیاہ اور دوسری تقریبات میں کھڑے ہو کر یا چلتے پھرتے کھانا کھلانے کو بھی شریعت کے خلاف سمجھا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہیز کا مطالبہ کرنے پر پابندی لگانے کے پیچھے ہماری نیت لوگوں کو شریعت پر عمل کرنے لئے پابند کرنا ہے، تاکہ فضول خرچی اور غیر شرعی طریقوں پر روک لگے۔ مرکزی دارالافتاء سے منسلک رضا قادی نے کہا ہے کہ پیغمبر اسلام نے نکاح، شادی، ولیمہ، جہیز یا کھانا کھانے کا جو طریقہ فرمایا ہے، اسی کو اپنانا چاہئے۔ اس کے خلاف چلیں گے تو اللہ اور رسول کریم ﷺ ناراض ہوں گے۔ جماعت رضائے مصطفیٰ کے قومی جنرل سکریٹری مولانا شہاب الدین رضوی نے کہا کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے جہیز مانگنے اور کھڑے ہو کر کھانا کھلانے والوں سے سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ ان برئیوں کے خلاف ہم ملک بھر میں بڑی تحریک چلانے جا رہے ہیں۔

مسلم پرسنل لاء بورڈ کے تحت ائمہ مساجد کا پہلا اجلاس بھوپال میں

لکھنؤ: ائمہ مساجد اور علماء کو منظم کرنے کی کوششوں کے تحت آل انڈیا پرسنل لاء بورڈ اپنا پہلا جلسہ بھوپال میں ۱۷ راگست کو منعقد کر رہا ہے جس میں ائمہ مساجد کے ساتھ قاضی صاحبان اور بڑے مدارس کے ذمہ داران کو بلایا گیا ہے۔ اس سے قبل ۱۶ راگست کو مجاہدین آزادی پر ایک جلسۂ عام ہوگا جس میں علماء کی قربانیوں پر روشنی ڈالی جائے گی۔ بھوپال میں طلبہ کے لئے ایک ہفتہ کا مقالہ جاتی پروگرام منعقد کیا جائے گا۔ جس کے فاتحین کو مذکورہ جلسہ میں پرسنل لاء بورڈ کے کارگزار جنرل سکریٹری مولانا ولی رحمانی اور مولانا سجاد نعمانی انعامات تقسیم کریں گے۔ پرسنل لاء بورڈ کی مجلس عاملہ کے رکن عارف مسعود نے بتایا کہ ۱۷ راگست کو دن میں ایک بجے بھوپال کے اندر پریہ درشنی کالج، کھانوگاؤں میں ہونے والے پروگرام میں مدھیہ پردیش کے بڑے مدارس کے زمہ داران قاضی صاحبان اور ائمہ مساجد شریک ہوں گے۔ انھوں نے بتایا کہ بھوپال شہر کی بڑی مساجد کے تقریباً ۱۰۰ رائمہ سمیت ۱۵۰ رلوگوں کو مدعو کیا گیا ہے۔ ملک کے دیگر مقامات پر بھی اس طرح کے اجلاس ہوں گے۔ مولانا ولی رحمانی نے کہا کہ موجودہ دور کے حالات اور تقاضوں کے بارے میں پروگرام کے شرکاء کو بتایا جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ مسلمانوں کی اجتماعی و دینی زندگی میں خطبہ جمعہ کی خاص اہمیت ہے۔ خطبہ جمعہ میں کن امور کو اٹھایا جائے اس کے بارے میں ائمہ مساجد سے گفتگو کی جائے گی۔

Tilismati Dunya
(Monthly)
Abulmali, Deoband 247554 (U.P.)
R.N.I. 66796/92, RNP/SHN/61, 2015-17